UNIVERSAL LIBRARY
OU_226118
UNIVERSAL LIBRARY

قال الله تعالیٰ

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً

چون نص مزبور مشعر ست از توقف حیوٰۃ طیبہ بر عقائد صحیحہ و اعمال صالحہ
مطابقۃً و از احتیاج مسلمین بآن حیات التزاماً و رسالہ

حیوٰۃ المسلمین سنہ ۱۳۴۸ھ

کہ جزوے ست از تالیفات
راس المحققین نبراس المدققین جامع شریعت و طریقت سراج الملۃ
حکیم الامۃ مولانا شاہ محمد **اشرف علی** صاحب مد فیوضہم
کافل بود بہ تبیین مہمات چنیں عقائد و اعمال
بناءً علیہ احقر محمد عثمان تاجر کتب دریبہ کلاں دہلی باہتمام خود
در مطبع محبوب المطابع دہلی طبع کنانید

قیمت فی جلد دس آنے (۱۰/)

فہرست مضامین حیٰوۃ المسلمین

دیباچہ ۔ ۔ ۔ ۱
روح اول ۔ اسلام و ایمان کے بیان میں ۔ ۔ ۔ ۷
روح دوم ۔ تحصیل و تعلیم علم دین ۔ ۔ ۔ ۹
روح سوم ۔ قرآن مجید کا پڑھنا پڑھانا ۔ ۔ ۔ ۱۳
روح چہارم ۔ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا ۔ ۔ ۔ ۱۷
روح پنجم ۔ اعتقاد و تقدیر و عمل توکل یعنی تقدیر پر یقین لانا اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا ۔ ۔ ۔ ۳۱
روح ششم ۔ دعا مانگنا ۔ ۔ ۔ ۲۵
روح ہفتم ۔ نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا ۔ ۔ ۔ ۲۹
روح ہشتم ۔ سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ۔ ۔ ۳۳
روح نہم ۔ بھائی مسلمانوں کے حقوق کا خاص خیال رکھ کر ادا کرنا ۔ ۔ ۔ ۳۷
روح دہم ۔ اپنی جان کے حقوق ادا کرنا ۔ ۔ ۔ ۴۱
روح یازدہم ۔ نماز کی پابندی کرنا ۔ ۔ ۔ ۴۵
روح دوازدہم ۔ مسجد بنانا ۔ ۔ ۔ ۴۹
روح سیزدہم ۔ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ۔ ۔ ۔ ۵۳
روح چہاردہم ۔ مالداروں کو زکوٰۃ دینا ۔ ۔ ۔ ۵۷
روح پانزدہم ۔ علاوہ زکوٰۃ نیک کاموں میں خرچ کرنا ۔ ۔ ۔ ۶۱
روح شانزدہم ۔ روزے رکھنا ۔ ۔ ۔ ۶۵
روح ہفتدہم ۔ حج کرنا ۔ ۔ ۔ ۶۹
روح ہشدہم ۔ قربانی کرنا ۔ ۔ ۔ ۷۳
روح نوزدہم ۔ آمدنی اور خرچ کا انتظام رکھنا ۔ ۔ ۔ ۷۷
روح بستم ۔ نکاح کرنا اور نسل بڑھانا ۔ ۔ ۔ ۸۱
روح بست و یکم ۔ دنیا سے دل نہ لگانا ۔ ۔ ۔ ۸۵
روح بست و دوم ۔ گناہوں سے بچنا ۔ ۔ ۔ ۸۹
روح بست و سوم ۔ صبر و شکر کرنا ۔ ۔ ۔ ۹۳
روح بست و چہارم ۔ مشورہ کے قابل امور میں مشورہ لینا اور باہمی محبت ہمدردی و اتفاق رکھنا ۔ ۔ ۔ ۹۷
روح بست و پنجم ۔ امتیاز قومی یعنی اپنا لباس اپنی وضع اپنی بول چال اپنا برتاؤ وغیرہ ۔ ۔ ۔ ۱۰۱

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حیوۃ المسلمین

الحمد للہ الذی انزل فی کتابہ او من کان میتا فاحیینٰہ وجعلنا لہ نورا یمشی بہ فی الناس کمن مثلہ فی الظلمات لیس بخارج منہا والصلوۃ والسلام علی رسولہ الذی شرفہ بخطاب وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا ودعا امتہ الی جزیل ثوابہ فی قولہ یا ایہا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم وقادہم الی رفیع جنابہ فی قولہ اولئک کتب فی قلوبہم الایمان وایدہم بروح منہ بعد فقد قال تعالٰی من عمل صالحا من ذکر او انثٰی وہو مؤمن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ ولنجزینہم اجرہم باحسن ما کانوا یعملون وقال تعالٰی ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیمۃ اعمٰی۔ ان آیات کے ساتھ ایک اور آیت جو اہل جہنم کے حق میں ہے یعنی ثم لا یموت فیہا ولا یحییٰ اگر بطور مقدمہ کے ملا لی جاوے جسکا حاصل یہ ہو کہ جس حیوۃ میں راحت و حلاوت نہ ہو وہ حیوۃ گو صورۃً غیر موت ہو مگر معنی غیر حیوۃ بھی ہی) تو اس انضمام کے بعد مثل نصوص کثیرہ شہیرہ کے خطبہ کی آیات میں حیوۃ باطنی و اخروی کا اور مابعد الخطبہ کی

ف ولنسر بعضا منہا یدل علی العاجل من الاختصاص الذی حقیقتہ اثبات الحکم لشئ ونفیہ عن غیرہ ومجموع ہذہ الایات یفید مجموع الامرین قید بالعاجل لانہ ہو الخفی کما سیاتی فی آخر الحواشی للتمہید فمنہا قولہ تعالٰی (ع ۱) فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم ومنہا قولہ تعالٰی (ع ۲) فبدل الذین ظلموا الی قولہ تعالٰی یفسقون ومنہا قولہ تعالٰی (ع ۳) وضربت علیہم الذلۃ الی قولہ تعالٰی یعتدون (ع ۱۰) فما جزاء من یفعل الی اشد العذاب و (ع ۱۴) ومن اظلم ممن منع مسجد اللہ الی عذاب عظیم (الم) و (ع ۲۵) ومنہم من یقول الی سریع الحساب (سیقول) و (ع ۲) [illegible] قولہ تعالٰی [illegible] الی من انصارین (تلک الرسل) و (ع ۸) ولا تہنوا الی مؤمنین و (ع ۸) فآتاہم اللہ ثواب الدنیا الی المحسنین و (ع ۱۶) سنلقی فی قلوب الذین کفروا الی الظالمین و (ع ۱۶) ان الذین تولوا منکم الی ما کسبوا و (ع ۱۸) فانقلبوا بنعمۃ الی فضل عظیم (لن تنالوا) و (ع ۱۱) ومن یہاجر الی سعۃ (والمحصنٰت) و (ع ۱۶) فبظلم من الذین ہادوا الی بالباطل و (ع ۵) فی قطاع الطریق قولہ تعالٰی ذلک لہم خزی فی الدنیا الی عظیم و (ع ۸) ومن یتول اللہ ورسولہ الی الغالبون و (ع ۹) قل انبئکم بشر الی سبیل و (ع ۹) و [illegible]

آیات میں علی تفسیر المحققین حیوۃ ظاہری و دنیوی کا بھی اختصاص صرف مطیعان حق کیساتھ نہایت

(بقیہ صفحہ گذشتہ) بینہم العداوۃ الی المفسدین و (ع۱۹) ولو انہم اقاموا التوراۃ الی یعلمون (لا یحب اللہ) و (ع۲۰) الم یروا کم
اہلکنا الی آخرین (و اذا سمعوا) و (ع۲۱) فی نوح وقومہ قولہ تعالیٰ فانجیناہ والذین معہ الی عمین و (ع۲۲) فی ہود وقومہ قولہ تعالیٰ
فانجیناہ ومن معہ الی مومنین و (ع۲۳) فی صالح وقومہ قولہ تعالیٰ فاخذتہم الرجفۃ الی الناصحین و (ع۲۴) فی لوط وقومہ قولہ تعالیٰ فانجیناہ
واہلہ الی المجرمین و (ع۲۵) فی شعیب وقومہ قولہ تعالیٰ فاخذتہم الی الخسرین (ولو اننا) و (ع۲۶) ولو ان اہل القریٰ امنوا الی یکسبون
و (ع۲۷) فارسلنا علیہم الطوفان الی یعرشون و (ع۲۸) ان الذین اتخذوا العجل الی المفترین و (ع۲۹) فلما نسوا ما ذکروا بہ انجینا
الذین ینہون الی سوء العذاب و (ع۳۰) اذ یوحی ربک الی الملئکۃ الی العقاب و (ع۳۱) وان اللہ موہن کید الکفرین و (ع۳۲) یا ایہا الذین
امنوا ان تتقوا اللہ الی العظیم و (ع۳۳) وما لہم ان لا یعذبہم اللہ الی لا یعلمون (واذ قال الملا الذین) و (ع۳۴) ذلک بان اللہ لم یک مغیرا
الی الظلمین و (ع۳۵) یا ایہا النبی قل لمن فی ایدیکم الی رحیم (واعلموا) و (ع۳۶) لہم البشری الی العظیم و (ع۳۷) ان اللہ لا یصلح عمل المفسدین
و (ع۳۸) فی قوم یونس قولہ تعالیٰ لما امنوا الی حین و (ع۳۹) وان استغفروا ربکم الی فضلہ (یعتذرون) و (ع۴۰) ویقوم استغفروا
ربکم الی مجرمین و (ع۴۱) وما کان ربک لیہلک القریٰ الی مصلحون و (ع۴۲) فی یوسف قولہ تعالیٰ ولما بلغ اشدہ الی المحسنین (وما
من دابۃ) و (ع۴۳) فی یوسف قولہ تعالیٰ وکذلک مکنا لیوسف الی یتقون و (ع۴۴) ولا یزال الذین کفروا الی المیعاد و (ع۴۵) لہم عذاب ۲
فی الحیوۃ الدنیا الی واق و (ع۴۶) اولم یروا انا نأتی الارض الی الحساب و (ع۴۷) واذ تاذن ربکم الی لشدید و (ع۴۸) فاوحی الیہم ربہم
الی وعید (وما ابرئ نفسی) و (ع۴۹) وان کان اصحاب الایکۃ الی مبین و (ع۵۰) قد مکر الذین من قبلہم الی لا یشعرون و (ع۵۱) والذین
ہاجروا فی اللہ الی اکبر و (ع۵۲) افامن الذین مکروا السیات الی تخوف و (ع۵۳) من عمل صالحا من ذکر الی یعملون و (ع۵۴)
وضرب اللہ مثلا قریۃ الی یظلمون (ربما) و (ع۵۵) واقرار وتا ان نہلک الی تدمیرا و (ع۵۶) فعسیٰ ربی ان یؤتین الی عقبا (سبحان الذی)
و (ع۵۷) ان الذین امنوا وعملوا الصلحت سیجعل لہم الرحمن ودا و (ع۵۸) قال فاذہب فان لک فی الحیوۃ ان تقول لا مساس (قال الم اقل لک)
و (ع۵۹) کم قصمنا من قریۃ الی خامدین و (ع۶۰) وارادوا بہ کیدا فجعلنٰہم الاخسرین و (ع۶۱) فاستجبنا لہ ونجینٰہ من الغم وکذلک ننجی
المومنین و (ع۶۲) ولقد کتبنا فی الزبور الی الصلحون و (ع۶۳) فکاین من قریۃ اہلکنٰہا الی المصیر (اقترب للناس) و (ع۶۴) وعد
اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنہم الی ہم الفسقون (قد افلح المومنون) و (ع۶۵) والذین یقولون ربنا الی اماما
(وقال الذین لا یرجون) و (ع۶۶) قال سنشد عضدک الی الغالبون و (ع۶۷) وکم اہلکنا من قریۃ بطرت الی اہلہا ظالمون و (ع۶۸)
فخسفنا بہ الی المنتصرین (ع۶۹) فکلا اخذنا الی یظلمون (امن خلق) و (ع۷۰) ظہر الفساد الی مشرکین و (ع۷۱) انزل الذین ظاہروہم
الی قدیر (اتل ما اوحی) و (ع۷۲) لئن لم ینتہ المنافقون الی تبدیلا و (ع۷۳) لقد کان لسبا الی الا الکفور و (ع۷۴) (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

سلسلہ پرچہ ماقبل صفحہ آئندہ میں ۱۲

واضح اور مصرح ہے مگر باوجود اسقدر وضاحت و صراحت کے ہمارے اسلامی بھائی اس مسئلہ سے اسقدر غافل ہیں کہ گویا اس مسئلہ کے دلائل کو کبھی نہ انکی آنکھوں نے دیکھا نہ اونکے کانوں نے سُنا اور نہ اُنکے قلب پر ان کا گذر ہوا اور حیوۃ کی ان دونوں قسموں میں سے بھی حیوۃ اخروی کا اختصاص غیر کو رانکے اوہان سے اتنا بعید نہیں جتنا حیوۃ دنیوی کا اختصاص بعید ہی اور یہی وجہ ہے کہ اسوقت مسلمانوں پر تمام عالم میں عموماً اور کشور ہند میں خصوصاً مصیبتوں پر مصیبتیں اور بلاؤں پر بلائیں نازل ہوتی چلی جاتی ہیں مگر نہ انکے ذہن کو مطلق اس طرف التفات ہوتا ہی نہ انکی زبان پر اسکا نام آتا ہی نہ انکے قلم سے یہ مضمون نکلتا ہے اگر کسیکو علاج و تدبیر کی طرف توجہ ہوتی بھی ہی تو وہ نسخے استعمال کئے جاتے ہیں جنکی نسبت بے تکلف یہ کہنا یقیناً صحیح ہی کہ ؎　گفت ہر دارو کہ ایشان کردہ اند

آن عمارت نیست ویران کردہ اند + بے خبر بودند از حال درون + استعیذ اللہ مما یفترون

؎ رنجش از صفرا و از سودا نبود + بوئے ہر ہیزم پدید آید ز دود + اور اس بے اصول علاج کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا

ہر چہ کردند از علاج و از دوا + رنج افزون گشت و حاجت ناروا + از ہلیلہ قبض شد اطلاق رفت +

(بقیہ صفحہ گذشتہ) فلما جاءہم نذیر الی آخر السورۃ (ومن یقنت) و (۸۵) فلولا انہ کان من المسبحین للبث فی بطنہ الی یوم ۳

یبعثون و (۸۶) قل یعباد الذین آمنوا اتقوا ربکم الی حساب (ومالی) و (۸۷) فوقاہ اللہ سیئات ما مکروا و (۸۸) انا

لننصر رسلنا الی الاشہاد و (۸۹) ان الذین قالوا ربنا اللہ الی و فی الاخرۃ (فمن اظلم) و (۹۰) وما اصابکم من مصیبۃ

فبما کسبت ایدیکم و (ع) یوم نبطش البطشۃ الکبری انا منتقمون (الیہ یرد) و (ع) یا ایہا الذین آمنوا ان تنصروا اللہ

ینصرکم ویثبت اقدامکم) و (ع) فلا تہنوا الی اخر السورۃ و (ع) لقد رضی اللہ عن المؤمنین الی قدیراً و (ع) ہو الذی

ارسل رسولہ الی شہیداً و (ع) کذبت قبلہم قوم نوح الی وعید (حم انا فتحنا) و (ع) ام یقولون الی الابد اقال فما خطبکم

و (ع) اولئک کتب فی قلوبہم الایمان وایدہم بروح منہ و (ع) فاتاہم اللہ من حیث لم یحتسبوا الی شدید العقاب و (ع۹۰)

الم تر الی الذین نافقوا الی لا یعقلون و (ع۹۱) عسی اللہ ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم منہم مودۃ و (ع۹۲) واخری تحبونہا نصر من اللہ

وفتح قریب و (ع۹۳) وللہ خزائن السموات الی لا یعلمون و (ع۹۴) ما اصابکم من مصیبۃ الی یہد قلبہ و (ع۹۵) ومن یتق اللہ الی

قدراً و (ع۹۶) وکاین من قریۃ عتت الی خسرا (قد سمع اللہ) و (ع۹۷) انا بلوناہم الی لو کانوا یعلمون و (ع۹۸) فقلت استغفروا

ربکم الی انہاراً و (ع۹۹) لو استقاموا علی الطریقۃ لاسقیناہم ماءً غدقاً (تبارک الذی) و (ع) الم یجعل کیدہم فی تضلیل (عم)

فہذہ مائۃ آیۃ فی الباب ولم نذکر کثیراً منہا لعدم تتبعنا الاستیعاب ۱۲ منہ ؏ وجہ التقیید حمل بعضہم الآیتین علی الحیوۃ

والمعیشۃ الاخرویتین لکن لا یتوقف المطلوب علیہا لکون کثیر من الآیات المذکورۃ فی الحاشیۃ السابقۃ صریحاً فی ذلک ۱۲

آب آتش را مدد شد ہمچو نفت + سستی دل شد فزون و خواب کم + سوزش چشم و دل پر درد و غم +
مگر باوجود اس ناکامی پر ناکامی کے ان عطائی اطباء کی حالت اس عطائی طبیب کی سی ہے جس نے
کسیکو بے موقع مسہل دیا تھا اور برابر زیادت اسہال کی خبر اسکو پہونچ رہی تھی مگر وہ ہر اطلاع کے
جواب میں یہی کہتا تھا کہ مادہ فاسدہ ہے نکلنے دو حتی کہ وہ مر بھی گیا مگر یہ اسکا مرنا سنکر بھی اپنی اسی
رائے کو صحیح سمجھا کئے اور یہ فرمایا کہ اللہ رے مادے جسکے نکلنے سے مر گیا نہ نکلتا تو نہ معلوم کیا ہوجاتا
اس جہل عملی کی وجہ صرف یہی جہل علمی ہے کہ ان مصائب کے سرمنشار کی تعیین میں انکو نصوص الٰہیہ
و نبویہ کی پوری تصدیق نہیں۔ اے صاحب جب اللہ و رسول پر ایمان ہے جسکے معنے ہیں ہر امر
اور ہر خبر میں انکی تصدیق کرنا اور انکو سچا سمجھنا پھر یہ کیسی تصدیق ہے کہ کسی میں تصدیق کسی میں
عدم تصدیق افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض اسلئے سخت ضرورت محسوس ہوئی
کہ اس تجاہل و تغافل پر از سر نو تنبیہ کیجاوے تاکہ مرض کے سبب کا تعین پھر علاج صحیح کا تیقن ہو
اور اس تعین و تیقن کے بعد اسباب کے ازالہ اور علاج کی تحصیل کا اہتمام کریں اور براہین عقلیہ و
۴ ونقلیہ و نیز مشاہدہ و تجربہ سے محقق و ثابت ہوچکا ہے کہ دور حاضر میں ان اسباب و معالجات کی تعلیم
و تفہیم منحصر ہوگئی ہے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک میں پس بلاخوف منازع
حضور کی شان عالی میں یہ دعوی بالکل سچا دعوی ہے ؎ ذات پاک کا ہے پر مایہ + آفتابے درمیان سایۂ
حاذقش گو کو حکیم حاذق ست + صادقش دان کو امین صادق ست + ور علاجش سحر مطلق را ببین
در مزاجش قدرت حق [illegible] + جو شخص آپ کی صحت تشخیص کا اعتقاد کرکے آپکی تجویز پر عمل کریگا۔

؎ وانما قال از سر نو لان الشریعۃ طالما نبہت علیہ ثم ترجمۃ الشریعۃ نبہ علیہ العلماء ومنہا رسالۃ جزاء الاعمال
التی کتبتہا قبل ذلک بقلیل من ثم نبہی ہذا التنبیہ جدیدا وحرکنی علی ذلک ما لحقنی من القلق الشدید علی سوء حال المسلمین
منذ ایام بحیث ازعجنی و اعمنا فی فاخذ اللطف الالٰہی یدی والقی فی روعی اثناء صلوۃ الفجر لعشرین من جمادی الاولی
سنہ ۱۳۴۶ھ مدخلیۃ بعض الاعمال بخصوصہا فی کشف بعض الغمۃ التی لا طاقۃ لہم بہا برفع بعض منہا للجہل ببعض منہا
للا نالان و بعض منہا للتشویش وہذہ ہی امہات جمیع البلایا والرزایا وان اکتب شیئا من ذلک وابلغہ المسلمین من
دون التعرض لوجہ المدخلیۃ المذکورۃ لان المقصود النافع للعامۃ ہی المسائل لا الدلائل ورجائی کونہ نافعا والبلاء
النازلۃ دافعا فاراح ذلک ما بی وازاح منہ الغواشی فشرعت فیہ راجیا من اللہ فیہ النجح وہو ولی کل منع ورفع ۱۲ منہ

وہ بیساختہ کہنے لگے گا ؎ مطلع نور حق و دفع حرج * مغنی فی الصبر مفتاح الفرج
اے لقائے تو جواب ہر سوال * مشکل از تو حل شود بے قیل و قال * ترجمان ہر چہ ما را در دل ست
دستگیر ہر کہ پایش در گل ست * مرحبا یا مجتبیٰ یا مرتضیٰ * ان تغب جاء القضا ضاق الفضا
انت مولی القوم من لا یشتہی * قد ردی کلا لئن لم ینتہ * اور اگر یہ شخص آپ کی کسی تجویز کی لم
بھی نہ سمجھے گا تب بھی جیسا کہ لوازم اعتقاد سے ہے یہ کہے گا ؎
آنکہ از حق یابد او وحی و خطاب + ہر چہ فرماید بود عین صواب + آنکہ جان بخشد اگر بکشد رواست +
نائب ست و دست او دست خداست + ہمچو اسمٰعیل پیشش سر بنہ + شاد و خندان پیش تیغش جان بدہ +
تا بماند جانت خندان تا ابد + ہمچو جان پاک احمد با احد + عاشقان جام فرح آنگہ کشند +
کہ بدست خویش خوبان شان کشند + آں کسے را کش چنیں شاہے کشد + سوی تخت و بہترین جاہے کشد + ؏

اور آپ نے نہایت شفقت و غایت رحمت سے اپنا پورا مطلب بے دریغ عام خلائق کے روبرو پیش فرمایا آگے استعمال کرنے والوں یا استعمال نہ کرنیوالوں کی سعادت و شقاوت جس نے جب کبھی بھی استعمال کیا صلاح و فلاح اسکے پیش پیش رہی اور جس نے اہمال کیا اگر اسکو کچھ حصہ عقیدت و محبت کا حاصل ہے اس عقیدت و محبت کی برکت سے اسپر عنایت اسطرح متوجہ ہوتی ہے کہ صلاح و فلاح سے اسکو حرمان عاجل نصیب کیا جاتا ہے تاکہ اس فوری تنبیہ سے وہ اپنی اصلاح کر سکے اور جو عقیدت و محبت سے خالی ہیں اس خلو کی شامت سے انکے ساتھ یہ معاملہ کیا جاتا ہے کہ بطور استدراج کے انکو صورۃً و عاجلاً کامیابی عطا کر دی جاتی ہے اور حقیقۃً و آجلاً حرمان ہی انکے نصیب حال ہوتا ہے چنانچہ حرمان آجل تو ظاہر ہی ہے اور حرمان حقیقی کا شاہد انکی اندرونی حالت ہے کہ خالص راحت و حلاوت کو وہ خود اپنے اندر مفقود پاتے ہیں اسی فلاح عاجل و صوری و حرمان آجل و حقیقی کا ذکر ان آیات میں ہے قولہ تعالے ایحسبون انما نمدھم بہ من مال و بنین نسارع لھم فی الخیرات بل لا یشعرون وقولہ تعالے فلا تعجبک اموالھم ولا اولادھم انما یرید اللہ لیعذبھم بھا فی الحیوۃ الدنیا و تزھق انفسھم وھم کافرون۔ جب عیاناً و برہاناً صلاح و فلاح کا انحصار مسلک نبوی ہی

؏ الابیات العشرون المذکورۃ فی الخطبۃ من المثنوی المعنوی بتغیر یسیر فی بعضہا ۱۲ منہ

کے نسخون میں ثابت ہو چکا تو برادران اسلامی پر جنکو مرض کی خبر اور اسکے سبب اور نسخہ سے بیخبری ہے واجب ہو لازم ہوا کہ اب اس علمی تغافل و تجاہل یا عملی تکاسل و تثاقل کو ہمیشہ کے لیئے خیرباد کہیں اور ان حکمی حتمی نسخون کا استعمال کریں اور عاجلاً و آجلاً و صورۃً و حقیقۃً صلاح و فلاح کا متزایداً و متصاعداً مشاہدہ کریں یہ تنبیہ کلی ہی جلب منافع و دفع مضار کے طریق صحیح پر اور تنبیہ جزئی و مبسوط تمام شریعت مطہرہ ہے لیکن تنبیہ کلی و اجمالی تو اسلیئے کافی نہیں کہ عمل بدون تفصیل متعذر ہے اور تنبیہ جزئی و تفصیلی پر مختصر وقت میں مطلع ہونا متعسر ہے اسلیئے ضرورت اسکی ہے کہ اسلامی بھائیون کی حالت حاضرہ عہ غیر محتملۃ التاخیر فی المعالجہ کے اعتبار سے جو اجزاء اس تفصیل میں ایک بناء خاص پر مستحق تقدیم فی التعلیم ہیں سردست انکی تعیین و تبیین بقدر ضرورت کردیجاوے اور وہ بناء خاص یہ ہے کہ جس طرح ادویہ حسیہ میں بعض ادویہ ازالہ امراض میں مؤثر بالخاصیت ہیں اور بعض مؤثر بالکیفیت پھر ان میں بعض مؤثر بلا واسطہ ہیں مثلاً اس طرح کہ مرض حرارت ساذج سے تھا کسی جزو بارد سے اسکا علاج کیا گیا اور بعض مؤثر بواسطہ مثلاً اسطرح کہ وہ حرارت کسی خلط سے تھی اسکا علاج ایسے جزو سے کیا گیا جو بالذات اُس خلط کی مقلل یا معدل ہی اور بواسطہ اس تقلیل یا تعدیل کے مزیل حرارت۔ اسیطرح حکماء اُمت و اطباء ملت کو کہ مبصران آثار و ماہران اسرار ہیں اپنے ذوق نورانی و ادراک وجدانی سے مکشوف ہوا ہے کہ اعمال مؤثر بالخاصہ بھی ہیں۔ اور یہ حکم تمام شرائع کو عام ہے اور انہیں سے بعض مؤثر بالکیفیۃ بھی ہیں پھر اُن میں بعض مؤثر قریب ہیں اور بعض مؤثر بالواسطہ یا بالوسائط اسوقت میں نے تعجیل حصول منفعت و تسہیل قبول دعوت کی مصلحت سے یہ تجویز کیا ہے کہ احکام میں سے قسم دوم کی بلکہ قسم دوم کے بعض ان اجزاء کی فہرست کو جو علماً و عملاً ہر طرح سہل ہیں اپنے بھائیون کے روبرو پیش کرون اور زیادت تسہیل کیلئے ایک ایک دو دو جزو پیش کرون چند مدت میں وہ سب خود جمع بھی ہو جاوینگے اور وہ اجزاء اس قسم کے ہونگے۔ اسلام۔ علم دین۔ نماز۔ زکوۃ۔ قرآن۔ خوش اخلاقی۔ خوش معاملگی۔ کسب حلال ترک اسراف۔ حکایات اولیاء۔ دعاء واشباہہا اور ان اجزاء کی خاصیت یہ اکہ وہی موضوع ہے

عہ قید بہا لان الآخرۃ لایرتاب فیہا من یعتقد الاسلام فی تسبب الاعمال لجزاءہا وایضا اصلاح ہذہ الاعمال تحمل فیہا التاخیر الی آخر الاجال بخلاف الحالۃ الحاضرۃ فلاجل ہذین الفرقین مست الحاجۃ الی تخصیص الحاضرۃ بالتعیین والتبیین ۱۲ منہ۔

اس عجالہ کا جو کہ شروع تمہید میں مذکور ہے) نظر کر کے اس فہرست کا نام حیوۃ المسلمین قرار دیتا ہوں اور اُن اجزاء کو ارواح سے ملقب کرتا ہوں جیسا اس حیوۃ کا اور ان ارواح کا تعدد ہر مسلم کے لئے تعدد آثار کے اعتبار سے ایسا ہے جیسا ہر حی کیلئے ارواح طبیہ حیوانی ونفسانی وطبعی کا تعدد - واللہ ولی الہدایۃ + وبیدہ الرعایۃ والحمایۃ -

کتبہ اشرفعلی لغرۃ جمادی الاخری ۱۳۴۶ھ

رُوح اوّل اِسلام وایمان

(دونوں لفظوں کا مطلب قریب ہی قریب ہے) (۱) فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ بلاشبہ (سچا) دین اللہ کے نزدیک یہی اسلام ہے اور (۲) فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو تلاش (اور اختیار) کریگا سو وہ (دین) اُس شخص سے (خدا تعالےٰ کے نزدیک) مقبول (اور منظور) نہ ہوگا اور وہ (شخص) آخرت میں خراب ہوگا اور (۳) فرمایا اللہ تعالےٰ نے جو شخص تم میں سے اپنے دین (اسلام) سے پھر جاوے پھر کافر ہی ہونے کی حالت میں مر جاوے تو ایسے لوگوں کے (نیک) اعمال دنیا اور آخرت میں سب غارت ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ دوزخی ہوتے ہیں (اور) یہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہینگے **ف** دنیا میں اعمال کا غارت ہونا یہ ہے کہ اُسکی بی بی نکاح سے نکلجاتی ہے اگر اسکا کوئی مورث مسلمان مرے اس شخص کو میراث کا حصہ نہیں ملتا مرنے کے بعد جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جاتی اور آخرت میں ضائع ہونا یہی کہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ میں داخل ہوتا ہے **مسئلہ** اگر یہ شخص پھر مسلمان ہو جاوے تو بی بی سے پھر نکاح کرنا پڑیگا بشرطیکہ بی بی بھی راضی ہو اور اگر وہ راضی نہ ہو تو زبردستی نکاح نہیں ہوسکتا اور (۴) فرمایا اللہ تعالےٰ نے اے ایمان والو تم (ضروری عقیدوں کی تفصیل سن لو وہ یہ ہے کہ) اعتقاد رکھو اللہ تعالےٰ کے ساتھ اور اسکے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ اور اس کتاب کیساتھ جو اس نے (یعنی اللہ تعالےٰ نے) اپنے رسول (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمائی (یعنی قرآن کیساتھ) اور ان کتابوں کیساتھ (بھی) جوکہ (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے) پہلے (اور نبیوں پر) نازل ہو چکی ہیں اور جو شخص اللہ تعالےٰ کے ساتھ کفر کرے اور اسیطرح جو اُس کے

فرشتوں کے ساتھ (کفر کرے) اور (اسیطرح جو) اسکی کتابوں کے ساتھ (کفر کرے) اور (اسی طرح جو) اسکے رسولون کے ساتھ (کفر کرے) اور (اسیطرح جو) روز قیامت کیساتھ (کفر کرے) تو وہ شخص گمراہی میں بڑی دور جا پڑا بلاشبہ جو لوگ (پہلے تو) مسلمان ہوئے پھر کافر ہوگئے پھر مسلمان ہوئے (اور اس بار بھی اسلام پر قائم نہ رہے ورنہ پہلی بار کا اسلام سے پھر جانا معاف ہوجاتا بلکہ) پھر کافر ہوگئے پھر (مسلمان ہی نہ ہوئے ورنہ پھر بھی ایمان مقبول ہوجاتا بلکہ) کفر میں بڑہتے چلے گئے (یعنی مرتے دم تک کفر پر قائم رہے) اللہ تعالے ایسوں کو ہرگز نہ بخشینگے اور نہ انکو (بہشت کا) رستہ دکہلائینگے اور ۵ فرمایا اللہ تعالے نے بیشک جو لوگ ہماری آیتون کے منکر ہوئے (یعنی ایمان اختیار نہ کیا) ہم انکو عنقریب ایک سخت آگ میں داخل کرینگے (اور انکی برابر یہ حالت رہیگی کہ) جب ایک دفعہ انکی کھال (آگ سے) جل چکیگی توہم اُس پہلی کھال کی جگہ فوراً دوسری (تازی) کھال پیدا کردینگے تاکہ (ہمیشہ) عذاب ہی بھگتتے رہیں بلاشک اللہ تعالے زبردست (اور) حکمت والے ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے بہت جلد ہم انکو ایسی بہشتون میں داخل کرینگے جن کے (مکانوں کے) نیچے سے نہریں بہتی ہونگی وہ انمین ہمیشہ ہمیشہ رہینگے (اور) انکے لئے اون (بہشتوں) میں بیبیان ہونگی صاف ستھری اور ہم ان کو نہایت گنجان سایہ میں داخل کرینگے۔

ف ان آیتون میں اسلام والوں کے لئے جنت کی نعمتیں اور اسلام سے ہٹنے والون کے لئے دوزخ کی مصیبتین تھوڑی سی بیان کی گئی ہیں دوسری آیتوں میں اور حدیثوں میں جنت کی طرح طرح کی نعمتیں اور دوزخ کی طرح طرح کی مصیبتیں بہت سی بیان ہوئی ہیں اے **مسلمانو** دنیا کی زندگی بہت تھوڑی سی ہے اگر اسلام پر قائم رہکر مان لیا کہ کچھ تھوڑی سی تکلیف بھی بھگت لی تب بھی مرنے کے ساتھ ہی ایسے عیش اور چین دیکھوگے کہ یہاں کی سب تکلیفیں بھول جاؤگے اور اگر کبھی لالچ سے یا کسی تکلیف سے بچنے کیلئے کوئی شخص خدانخواستہ اسلام سے پھر گیا تو مرنے کے ساتھ ہی ایسی مصیبت کا سامنا ہوگا کہ دنیا کے سب عیش بھول جائیگا پھر اُس مصیبت سے کبھی بھی نجات نہ ہوگی تو جسکو تھوڑی سی بھی عقل ہوگی وہ ساری دنیا کی بادشاہی کی لالچ میں بھی اسلام کو نہ چھوڑیگا اے اللہ ہمارے بھائیوں کو ہدایت کر اور انکی عقلیں درست رکھ

روح دوم تحصیل و تعلیم علم دین

یعنی دین کا سیکھنا اور سکھلانا (عہ ۱) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علم (دین) کا طلب کرنا (یعنی اسکے حاصل کرنے کی کوشش کرنا) ہر مسلمان پر فرض ہے (ابن ماجہ)

ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان پر خواہ مرد ہو یا عورت ہو شہری ہو یا دیہاتی ہو امیر ہو یا غریب ہو دین کا علم حاصل کرنا فرض ہے اور علم کا یہ مطلب نہیں کہ عربی ہی پڑھے بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ دین کی باتیں سیکھے خواہ عربی کتابیں پڑھکر خواہ اُردو کی کتابیں پڑھکر خواہ معتبر عالموں سے زبانی پوچھکر خواہ معتبر واعظوں سے وعظ کہلوا کر اور جو عورتیں خود نہ پڑھ سکیں اور نہ کسی عالم تک پہونچ سکیں وہ اپنے مردوں کے ذریعہ سے دین کی باتیں عالموں سے پوچھتی رہیں (عہ ۲) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ابوذر (یہ ایک صحابی کا نام ہے) اگر تم کہیں جاکر ایک آیت قرآن کی سیکھ لو یہ تمہارے لئے سو رکعت (نفل) پڑھنے سے بہتر ہے اور اگر تم کہیں جاکر ایک مضمون علم (دین) کا سیکھ لو خواہ
۹ اُسپر عمل ہو یا عمل نہ ہو یہ تمہارے لئے ہزار رکعت (نفل) پڑھنے سے بہتر ہے (ابن ماجہ)

اس حدیث سے علم دین حاصل کرنے کی کتنی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ بعضے لوگ جو کہا کرتے ہیں کہ جب عمل نہ ہو سکا تو پوچھنے اور سیکھنے سے کیا فائدہ یہ غلطی ہے دیکھو اسمیں صاف فرمایا ہے کہ خواہ عمل ہو یا نہ ہو دونوں حالت میں یہ فضیلت حاصل ہوگی اسکی تین وجہ ہیں ایک تو یہ کہ جب دین کی بات معلوم ہوگئی تو گمراہی سے تو بچ گیا یہ بھی بڑی دولت ہے دوسری وجہ یہ کہ جب دین کی بات معلوم ہوگی تو انشاء اللہ تعالے کبھی تو عمل کی بھی توفیق ہوجائیگی تیسری وجہ یہ کہ کسی اور کو بھی بتلادیگا یہ بھی ضرورت اور ثواب کی بات ہے (عہ ۳) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان آدمی کوئی علم (دین کی بات) سیکھے پھر اپنے بھائی مسلمان کو سکھلا دے (ابن ماجہ)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دین کی جو بات معلوم ہوا کرے وہ دوسرے بھائی مسلمانوں کو بھی بتلا دیا کرے اسکا ثواب تمام خیر خیرات سے زیادہ ہے۔ سبحان اللہ خدا تعالیٰ کی کیسی رحمت ہے کہ ذراسی زبان ہلانے میں ہزاروں روپیہ خیرات کرنے سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے۔

(ع۴) حق تعالےٰ کا ارشاد ہے اے ایمان والو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ۔ اسکی تفسیر میں حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کو بھلائی (یعنی دین) کی باتیں سکھلاؤ (حاکم) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنی بیوی بچوں کو دین کی باتیں سکھلانا فرض ہے نہیں تو انجام دوزخ ہے (یہ سب حدیثیں کتاب ترغیب سے لیگئی ہیں)

(ع۵) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان والے کے عمل اور نیکیوں میں سے جو چیز اسکے مرنے کے بعد بھی اسکو پہونچتی رہتی ہے اُن میں یہ چیزیں بھی ہیں ایک علم (دین) جو سکھلایا گیا ہو (یعنی کسیکو پڑھایا ہو یا مسئلہ بتلایا ہو)

اور اس (علم) کو پھیلایا ہو (مثلاً دین کی کتابیں تصنیف کی ہوں یا ایسی کتابیں خرید کر وقف کی ہوں یا طالب علموں کو دی ہوں یا طالب علموں کو کھانے کپڑے کی مدد دی ہو جن سے علم دین پھیلیگا اور یہ بھی مدد دیکر اُس پھیلانے میں ساجھی ہو گیا) دوسرے نیک اولاد جسکو چھوڑ مرا ہو۔ (اور بھی کئی چیزیں فرمائیں) (ابن ماجہ وبیہقی)

(ع۶) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی اولاد والے نے اپنی اولاد کو کوئی دینے ۱۰
کی چیز ایسی نہیں دی جو اچھے ادب (یعنی علم) سے بڑھکر ہو (ترمذی وبیہقی)

(ع۷) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص تین بیٹیوں کی یا اسی طرح تین بہنوں کی عیالداری (یعنی انکی پرورش کی ذمہ داری) کرے پھر انکو ادب (یعنی علم) سکھلاوے اور اُن پر مہربانی کرے یہانتک کہ اللہ تعالےٰ ان کو بیفکر کردے (یعنی انکی شادی ہو جاوے جس سے وہ پرورش سے بیفکر ہو جاویں) اللہ تعالےٰ اس شخص کے لئے جنت کو واجب کردیگا ایک شخص نے دو کی نسبت پوچھا آپ نے فرمایا دو میں بھی یہی فضیلت ہے ایک شخص نے ایک کی نسبت پوچھا آپ نے فرمایا ایک میں بھی یہی فضیلت ہے (شرح السنۃ) یہ حدیثیں مشکوٰۃ سے لی گئی ہیں) **ف** ان حدیثوں میں اور اسی طرح اور بہت سی حدیثوں میں علم دین اور تعلیم دین یعنی دین کے سیکھنے اور سکھلانے کا ثواب اور اسکا فرض ہونا مذکور ہے اصل سیکھنا اور سکھلانا تو وہی ہے جس سے آدمی عالم یعنی مولوی بنجاوے مگر ہر شخص کو نہ اتنی ہمت نہ اتنی فرصت

ع۵ کذا فی القاموس والصراح ۱۲ منہ۔

اسلئے میں دین سیکھنے اور سکھلانے کے ایسے آسان طریقے بتلاتا ہون جس سے عام لوگ بھی اس فرض کو ادا کرکے ثواب حاصل کرسکیں تفصیل اُن طریقون کی یہ ہے کہ (۱) جو لوگ اردو حرف پہچان سکتے اور پڑھ سکتے ہیں یا آسانی سے اردو پڑھنا سیکھ سکتے ہیں وہ تو ایسا کریں کہ اُردو زبان میں جو معتبر کتابیں دین کی ہیں جیسے بہشتی زیور اور بہشتی گوہر اور تعلیم الدین اور قصد السبیل اور تبلیغ دین اور تسہیل المواعظ کے سلسلہ کے وعظ جتنے مل جاویں ان کتابوں کو کسی اچھے جاننے والے سے سبق کے طور پر پڑھ لے اور جب تک کوئی ایسا پڑھانے والا نہ ملے ان کتابون کو خود دیکھتا رہے اور جہاں سمجھ میں نہ آوے یا کچھ شبہ رہے وہاں پنسل وغیرہ سے کچھ نشان کردے پھر جب کوئی اچھا جاننے والا ملجاوے اُس سے پوچھ لے اور سمجھ لے اور اسطرح جو حاصل ہو وہ مسجد میں یا بیٹھک میں بیٹھکر دوسرونکو بھی پڑھکر سنا دیا کرے اور گھر میں آکر اپنی عورتوں اور بچوں کو سُنا دیا کرے اسیطرح جنھون نے مسجد یا بیٹھک میں سُنا ہے وہ بھی اسکو اپنے دھیان میں چڑھا کر جتنا یاد رہے اپنے گھرون میں آکر گھر والونکو سنا دیا کریں

(۲) اور جو لوگ اُردو نہیں پڑھ سکتے وہ کسی اچھے لکھے پڑھے سمجھدار آدمی کو اپنے یہاں بلاکر 11
اُس سے اسیطرح وہی کتابیں سُن لیا کریں اور دین کی باتین پوچھ لیا کریں اگر ایسا آدمی ہمیشہ رہنے کے لئے تجویز ہوجاوے تو بہت ہی اچھا ہے اگر اسکو کچھ تنخواہ بھی دینا پڑے تو سب آدمی تھوڑا تھوڑا چندہ کے طور پر جمع کرکے ایسے شخص کو تنخواہ بھی دیدیا کریں دُنیا کے بے ضرورت کاموں میں سیکڑوں ہزاروں روپیہ خرچ کردیتے ہو اگر دین کی ضروری بات میں تھوڑا سا خرچ کردو تو کوئی بڑی بات نہیں مگر ایسا آدمی جو تم کو دین کی باتیں بتلاوے اور ایسی کتابین اپنی عقل سے تجویز مت کرنا بلکہ کسی اچھے اللہ والے عالم سے صلاح لیکر تجویز کرنا۔

(۳) ایک کام یہ پابندی سے کرین کہ جب کوئی کام دنیا کا یا دین کا کرنا ہو جسکا اچھا یا بُرا ہونا شرع سے نہ معلوم ہو اسکو دھیان کرکے کسی اللہ والے عالم سے ضرور پوچھ لیا کریں اور وہ جو بتلاوے اسکو خوب یاد رکھیں اور دوسرے مردوں اور عورتون کو بھی بتلادیا کرین اور اگر ایسے عالم کے پاس جانے کی فرصت نہ ہو تو اُسکے پاس خط بھیجکر پوچھ لیا کرین

اور جواب کے واسطے ایک لفافہ پر اپنا پتہ لکھکر یا لکھوا کر اپنے خط کے اندر رکھ دیا کریں کہ اس طرح سے جواب دینا اُس عالم کو آسان ہوگا۔ اور جلدی آویگا

(۴) ایک اس بات کی پابندی رکھیں کہ کبھی کبھی اللہ والے عالموں سے ملتے رہیں اگر ارادہ کرکے جاویں تو بہت ہی اچھی بات ہے اور اگر اتنی فرصت نہ ہو اور ایسا عالم پاس بھی نہ ہو جیسے گانوں والے ایک طرف پڑے رہتے ہیں تو جب کبھی شہروں میں کسی کام کو جانا ہو اور وہاں ایسا عالم موجود ہو تو تھوڑی دیر کے لئے اسکے پاس جاکر بیٹھ جایا کریں اور کوئی بات یاد آجائے تو پوچھ لیا کریں

(۵) ایک کام ضروری سمجھکر یہ کیا کریں کہ کبھی کبھی مہینہ دو مہینہ میں کسی عالم کی صلاح سے کسی وعظ کہنے والیکو اپنے گانوں یا اپنے محلہ میں بلاکر اسکا وعظ سنا کریں جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوف دلمیں پیدا ہو کہ اس سے دین پر عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے یہ مختصر بیان ہے دین سیکھنے کے طریقوں کا اور طریقے بھی کیسے بہت آسان۔ اگر پابندی سے ان طریقوں کو جاری رکھیں گے تو دین کی ضروری باتیں بے محنت حاصل ہو جاوینگی اور اسکے ساتھ ہی دو باتوں کا اور خیال رکھیں کہ وہ بطور پرہیز
۱۲ کے ہیں ایک یہ کہ کافروں کے اور گمراہوں کے جلسوں میں ہرگز نہ جاویں اول تو کفر کی اور گمراہی کی باتیں کان میں پڑنے سے دلمیں اندھیرا پیدا ہوتا ہے دوسرے بعض دفعہ ایمان کے جوش میں ایسی باتوں پر غصہ آجاتا ہے پھر اگر غصہ ظاہر کیا تو بعض دفعہ فساد ہو جاتا ہے بعض دفعہ اُس فساد سے دنیا کا بھی نقصان ہو جاتا ہے بعض دفعہ مقدمہ کا جھگڑا کھڑا ہو جاتا ہے جسمیں وقت بھی خرچ ہوتا ہے اور روپیہ بھی یہ سب باتیں پریشانی کی ہیں اور اگر غصہ ظاہر نہ کرسکے تو دل ہی دل میں گھٹن اور رنج پیدا ہوتا ہے خواہ مخواہ بیٹھے بٹھلائے غم خریدنا کیا فائدہ دوسری بات یہ ہے کہ کسی سے بحث مباحثہ نہ کریں کہ اسمیں بھی اکثر ویسی ہی خرابیاں ہو جاتی ہیں جنکا ابھی بیان ہوا اور ایک بڑی خرابی ان دونوں باتوں میں اور ہے جو سب خرابیوں سے بڑھکر ہے وہ یہ کہ ایسے جلسوں میں جانیسے یا بحث کرنیسے کوئی بات کفر کی اور گمراہی کی ایسی کان میں پڑ جاتی ہے جس سے خود بھی شبہ پیدا ہو جاتا ہے اور اپنے پاس اتنا علم نہیں جو اُس شبہ کو دل سے دُور کرسکے تو ایسا کام کیوں کرے جس سے اتنا بڑا نقصان ہونیکا ڈر ہو اور اگر کوئی خواہ مخواہ بحث چھیڑنے لگے تو سختی سے کہدو کہ ہم سے ایسی باتیں مت کرو اگر تم کو پوچھنا ہی ضروری ہو تو عالموں کے پاس جاؤ اگر ان سب باتوں کا خیال رکھوگے تو دوا اور پرہیز کو جمع کرنیسے انشاء اللہ تعالےٰ ہمیشہ دین کے تندرست رہوگے۔ کبھی دین کی بیماری نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ **اشرف علی عفی عنہ۔**

(باقی آئندہ)

رُوح سوم قرآن مجید کا پڑھنا پڑھانا

نمبر ۱۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب میں اچھا وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلاوے (بخاری) نمبر ۲۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جاکر کلام اللہ شریف کی دو آتیں کیوں نہ سیکھ لے یہ اسکے لئے دو اونٹنیوں (کے ملنے) سے زیادہ بہتر ہے اور تین آتیں تین اونٹنیوں سے اور چار آتیں چار اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہیں ور انکی گنتی کے جتنے اونٹ ہوں ان سب سے وہ آتیں بہتر ہیں (مسلم) **ف** جسکی وجہ ظاہر ہے کہ اونٹ تو دنیا ہی میں کام آتے ہیں۔ اور آتیں دونوں جہان میں کام آتی ہیں اور اونٹ کا نام مثال کے طور پر لیا گیا کیونکہ عرب اونٹوں کو بہت چاہتے تھے ورنہ ایک آیت کے مقابلہ میں بھی ساری دنیا کی کوئی حقیقت نہیں (مرقاۃ) اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نے پورا قرآن بھی نہ پڑھا ہو تھوڑا ہی پڑھا ہو اسکو بھی بڑی نعمت حاصل ہو گئی۔ نمبر ۳۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکا قرآن خوب صاف ہو وہ (درجہ میں) ان فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو بندوں کے اعمال نامے لکھنے والے اور عزت والے اور پاکی والے ہیں اور جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور اسمیں اٹکتا ہو اور وہ ۱۳
اسکو مشکل لگتا ہو اسکو دو ثواب ملینگے (بخاری و مسلم) **ف** دو ثواب اس طرح سے کہ ایک ثواب پڑھنے کا اور ایک ثواب اس محنت کا کہ اچھی طرح چلتا نہیں مگر تکلیف اٹھا کر پڑھتا ہے اس حدیث میں کتنی بڑی تسلی ہے اس شخص کے لئے جس کو قرآن اچھی طرح یاد نہیں ہوتا کہ وہ تنگ ہوکر اور نا امید ہوکر یہ سمجھکر چھوڑ نہ دے کہ جب یاد ہی نہیں ہوتا تو پڑھنے ہی سے کیا فائدہ۔ آپ نے خوشخبری دیدی کہ ایسے شخص کو دو ثواب ملیں گے نمبر ۴ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے سینہ میں کچھ بھی قرآن نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے اجاڑ گھر (ترمذی و دارمی) **ف** اسمیں تاکید ہے کہ کوئی مسلمان قرآن سے خالی نہ ہونا چاہئے نمبر ۵ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کلام اللہ ایک حرف پڑھا اسکو ایک نیکی ملتی ہے اور ہر نیکی دس نیکی کے برابر ہوتی ہے (تو اس حساب سے ایک ایک حرف پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں) اور میں یوں نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الٓمٓ میں الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (ترمذی و دارمی)

ف یہ ایک مثال ہے اسیطرح جب پڑھنے والے نے الحمد کہا تو اس میں پانچ حرف ہیں تو اسپر

پچاس نیکیاں ملینگی۔ اللہ اکبر کتنی بڑی فضیلت ہی۔ پس ایسے شخص کی حالت پر افسوس ہے کہ ذرا سی
کم ہمتی کرکے اتنی بڑی دولت حاصل نہ کرے نمبر ۶ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے
قرآن پڑھا اور اسکے حکموں پر عمل کیا اسکے ماں باپ کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جاوے گا
جسکی روشنی آفتاب کی اس روشنی سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگی جو دُنیا کے گھروں میں اُس حالت
میں ہو کہ آفتاب تم لوگوں میں آجاوے (یعنی اگر آفتاب تمہارے پاس آجاوے تو اسوقت گھروں
میں جتنی روشنی ہوجاوے اُس روشنی سے بھی زیادہ روشنی اس تاج کی ہوگی) سو اس شخص کی نسبت تمہارا
کیا خیال ہوگا جس نے خود یہ کام کیا ہے (یعنی قرآن پڑھا ہے اور اسپر عمل کیا ہے اسکا کیا
کچھ مرتبہ ہوگا) (احمد و ابوداؤد) **ف** اس حدیث میں اولاد کے قرآن پڑھنے کی کتنی بڑی فضیلت
ہے سو سب مسلمانوں کو چاہیئے کہ اولاد کو ضرور قرآن پڑھائیں لڑکوں کو بھی لڑکیوں کو بھی اگر کاروبار
میں پورا پڑھانے کی فرصت نہ ہو تو جتنا پڑھا سکو جیسا حدیث ۲ میں معلوم ہوا اور اگر حفظ نہ کرا سکو تو ناظرہ
ہی پڑھاؤ اور اگر حفظ کرانے کی توفیق ہو تو سبحان اللہ اسکی اور بھی فضیلت ہی جیسا ابھی اسکی حدیث
لکھتا ہوں نمبر ۷۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرآن پڑھے اور اسکو حفظ کرے ۱۴
اور اسکے حلال کو حلال جانے اور اسکے حرام کو حرام جانے (یعنی عقیدہ اسکے خلاف نہ رکھے جیسے
اوپر والی حدیث پر عمل کرنے کو فرمایا تہا یہیں اسپر عقیدہ رکھنے کو فرمایا) تو اللہ تعالےٰ اُس شخص
کو جنت میں داخل کریگا اور اسکی سفارش (بخشش کیلئے) اُس کے گھر والوں میں ایسے دس شخصوں کے
حق میں قبول فرماویگا کہ ان سب کے لئے دوزخ لازم ہوچکی تھی (احمد و ترمذی و ابن ماجۃ دارمی)
ف اس حدیث میں حفظ کرنے کی فضیلت پہلے سے بھی زیادہ ہے اور ظاہر ہی کہ گھر والوں میں سب سے
زیادہ قریب کے علاقہ والے ماں باپ ہیں تو یہ سفارش بخشش کی ماں باپ کیلئے یقینی ہی تو اس سے اپنی
اولاد کو حافظ بنانے کی فضیلت کس درجہ کی ثابت ہی نمبر ۸۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ دلونکو بھی (کبھی) زنگ لگجاتا ہی جیسا لوہے کو زنگ لگجاتا ہی جب اسکو پانی پہنچ جاتا ہی عرض کیا گیا
یا رسول اللہ اور وہ کون چیز ہے جس سے دلوں کی صفائی ہوجاوے آپنے فرمایا موت کا زیادہ دھیان
رکھنا اور قرآن مجید کا پڑھنا (بیہقی شعب الایمان میں) نمبر ۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن پڑھ رہے تھے اور ہم میں

دیہاتی لوگ بھی تھے اور ایسے بھی تھے جو عرب نہ تھے (مطلب یہ کہ ایسے لوگ بھی تھے جو بہت اچھا قرآن نہ پڑھ سکتے تھے کیونکہ دیہاتیوں کی تعلیم کم ہوتی ہے اور جو عرب نہیں انکی زبان عربی پڑھنے میں زیادہ صاف نہیں ہوتی) آپ نے فرمایا پڑھتے رہو سب خاصے ہیں (ابوداؤد و بیہقی) (یعنی اگر بہت اچھا نہ پڑھ سکو تو دل تھوڑا نہ کرو اور اچھا پڑھنے والے انکو حقیر نہ سمجھیں اللہ تعالےٰ دل کو دیکھتا ہے) ف اس سے معلوم ہوا کہ یہ خیال نہ کرے کہ ہماری زبان صاف نہیں یا ہماری عمر زیادہ ہوگئی اب اچھا نہ پڑھا جاوے گا تو ہم کو ثواب کیا ملیگا یا شاید گناہ ہو دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبکی کیسی تسلی فرمادی اور سب کو پڑھنے کا حکم دیا (یہ سب حدیثیں مشکوۃ میں ہیں) نمبر ۱۰ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرآن کی ایک آیت سننے کیلئے بھی کان لگاوے اسکے لئے ایسی نیکی لکھی جاتی ہے جو بڑھتی چلی جاتی ہے (اس بڑھنے کی کوئی حد نہیں بتلائی خدا تعالےٰ سے اُمید ہے کہ بڑھنے کی کوئی حد نہ ہوگی بے انتہا بڑھتی چلی جاوے گی) اور جو شخص اُس آیت کو پڑھے وہ آیت اس شخص کے لئے قیامت کے دن ایک نور ہوگا (جو اس نیکی کے بڑھنے سے بھی زیادہ ہے) (احمد) ف اللہ اکبر قرآن مجید کیسی بڑی چیز ہے کہ جبتک قرآن پڑھنا نہ آوے کسی پڑھنے والے کی طرف کان لگا کر سن ہی لیا کرے وہ بھی ثواب سے مالا مال ہوجاویگا خدا کے بندو یہ تو کچھ بھی مشکل نہیں نمبر ۱۱- ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھا کرو کیونکہ وہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کیلئے سفارشی بنکر آویگا (اور انکو بخشوا دیگا) (مسلم) نمبر ۱۲- ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کا پڑھنے والا قیامت کے روز آویگا قرآن یوں کہیگا کہ اے پروردگار اسکو جوڑا پہنادیجئے پس اسکو عزت کا تاج پہنایا جاویگا پھر کہیگا اے پروردگار اور زیادہ پہنا دیجئے پس اسکو عزت کا جوڑا پہنایا جاویگا پھر کہیگا اے پروردگار اس سے خوش ہوجایئے پس اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوجاویگا پھر اس سے کہا جاویگا کہ قرآن پڑھتا جا اور (درجوں پر) چڑھتا جا (اور ہر آیت کے بدلے ایک ایک نیکی بڑھتی جاویگی (ترمذی و ابن خزیمہ و حاکم) ف اس پڑھنے اور چڑھنے کی تفصیل ایک اور حدیث میں آئی ہے کہ جس طرح سنبھال کر دنیا مین پڑھتا تھا اسطرح پڑھتا ہوا اور چڑھتا ہوا چلا جا جو آیت پڑھنے میں آخیر ہوگی وہاں ہی تیرے رہنے کا گھر ہے (ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و ابن حبان) (یہ حدیثیں ترغیب سے لیگئی ہیں) ف مسلمانو ان حدیثوں میں غور کرو اور قرآن مجید حاصل کرنے میں اور اولاد کو پڑھانے میں کوشش

۱۵

کرو۔ اگر پورا قرآن پڑھنے یا پڑھانے کی فرصت نہ ہو جتنا ہو سکے اسکی ہمت کرو اگر اچھی طرح یاد نہ ہوتا
ہو یا صاف اور صحیح نہ ہوتا ہو گھبراؤ مت اُس میں لگے رہو اسطرح سے پڑھنے میں بھی ثواب ملتا ہے
اگر حفظ نہ کر سکو ناظرہ ہی پڑھو پڑھاؤ اُسکی بھی بڑی فضیلت ہے اگر پورا قرآن حاصل کرنے کی
فرصت نہیں یا ہمت نہیں کسی پورا قرآن پڑھنے والیکے پاس بیٹھکر سُن[عـــہ] ہی لیا کرو ان سب باتوں
کا ثواب اوپر حدیثوں میں پڑھ چکے ہو اور موٹی بات ہے کہ جو کام ضروری ہوتا ہے اور ثواب کا ہوتا
ہے اسکا سامان کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اور اس میں بھی ثواب ملتا ہے پس اس قاعدہ سے
قرآن کے پڑھنے پڑھانے کا سامان کرنا بھی ضروری ہوگا اور اس میں ثواب بھی ملے گا اور سامان
اُسکا یہی ہے کہ ہر ہر جگہ کے مُسلمان ملکر قرآن کے مکتب قائم کریں اور بچوں کو قرآن پڑھوائیں
اور بڑی عمر کے آدمی بھی اپنے کاموں میں سے تھوڑا وقت نکالکر تھوڑا تھوڑا قرآن سیکھا کریں
اور جو پڑھانے والا مفت نہ ملے سب ملکر اسکو گذارہ کے موافق کچھ تنخواہ دیا کریں اسیطرح جو
بچے اپنے گھر سے غریب ہوں اور اسلئے زیادہ قرآن نہ پڑھ سکیں انکے کھانے کپڑے کا بندوبست
۱۶ کر دیا کریں کہ وہ اطمینان سے قرآن مجید ختم کر سکیں اور جو لڑکے جتنا قرآن پڑھتے جائیں۔
اپنے گھر جاکر عورتوں اور لڑکیوں کو بھی پڑھا دیا کریں اس طرح سے گھر کے سب مرد اور عورت
قرآن پڑھ لینگے اگر کوئی سیپارہ میں نہ پڑھ سکے وہ زبانی ہی کچھ سورتیں یاد کر لے اور قرآن کے
کچھ اور حقوق بھی ہیں ایک یہ کہ جو شخص جتنا پڑھ لے خواہ پورا خواہ تھوڑا وہ اسکو ہمیشہ پڑھتا رہا
کرے تاکہ یاد رہے اگر یاد نہ رکھا تو پڑھا بے پڑھا سب یکساں ہو گیا دوسرا یہ کہ اگر کسیکو قرآن مجید
کا ترجمہ پڑھنے کا بھی شوق ہو تو بطور خود ترجمہ نہ دیکھے کہ اسمیں غلط سمجھ جانے کا قوی اندیشہ ہے
کسی عالم سے سبق کے طور پر پڑھ لے اور تیسرا یہ کہ قرآن مجید کا بہت ادب کرنا چاہیئے اسکی طرف
پاؤں نہ کرو۔ اُدھر پیٹھ نہ کرو اس سے اونچی جگہ پر مت بیٹھو اسکو زمین یا فرش پر مت رکھو بلکہ رحل یا
تکیہ پر رکھو چوتھا یہ کہ اگر وہ پھٹ جائے کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر پاک جگہ جہاں پاؤں
نہ پڑے دفن کر دو۔ پانچواں یہ کہ جب قرآن پڑھا کرو یہ دھیان رکھا کرو کہ ہم اللہ تعالےٰ
سے باتیں کر رہے ہیں پھر دیکھنا دل پر کیسی روشنی ہوتی ہے۔

عـــہ یعنی اس سے اجازت لیکر ۱۲

(باقی آیندہ)

روح چہارم اللہ تعالےٰ سے محبت رکھنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا

نمبرا حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہونگی اسکو انکی وجہ سے ایمان کی حلاوت نصیب ہوگی ایک وہ شخص جسکے نزدیک اللہ اور اسکا رسولؐ سب ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں (یعنی جتنی محبت اسکو اللہ اور رسولؐ سے ہو اتنی کسی سے نہ ہو) اور ایک وہ شخص جسکو کسی بندہ سے محبت ہو اور محض اللہ ہی کے لئے محبت ہو (یعنی کسی دنیوی غرض سے نہ ہو محض اسوجہ سے محبت ہو کہ وہ شخص اللہ والا ہے) اور ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے کفر سے بچا لیا ہو (خواہ پہلے ہی سے بچائے رکھا ہو خواہ کفر سے توبہ کر لی اور بچ گیا) اور اس (بچا لینے) کے بعد وہ کفر کیطرف آنیکو اسقدر ناپسند کرتا ہے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے۔ **نمبر۲** نیز حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں کوئی شخص (پورا) ایماندار نہیں ہو سکتا جبتک کہ میرے ساتھ اتنی محبت نہ رکھے کہ اپنے والد سے بھی زیادہ اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ اور سب آدمیوں سے بھی زیادہ روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے (یہ حدیثیں مشکوٰۃ میں ہیں) ۱۷

نمبر۳ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ ایماندار نہیں ہوتا جبتک کہ میرے ساتھ اتنی محبت نہ رکھے کہ تمام اہل و عیال سے زیادہ اور تمام آدمیوں سے بھی زیادہ۔ روایت کیا اسکو مسلم نے اور بخاری میں عبداللہ ابن ہشام کی روایت سے یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک مجھکو آپکے ساتھ سب چیزوں سے زیادہ محبت ہے بجز اپنی جان کے (یعنی اپنی جان کی برابر آپکی محبت معلوم نہیں ہوتی) آپنے فرمایا قسم اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے ایماندار نہ ہوگے جبتک میرے ساتھ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت نہ رکھوگے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا اب تو آپکے ساتھ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت معلوم ہوتی ہے آپنے فرمایا اب تم ایماندار ہوئے عمرؓ۔

ف اس بات کو آسانی کے ساتھ یوں سمجھو کہ حضرت عمرؓ نے اول غور نہیں کیا تھا۔ یہ خیال کیا کہ اپنی تکلیف سے جتنا اثر ہوتا ہے۔ دوسرے کی تکلیف سے اتنا اثر نہیں ہوتا اسلئے اپنی جان زیادہ پیاری معلوم ہوئی پھر سوچنے سے معلوم ہوا کہ اگر جان دینے کا موقع آجائے تو یقینی بات ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی جان بچا لینے کے لئے ہر مسلمان

اپنی جان دینے کو تیار ہو جائے اسیطرح آپ کے دین پر بھی جان دینے سے کبھی منہ نہ موڑی تو اسطرح سے آپ جان سے بھی زیادہ پیارے ہوتے۔

نمبر ۴ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو اس وجہ سے کہ وہ تم کو غذا میں اپنی نعمتیں دیتا ہے اور مجھسے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) محبت رکھو اس وجہ سے کہ اللہ تعالےٰ کو مجھ سے محبت ہے روایت کیا اسکو ترمذی نے۔

ف اسکا یہ مطلب نہیں کہ صرف غذا دینے ہی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت رکھو بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے کمالات و احسانات جو بیشمار ہیں اگر کسیکی سمجھ میں نہ آویں تو یہ احسان تو بہت ظاہر ہے جس سے کسیکو انکار نہیں ہو سکتا۔ یہی سمجھکر اس سے محبت کرو۔

نمبر ۵ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی۔ آپ نے فرمایا تو نے اسکے لئے کیا سامان کر رکھا ہے (جو اسکے آنے کا شوق ہے) اوسنے عرض کیا کہ میں نے اوسکے لئے کچھ بہت نماز روزہ
۱۸ کا سامان تو کیا نہیں مگر اتنی بات ہے کہ میں اللہ ورسول سے محبت رکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ (قیامت میں) ہر شخص اوسیکے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہوگا (سو تجھکو میرا یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نصیب ہوگا اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا تو اللہ تعالےٰ کے ساتھ بھی ہوگا) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں کو اسلام لانے (کی خوشی) کے بعد کسی بات پر اتنا خوش ہوتا نہیں دیکھا جتنا اسپر خوش ہوئے روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نے۔

ف اس حدیث میں کتنی بڑی بشارت ہے کہ اگر زیادہ عبادت کا بھی ذخیرہ نہ ہو تو اللہ ورسول کی محبت سے اتنی بڑی دولت ملجاوے گی (یہ حدیثیں تخریج احادیث الاحیاء للعراقی میں ہیں)

نمبر ۶۔ حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (نماز تہجد میں) ایک آیت میں تمام رات گذار کر صبح کردی اور وہ آیت یہ ہے ان تعذبھم الخ۔ یعنی (اے پروردگار) اگر آپ اونکو (یعنی میری امت کو) عذاب دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں (آپ کو ان پر ہر طرح کا اختیار ہے) اور اگر آپ اونکی مغفرت فرماویں تو (آپ کے نزدیک

کچھہ مشکل کام نہین کیونکہ) آپ زبردست ہیں (بڑے سے بڑا کام کرسکتے ہیں) اور حکمت والے ہیں (گنہگاروں کو بخشدینا بھی حکمت سے ہوگا) روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ نے۔

ف شیخ دہلوی نے مشکوۃ کے حاشیہ میں کہا ہے کہ اس آیت کا مضمون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے اپنی قوم کے معاملہ میں اور غالبًا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے اپنی امت کی حالت حضور حق میں پیش کرکے اونکے لئے مغفرت کی درخواست کی فقط شیخ نے یہ لفظ غالبًا احتیاط کے لئے فرمادیا ورنہ دوسرا احتمال ہو ہی نہیں سکتا تو دیکھیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت کے ساتھ کتنی بڑی شفقت ہے کہ تمام رات کا آرام اپنی امت پر قربان کردیا۔ اور اونکے لئے دعا مانگتے رہے اور سفارش فرماتے رہے کون ایسا بیحس ہوگا کہ اتنی بڑی شفقت سُنکر بھی عاشق نہ ہوجاویگا۔

نمبر ۷ حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری (اور تمہاری) حالت اوس شخص کی سی ہے کہ جیسے کسی نے آگ روشن کی اور پھر پروانے گرنے لگے اور وہ انکو ہٹاتا ہے مگر وہ اوسکی نہیں مانتے اور آگ میں دھنسے جاتے ہیں اسیطرح میں ۱۵
تمہاری کمر پکڑ پکڑ کر آگ سے ہٹاتا ہوں (کہ دوزخ میں لیجانے والی چیزوں سے روکتا ہوں) اور تم اوسمیں گھسے جاتے ہو روایت کیا اسکو بخاری نے۔ **ف** دیکھئے اس حدیث سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دوزخ سے اپنی امت کو بچانے کا کتنا اہتمام معلوم ہوتا ہے یہ محبت نہیں تو کیا ہے اگر ہم کو ایسی محبت والے سے محبت نہ ہو تو افسوس ہے۔

نمبر ۸ حضرت عباس بن مرداسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کیلئے عرفہ کی شام کو مغفرت کی دعا فرمائی آپ کو جواب دیا گیا کہ میں نے اونکی مغفرت کردی بجز حقوق العباد کے کہ (اوس میں) ظالم سے مظلوم کا بدلہ ضرور لونگا (اور بدون عذاب مغفرت نہ ہوگی) آپ نے عرض کیا اے پروردگار اگر آپ چاہیں تو مظلوم کو (اوسکے حق کا عوض) جنت سے دیکر ظالم کی مغفرت فرما سکتے ہیں مگر اوس شام کو یہ دعا قبول نہیں ہوئی پھر جب مزدلفہ میں آپکو صبح ہوئی آپ نے پھر وہی دعا کی اور آپکی درخواست قبول ہوگئی پس آپ ہنسے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پوچھنے پر آپنے فرمایا جب ابلیس کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا

قبول کرلی اور میری اُمت کی مغفرت فرمادی خاک لیکر اپنے سر پر ڈالتا تھا اور ہائے وائے کرتا تھا مجھکو اُسکا اضطراب دیکھکر ہنسی آگئی روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور اسکے قریب بیہقی نے۔

ف اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ حقوق العباد علی الاطلاق بدون سزا معاف ہو جاوینگے اور نہ یہ مطلب ہے کہ خاص حج کرنیسے بدون سزا معاف ہو جاوینگے بلکہ قبل اس دعا کے قبول ہونیکے دو احتمال تھے ایک یہ کہ حقوق العباد کی سزا میں جہنم میں ہمیشہ رہنا پڑے دوسرا یہ کہ گو جہنم میں ہمیشہ رہنا نہ ہو لیکن سزا ضرور ہو اب اس دعا کے قبول ہونیکے بعد دو وعدے ہو گئے ایک یہ کہ بعد سزا کبھی نہ کبھی ضرور نجات ہو جاوے گی دوسرا یہ کہ بعض دفعہ بدون سزا بھی اس طور پر نجات ہو جاویگی کہ مظلوم کو نعمتیں دیکر اوس سے راضی نامہ دلوا دیا جاویگا۔ **ف** غور کرکے دیکھو آپکو اس قانون کی منظوری لینے میں کسقدر فکر اور تکلیف ہوئی ہے کیا اب بھی قلب میں آپکی محبت کا جوش نہیں اٹھتا **نمبر ۹** حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ آیتیں پڑھیں جنمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعائیں اپنی اپنی امت کیلئے مذکور ہیں اور (دعا کیلئے) اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا اے اللہ میری امت میری امت حق تعالے نے فرمایا اے جبریل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور یوں تو تمہارا پروردگار جانتا ہی ہے اور اونسے پوچھو آپکے رونے کا سبب کیا ہے اونہوں نے آپسے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کہا تھا انکو بتلایا حق تعالے نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا محمدؐ کے پاس جاؤ اور کہو ہم آپکو آپکی امت کے معاملہ میں خوش کر دینگے اور رنج نہ دینگے روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** ابن عباسؓ کا قول ہے کہ آپ تو کبھی بھی خوش نہ ہونگے اگر آپ کی امت میں سے ایک آدمی بھی دوزخ میں رہے (درمنثور عن الخطیب) اور اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے آپکے خوش کرنیکا تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا ایک امتی بھی دوزخ میں رہیگا اے مسلمانو یہ سب دولتیں اور نعمتیں جس ذات کی برکت سے نصیب ہوئیں اگر اونسے بھی محبت نہ کروگے تو کس سے کروگے **نمبر ۱۰** حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص تھا جسکا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو شراب نوشی میں سزا بھی دی تھی ایک دفعہ پھر لایا گیا اور سزا کا حکم ہوکر سزا دیگئی ایک شخص نے کہا اے اللہ اسپر لعنت کر کس کثرت سے اسکو لایا جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسپر لعنت نہ کرو۔ واللہ میرا علم یہ ہے کہ یہ خدا اور رسولؐ سے محبت رکھتا ہے روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **ف** خدا اور رسولؐ سے محبت رکھنے کی کتنی قدر فرمائی گئی کہ اتنا بڑا گناہ کرنے پر بھی اسپر لعنت کی اجازت نہیں دیگئی اے مسلمانو ایسی مفت کی دولت جسمیں محنت نہ مشقت کہاں نصیب ہوتی ہے اسکو ہاتھ سے مت دینا اپنی رگ رگ میں اللہ و رسول کی محبت و عشق سما لینا اور جما لینا (یہ حدیثیں مشکوٰۃ میں ہیں اور ایک درمنثور کی ہے جسمیں اسکا نام لکھدیا ہے اشرف علی) ۲۰

(باقی آئندہ)

روح پنجم (اعتقاد تقدیر و عمل توکل یعنی تقدیر پر یقین لانا اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا)

اس اعتقاد اور اس عمل میں یہ فائدے ہیں (الف) کیسی ہی مصیبت یا پریشانی کا واقعہ ہو اس سے
دل مضبوط رہیگا یہ سمجھے گا کہ اللہ تعالےٰ کو یہی منظور تھا اسکے خلاف ہو نہیں سکتا تھا اور وہ جب چاہیگا
اسکو دفع کر دیگا (ب) جب یہ سمجھ گیا تو اگر اس مصیبت کے دور ہونے میں دیر بھی لگے گی تو پریشان
اور مایوس اور دل کمزور نہ ہوگا (ج) نیز جب یہ سمجھ گیا تو کوئی تدبیر اوس مصیبت کے دفع کرنے
کی ایسی نہ کریگا جس سے خدا تعالےٰ ناراض ہو۔ یوں سمجھے گا کہ مصیبت تو بدون خدا تعالےٰ کے
چاہے ہوئے دفع ہوگی نہیں پھر خدا تعالےٰ کو کیوں ناراض کیا (د) نیز اس سمجھنے کے بعد سب
تدبیروں کے ساتھ یہ شخص دعا میں بھی مشغول ہوگا کیونکہ یہ سمجھے گا کہ جب اوسی کے چاہنے سے یہ مصیبت
ٹل سکتی ہے تو اوسی سے عرض کرنے میں نفع کی زیادہ امید ہے پھر دعا میں لگ جانے سے اللہ تعالےٰ
سے علاقہ بڑھ جاویگا جو تمام راحتوں کی جڑ ہے (ہ) نیز جب ہر کام میں یہ یقین ہوگا کہ اللہ تعالےٰ ہی کے
کرنے سے ہوتا ہے تو کسی کامیابی میں اپنی کسی تدبیر یا سمجھ پر اسکو ناز اور فخر اور دعوی نہ ہوگا حاصل ان
سب فائدوں کا یہ ہوا کہ یہ شخص کامیابی میں شکر کریگا اور ناکامی میں صبر کریگا اور یہی فائدے اس مسئلہ
کے اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بطور خلاصہ تبلائے ہیں۔ (لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما آتاکم ۲۱
الآیۃ سورہ حدید) اور اس مسئلہ کا یہ مطلب نہیں کہ تقدیر کا بہانہ کرکے شریعت کے موافق ضروری
تدبیر کو بھی چھوڑ دے بلکہ یہ شخص تو کمزور تدبیر کو بھی نہ چھوڑے گا اور اوس میں بھی امید رکھے گا کہ
خدا تعالےٰ اس میں بھی اثر دے سکتا ہے اسلئے کبھی ہمت نہ ہارے گا۔ جیسے بعض لوگوں کو
یہ غلطی ہو جاتی ہے اور دین تو بڑی چیز ہے دنیا کے ضروری کاموں میں بھی ایسی کم ہمتی کی برائی حدیث
میں آئی ہے چنانچہ عوف بن مالکؓ نے روایت کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مقدمہ کا فیصلہ
فرمایا تو ہارنے والا کہنے لگا حسبی اللہ ونعم الوکیل (مطلب یہ کہ خدا کی مرضی میری قسمت) حضور نے فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ کم ہمتی کو ناپسند فرماتا ہے لیکن ہوشیاری سے کام لو یعنی کوشش و تدبیر میں کمی
مت کرو) پھر جب کوئی کام تمہارے قابو سے باہر ہو جائے تب کہو حسبی اللہ ونعم الوکیل (یعنی
خدا کی مرضی میری قسمت) (ابو داود) یہ مضمون توبیچ میں اس مسئلہ کے فائدے تبلانے اور غلطیوں
سے بچانے کے لئے آگیا تھا اب وہ حدیثیں لکھی جاتی ہیں جنمیں اس مسئلہ کا ذکر ہے۔

نمبر ۱ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص مومن
نہ ہوگا جبتک کہ تقدیر پر ایمان نہ لائے اسکی بھلائی پر بھی اور اوسکی برائی پر بھی یہاں تک کہ یہ یقین

کرے کہ جو بات واقع ہونے والی تھی وہ اس سے ہٹنے والی نہ تھی اور جو بات اس سے ہٹنے والی تھی وہ اسپر واقع ہونے والی نہ تھی (ترمذی) نمبر ۲ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا آپ نے مجھ سے فرمایا اے لڑکے میں تجھ کو چند باتیں بتلاتا ہوں اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ وہ تیری حفاظت فرماویگا۔ اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ تو اُسکو اپنے سامنے (یعنی قریب) پاویگا جب تجھکو کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور جب تجھکو مدد چاہنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہ۔ اور یہ یقین کرلے کہ تمام گروہ اگر اس بات پر متفق ہوجاویں کہ تجھکو کسی بات سے نفع پہنچاویں تو تجھکو ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتے بجز ایسی چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھدی تھی اور اگر وہ سب اس بات پر متفق ہوجاویں کہ تجھکو کسی بات سے ضرر پہنچاویں تو تجھکو ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتے بجز ایسی چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے لکھدی تھی (ترمذی) نمبر ۳ حضرت ابو درداء سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کی پانچ چیزوں سے فراغت فرمادی ہے اُنکی عمر سے اور اُسکے رزق سے اور اوسکے عمل سے اور اُسکے دفن ہونے کی جگہ اور یہ کہ (انجام میں) سعید ہے یا شقی ہے (احمد و بزار و کبیر و اوسط)

نمبر ۴ حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی ایسی چیز پر آگے مت بڑھ جس کی نسبت تیرا یہ خیال ہو کہ میں آگے بڑھکر اسکو حاصل کرلونگا اگرچہ اللہ تعالیٰ ۲۲
نے اسکو مقدر نہ کیا ہو اور کسی ایسی چیز سے پیچھے مت ہٹ جسکی نسبت تیرا یہ خیال ہو کہ وہ میرے پیچھے ہٹنے سے ٹلجاویگی اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اسکو مقدر کردیا ہو (کبیر و اوسط) ف یعنی یہ دونوں گمان غلط ہیں بلکہ جو چیز مقدر نہیں وہ آگے بڑھنے سے بھی حاصل نہیں ہوسکتی اسلئے اس گمان سے آگے بڑھنا بیکار اور اسیطرح جو چیز مقدر ہے وہ ہٹنے اور بچنے سے ٹل نہیں سکتی اسلئے اس گمان سے بچنا بیکار

نمبر ۵ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے نفع کی چیز کو کوشش سے حاصل کرو اور اللہ سے مدد چاہو اور ہمت مت ہارو اور اگر تجھپر کوئی واقعہ پڑجاوے تو یوں مت کہہ کہ اگر مین یوں کرتا تو ایسا ایسا ہوجاتا لیکن (ایسے وقت میں) یوں کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے یہی مقدر فرمایا تھا اور جو اسکو منظور ہوا اوس نے وہی کیا (مسلم) یہانتک کی حدیثیں جمع الفوائد سے نقل کیگئی ہیں۔ ان حدیثوں میں زیادہ تقدیر کا بیان تھا آگے وہ آیتیں اور حدیثیں ہیں جن میں زیادہ توکل کا اور کچھہ کچھہ تقدیر کا بیان ہے۔ نمبر ۱ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر (مشورہ لینے کے بعد) جب آپ (ایک جانب) راے پختہ کرلیں سو خدا تعالیٰ پر اعتماد (کرکے اُس کام کو کرڈالا کیجیے) بیشک اللہ تعالیٰ ایسے اعتماد کرنیوالوں سے (جو خدا تعالیٰ پر اعتماد رکھیں) محبت فرماتے ہیں (آل عمران)

ف اس سے بڑھکر کیا دولت ہوگی کہ خدا پر بھروسہ رکھنے والون سے اللہ تعالےٰ کو محبت ہے۔ جس
شخص سے خدا تعالےٰ کو محبت ہو اوسکی فلاح میں کس کو شبہ ہوسکتا ہی اور اس آیت سے یہ بھی
معلوم ہوا کہ توکل کے ساتھ تدبیر کا بھی حکم ہے کیونکہ مشورہ تو تدبیر ہی کے لئے ہوتا ہے البتہ تدبیر
پر بھروسہ کرنا نہ چاہیئے بلکہ تدبیر کرکے بھی بھروسہ خدا ہی پر ہونا چاہیئے **نمبر ۷** ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ
نے کہ یہ ایسے (مخلص) لوگ ہیں کہ (بعض) لوگون نے (جو) اُنسے (آکر) کہا کہ اون لوگون نے (یعنی
کفار مکہ نے) تمہارے (مقابلہ کے) لئے (بڑا) سامان جمع کیا ہے سو تم کو اون سے اندیشہ کرنا چاہیئے
تو اس (خبر) نے اون کے (جوش) ایمان کو اور زیادہ کر دیا اور (نہایت استقلال سے یہ) کہہ (کر بات
کو ختم کر) دیا کہ ہم کو حق تعالےٰ (سب مہمات میں) کافی ہے اور وہی سب کام سپرد کرنے کے لئے اچھا
ہے (یہی سپرد کرنا توکل ہے) پس یہ لوگ خدا تعالےٰ کے نعمت اور فضل سے (یعنی ثواب اور
نفع تجارت سے) بھرے ہوئے واپس آئے۔ کہ ان کو کوئی ناگواری ذرا پیش نہیں آئی اور وہ
لوگ (اس واقعہ میں) رضائے حق کے تابع رہے (اسکی بدولت ہر طرح کی نعمتون سے سرفراز
ہوئے) اور اللہ تعالےٰ بڑا فضل والا ہے (آل عمران) **ف** ان آیتون میں ایک قصہ کی طرف
اشارہ ہے جس میں صحابہ کو دُنیا اور دین دونون کا فائدہ ہوا اللہ تعالےٰ یہ تبلاتا ہے کہ یہ دونوں ۲۳
دولتیں توکل کی بدولت ملیں **نمبر ۸**۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے آپ فرما دیجئے کہ ہم پر کوئی حادثہ نہیں
پڑ سکتا مگر وہی جو اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے مقدر فرمایا ہے وہ ہمارا مالک ہے (پس مالک حقیقی
جو تجویز کرے بندہ کو اسپر راضی رہنا واجب ہے) اور (ہماری کیا تخصیص ہے) اللہ کے تو سب مسلمانون
کو اپنے سب کام سپرد رکھنے چاہئیں (دوسری بات یہ فرما دیجئے) کہ (ہمارے لئے جیسی اچھی حالت
بہتر ہے ایسے ہی سختی کی حالت بھی باعتبار انجام کے بہتر ہے کہ اس میں درجات بڑھتے ہیں اور گناہ
معاف ہوتے ہیں پس) تم تو ہمارے حق میں دو بہتریون میں سے ایک بہتری ہی کے منتظر رہتے ہو۔
(توبہ) **ف** اس سے ثابت ہوا کہ توکل کا اثر یہ ہے کہ اگر کوئی ناگواری بھی پیش آوے تو اُس سے
بھی پریشانی نہیں ہوتی بلکہ اُسکو بھی بہتری ہی سمجھتے ہیں اگر دنیا میں بھی اسکا ظہور نہ ہو تو آخرت میں ضرور
ہوگا جو ہمارا اصلی گھر ہے اور وہی بھلائی ہمیشہ کام آنے والی ہے **نمبر ۹** فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور
موسیٰ (علیہ السلام) نے (جب بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے خوف میں دیکھا تو اون سے) فرمایا کہ
اے میری قوم اگر تم (سچے دل سے) اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو (سوچ بچار مت کرو بلکہ) اوسپر توکل
کرو اگر تم (اوسکی) اطاعت کرنے والے ہو اُنھون نے (جواب میں) عرض کیا کہ ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا

(بعد اسکے اللہ تعالےٰ سے دُعا کی کہ) اے ہمارے پروردگار ہم کو ان ظالم لوگون کا تختہ مشق نہ بنا اور ہم کو اپنی رحمت کا صدقہ ان کافرلوگون سے نجات دے (یعنی جبتک ہم پر انکی حکومت مقدر ہے ظلم نہ کرنے پاویں اور پھر انکی حکومت ہی کے دائرہ سے نکالدیجئے) (یونس) **ف** اس سے معلوم ہوا کہ توکل کے ساتھ دعا زیادہ مفید ہوتی ہے **نمبر ۱۰**۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے جو شخص اللہ تعالےٰ پر توکل کریگا تو اللہ تعالےٰ اوسکے کام بنانے کے لئے کافی ہے (اور یہ کام بنانا عام ہے ظاہرًا بھی ہو یا صرف باطنًا) **ف** دیکھئے توکل پر کیسا عجیب وعدہ فرمایا ہے اور اصلاح باطنًا اسوقت تو معلوم نہیں ہوتی مگر بہت جلد سمجھ میں آجاتی ہے **نمبر ۱۱**۔ حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی سعادت یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے جو اسکے لئے مقدر فرمایا اسپر راضی رہے اور آدمی کی محرومی یہ ہے کہ خدا تعالےٰ سے خیر مانگنا چھوڑ دے اور یہ بھی آدمی کی محرومی ہے کہ خدا تعالےٰ نے جو اسکے لئے مقدر فرمایا اوس سے ناراض ہو (احمد و ترمذی) **نمبر ۱۲**۔ حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کا دل (تعلقات کے) ہر میدان میں شاخ شاخ رہتا ہے سو جس نے اپنے دل کو ہر شاخ کے پیچھے ڈالدیا اللہ تعالےٰ پروا بھی نہیں کرتا۔ وہ کسی میدان مین ہلاک ہوجاوے اور جو شخص اللہ تعالےٰ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالےٰ سب ۲۴
شاخون میں اوسکے لئے کافی ہوجاتا ہے (ابن ماجہ) **ف** یعنی اوسکو پریشانی اور مشکلین نہیں ہوتیں۔ یہ دو حدیثیں مشکوۃ مین ہیں۔ **نمبر ۱۳**۔ حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (اپنے دل سے) اللہ تعالےٰ ہی کا ہو رہے اللہ تعالےٰ اوسکی سب ذمہ داریوں کی کفایت فرماتا ہے اور اسکو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اوسکا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص دنیا کا ہو رہے اللہ تعالےٰ اوسکو اس دُنیا ہی کے حوالہ کردیتا ہے (ابو الشیخ) یہ حدیث ترغیب ترہیب میں ہے **نمبر ۱۴**۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو فرمایا کہ اونٹ کو باندھکر توکل کر (ترمذی) **ف**۔ یعنی توکل میں تدبیر کی ممانعت نہیں ہاتھ سے تدبیر کرے دل سے اللہ پر توکل کرے اور اس تدبیر پر بھروسہ نہ کرے **نمبر ۱۵**۔ ابو خزامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ دوا اور جھاڑ پھونک کیا تقدیر کو ٹال دیتی ہے آپ نے فرمایا یہ بھی تقدیر ہی میں داخل ہے (ترمذی و ابن ماجہ) **ف** یعنی یہ بھی تقدیر میں ہے کہ فلاں دوا یا جھاڑ پھونک سے نفع ہوجاویگا یہ حدیث تخریج عراقی میں ہے **نتیجہ** مسلمانو۔ ان آیتوں اور حدیثوں کا سبق لو کیسی ہی دشواری پیش آوے دل تھوڑا مت کرو اور دین میں کچے مت بنو خدا تعالےٰ مدد کریگا فقط کتبہ محمد اشرف علی۔۔

روح ششم دعا مانگنا

یعنی جس چیز کی ضرورت ہو خواہ وہ دنیا کا کام ہو یا دین کا اور خواہ اس میں اپنی بھی کوشش کرنا
پڑے اور خواہ اپنی کوشش اور قابو سے باہر ہو سب خدا تعالیٰ سے مانگا کرے لیکن اتنا خیال ضروری ہے
کہ وہ گناہ کی بات نہ ہو۔ اسمیں سب باتیں آگئیں جیسے کوئی کھیتی یا سوداگری کرتا ہو تو محنت اور سامان
بھی کرنا چاہیئے مگر خدا تعالےٰ سے دعا بھی مانگنا چاہیئے کہ اے اللہ اسمیں برکت فرما اور نقصان
سے بچا یا کوئی دشمن ستاوے خواہ دنیا کا دشمن خواہ دین کا دشمن تو اس سے بچنے کی تدبیر بھی کرنا
چاہیئے خواہ وہ تدبیر اپنے قابو کی ہو خواہ حاکم سے مدد لینا پڑے مگر اس تدبیر کے ساتھ خدا تعالےٰ
سے بھی دعا مانگنا چاہیئے کہ اے اللہ اس دشمن کو زیر کر دے یا مثلاً کوئی بیمار ہو تو دوا دارو بھی کرنا چاہیئے
مگر خدا تعالےٰ سے دعا بھی مانگنا چاہیئے کہ اے اللہ اس بیماری کو کھو دے یا اپنے پاس کچھ مال ہو
تو اسکی حفاظت کا سامان بھی کرنا چاہیئے جیسے مضبوط مکان میں مضبوط مضبوط قفل لگا کر رکھنا یا پہرہ والوں
کے یا نوکروں کے ذریعہ سے اس کا پہرہ دینا دیکھ بھال رکھنا مگر اسکے ساتھ خدا تعالیٰ سے
دعا بھی مانگنا چاہیئے کہ اے اللہ اسکو چوروں سے محفوظ رکھ یا مثلاً کوئی مقدمہ کر رکھا ہو یا اس پر کسی نے ۲۵
کر رکھا ہے تو اسکی پیروی بھی کرنا چاہیئے وکیل اور گواہوں کا انتظام بھی کرنا چاہیئے مگر اسکے ساتھ خدا تعالیٰ سے
دعا بھی کرنا چاہیئے کہ اے اللہ اس مقدمہ میں مجھکو فتح دے اور ظالم کے شر سے مجھکو بچا یا قرآن اور
علم دین حاصل کر رہا ہے تو اسمیں جی لگا کر پابندی سے محنت بھی کرنا چاہیئے مگر اسکے ساتھ دعا بھی
کرنا چاہیئے کہ اے اللہ اسکو آسان کر دے اور میرے ذہن میں اسکو جما دے یا نماز روزہ وغیرہ شروع کیا
ہے یا بزرگوں کے بتلانے سے اور عبادتوں میں لگ گیا ہے تو سستی اور نفس کے حیلہ بہانہ کا
مقابلہ کر کے ہمت کے ساتھ اسکو نباہنا چاہیئے مگر دعا بھی کرتا رہے کہ اے اللہ میری مدد کر اور مجھکو
اسکی ہمیشہ توفیق دے اور اسکو قبول فرما۔ یہ نمونہ کے طور پر چند مثالیں لکھدی ہیں ہر کام اور ہر مصیبت
میں اسیطرح جو اپنے کرنے کی تدبیر ہے وہ بھی کرے اور سب تدبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے
خوب عاجزی اور توجہ کے ساتھ عرض بھی کرتا رہے اور جس کام میں تدبیر کا کچھ دخل نہیں اسمیں تو تمام
کوشش دعا ہی میں خرچ کرنا ضرور ہے جیسے بارش کا ہونا یا اولاد کا زندہ رہنا یا کسی بیماری کا علاج
بیماری سے اچھا ہو جانا یا نفس و شیطان کا نہ بہکانا یا وبا اور طاعون سے محفوظ رہنا یا قابو یافتہ ظالموں کے

شر سے بچنا ان کاموں کا بنانے والا تو بجز خدا تعالے کے کوئی برائے نام بھی نہیں اسلئے تدبیر کے
کاموں میں جتنا حصہ تدبیر کا ہے ان بے تدبیر کے کاموں میں وہ حصہ تدبیر کا بھی دعا ہی میں خرچ
کرنا چاہیئے۔ غرض تدبیر کے کاموں مین توکچھہ تدبیر اور کچھہ دعا ہے اور بے تدبیر کے کامون میں تدبیر
کی جگہ بھی دعا ہی ہے تو انمیں زیادہ دعا ہوئی اور دعا فقط اسکا نام نہیں کہ دو چار باتیں یاد کرلیں
اور نمازون کے بعد انکو صرف زبان سے آموختہ کی طرح پڑھہ دیا سو یہ دعا نہیں ہے محض دعا کی
نقل ہے دعا کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے دربار میں درخواست پیش کرنا ہے سو جس طرح حاکم کے یہاں
درخواست دیتے ہیں کم سے کم دعا اُس طرح تو کرنا چاہیئے کہ درخواست دینے کے وقت آنکھیں
بھی اسی طرف لگی ہوتی ہیں دل بھی ہمہ تن اُدہر ہی ہوتا ہے صورت بھی عاجزون کی سی بناتے ہیں
اگر زبانی کچھہ عرض کرنا ہوتا ہے تو کیسے ادب سے گفتگو کرتے ہیں اور اپنی عرضی منظور ہونے کیلئے
پورا زور لگاتے ہیں اور اسکا یقین دلانے کی پوری کوشش کرتے ہیں کہ ہم کو آپسے پوری اُمید ہے
کہ ہماری درخواست پر پوری توجہ فرمائی جاویگی پھر بھی اگر عرضی کے موافق حکم نہ ہوا اور حاکم عرضی
دینے والے کے سامنے افسوس ظاہر کرے کہ تمہاری مرضی کیموافق تمہارا کام نہ ہوا تو یہ شخص فوراً یہ ۲۶
جواب دیتا ہے کہ حضور مجھکو کوئی رنج یا شکایت نہیں ہے اُس معاملہ مین تا تون ہی سے جان نہ تھی
یا میری پیروی میں کمی رہگئی تھی حضور نے کچھہ کمی نہیں فرمائی اور اگر اس حاجت کی آئندہ بھی
ضرورت ہو تو کہتا ہے کہ مجھکو ناامیدی نہیں پھر عرض کرتا رہونگا اور اصلی بات تو یہ ہے کہ مجھکو حضور
کی مہربانی کام ہونے سے زیادہ پیاری چیز ہے کام تو خاص وقت یا محدود درجہ کی چیز ہے
حضور کی مہربانی تو عمر بھر کی اور غیر محدود درجہ کی دولت اور نعمت ہے تو اے مسلمانو دِل
میں سوچو کیا تم دعا مانگنے کے وقت اور دعا مانگنے کے بعد جب اس کا کوئی اظہار نہ ہو خدا تعالے
کے ساتھہ ایسا ہی برتاؤ کرتے ہو سوچو اور شرماؤ جب یہ برتاؤ نہیں کرتے تو اپنی دعا کو دعا یعنی
درخواست کس منہ سے کہتے ہو تو واقع میں کمی تمہاری ہی طرف سے ہے جس سے وہ دعا درخواست
نہ رہی اور اُس طرف سے تو اتنی رعایت ہے کہ درخواست دینے کا وقت بھی معین نہیں فرمایا وقت بیوقت
جب چاہو عرض معروض کرلو نمازونکے بعد کا وقت بھی تم ہی نے ٹھہرا رکھا ہے البتہ وہ وقت دوسرے وقتوں
سے زیادہ برکت کا ہے سو اس وقت زیادہ دعا کرو باقی اور وقتون میں بھی اسکا سلسلہ جاری رکھو جسوقت

جوحاجت یاد آگئی فوراً ہی دل سے یا زبان سے بھی مانگنا شروع کرو۔ جب دعا کی حقیقت معلوم ہوگئی تو اس حقیقت کے موافق دعا مانگو پھر دیکھو کیسی برکت ہوتی ہے اور برکت کا یہ مطلب نہیں کہ جو مانگو گے وہی ملجاویگا کبھی تو وہی چیز ملجاتی ہے جیسے کوئی آخرت کی چیزیں مانگے کیونکہ وہ بندہ کیلئے بھلائی ہی بھلائی ہے البتہ اُسمیں ایمان اور اطاعت شرط ہے کیونکہ وہاں کی چیزیں نافرمان شخص کو ملسکتی ہیں اور کبھی وہ چیز مانگی ہوئی نہیں ملتی جیسے کوئی دنیا کی چیزیں مانگے کیونکہ وہ بندہ کیلئے کبھی بھلائی ہے کبھی بُرائی جب اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھلائی ہوتی ہے اسکو ملجاتی ہی اور جب بُرائی ہوتی ہے تو نہیں ملتی۔ جیسے باپ بچہ کو پیسہ مانگنے پر کبھی دیدیتا ہے اور کبھی نہیں دیتا جب وہ دیکھتا ہے کہ یہ اس سے ایسی چیز خرید کر کھاویگا جس سے حکیم نے منع کر رکھا ہے تو برکت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ مانگی ہوئی چیز ملجاوے بلکہ برکت کا مطلب یہ ہے کہ دعا کرنیسے حق تعالیٰ کی توجہ بندہ کی طرف ہوجاتی ہے اگر وہ چیز بھی کسی مصلحت سے نہ ملے تو دعا کی برکت سے بندہ کے دل میں تسلی اور قوت پیدا ہوجاتی ہے اور پریشانی اور کمزوری جاتی رہتی ہے اور یہ اثر حق تعالیٰ کی اس
۲۷ خاص توجہ کا ہوتا ہے جو دعا کرنے سے بندہ کی طرف حق تعالیٰ کو ہوجاتی ہے اور یہی توجہ خاص اجابت کا وہ یقینی درجہ ہی جسکا وعدہ حق تعالیٰ کی طرف سے دعا کرنے والے کے لئے ہوا ہے۔ اور اُس حاجت کا عطا فرمادینا یہ اجابت کا دوسرا درجہ ہے جس کا وعدہ بلا شرط نہیں بلکہ اس شرط سے ہے کہ بندہ کی مصلحت کے خلاف نہ ہو اور یہی توجہ خاص ہے جسکے سامنے بڑی سے بڑی حاجت اور دولت کوئی چیز نہیں اور یہی توجہ خاص بندہ کی اصل پونجی ہے جس سے دُنیا میں بھی اسکو حقیقی اور دائمی راحت نصیب ہوتی ہے اور آخرت میں بھی غیر محدود اور ابدی نعمت و حلاوت نصیب ہوگی تو دعا میں اس برکت کے ہوتے ہوئے دعا کرنے والے کو خسارہ اور محرومی کا اندیشہ کرنے کی کب گنجایش ہے۔

اب دو چار حدیثیں دعا کی فضیلت اور آداب میں لکھتا ہوں ع۱۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کی دُعا قبول ہوتی ہے تاوقتیکہ کسی گناہ یا رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی کی دُعا نہ کرے جبتک کہ جلدی نہ مچائے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہؐ جلدی مچانے کا کیا مطلب ہی آپنے فرمایا جلدی مچانا یہ ہی کہ یوں کہنے لگے کہ میں نے باربار دُعا کی

ع۵ جیسے کوئی طبیب سے درخواست کرے کہ میرا علاج مسہل سے کر دیجئے تو اسکی منظوری تو علاج شروع کر دینا ہی گو مسہل نہ دیا اور دوسری منظوری کی مسہل دینا کوئی ضروری نہیں بعض مصلحت کی وجہ سے ۱۲

مگر قبول ہوتی ہوئی نہیں دیکھتا سو دُعا کرنے سے تھک جاوے اور دُعا کرنا چھوڑ دے (مسلم) ف
اسمیں تاکید ہے اس بات کی کہ گو قبول نہ ہو مگر برابر کئے جاؤ اسکے متعلق اُوپر بیان آچکا ہی ۲ حضرت
ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھکر کوئی
چیز قدر کی نہیں (ترمذی وابن ماجہ) ۳ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ دعا ہر چیز سے کام دیتی ہی ایسی بلا سے بھی جو کہ نازل ہوچکی ہو اور ایسی بلا سے بھی جو کہ ابھی
نازل نہیں ہوئی سو اے بندگانِ خدا دعا کو پلہ باندھو (ترمذی واحمد) ۴ حضرت ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالے سے دُعا نہیں
کرتا اللہ تعالے اسپر غصّہ کرتا ہے (ترمذی) ف البتہ جسکو اسکی ذہن اور دھیان سے
فرصت نہ ہو وہ اسمیں داخل نہیں ۵ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ تعالے سے ایسی حالت میں دعا کیا کرو کہ تم قبولیت کا یقین رکھا کرو۔
اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالے غفلت بھرے دل سے دعا قبول نہیں کرتا (ترمذی) ف تو دُعا
خوب توجہ سے کرنا چاہیئے اور اجابت کے جو دو درجے[ع۵] اوپر بیان کئے ہیں وہی قبولیت کے بھی ہیں ۲۸
کیونکہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور ایک درجہ اس کا عام ہے جو اگلی حدیث میں آتا ہے۔
۶ حضرت ابوسعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا
مسلمان نہیں جو کوئی دعا کرے جسمیں گناہ اور قطع رحم نہ ہو مگر اللہ تعالےٰ اُس دُعا کے سبب اُسکو
تین چیزوں میں سے ایک ضرور دیتا ہے یا تو فی الحال وہی مانگی ہوئی چیز دیدیتا ہے اور یا اُسکو
آخرت کیلئے ذخیرہ کر دیتا ہے اور یا کوئی ایسی ہی برائی اُس سے ہٹا دیتا ہے صحابہ نے عرض کیا
کہ اس حالت میں تو ہم خوب کثرت سے دعا کیا کرینگے آپ نے فرمایا خدا کے یہاں اس سے بھی زیادہ
(عطا کی) کثرت ہی (احمد) ف خلاصہ یہ کہ کوئی دُعا خالی نہیں جاتی ۷ حضرت انسؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کو اپنے رب سے سب حاجتیں مانگنا
چاہئیں (اور ثابت کی روایت میں ہی کہ) یہانتک کہ اس سے نمک بھی مانگے اور جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے
وہ بھی اسی سے مانگے (ترمذی) ف یعنی یہ خیال نہ کرے کہ ایسی حقیر چیز اتنے بڑے سے کیا مانگیں۔
اُنکے نزدیک تو بڑی چیز بھی چھوٹی ہی ہے۔ فقط

محمد اشرف علی عفی عنہ

ع۵ یعنی توجہ خاص جیسے موعود ہے اور خاص وہی چیز ملجانا جو غیر موعود ہے ۱۲

روح ہفتم نیک لوگون کے پاس بیٹھنا

تاکہ اُنسے اچھی باتیں سُنیں ان سے اچھی خصلتیں سیکھیں اور جو نیک لوگ گذر گئے ہیں اُنکے اچھے حالات کی کتابیں پڑہکر یا پڑہوا کر انکے حالات معلوم کرنا کہ یہ بھی ایسا ہی ہے جیسے گویا انکے پاس ہی بیٹھکر اُنسے باتیں سُنلیں اور انسے اچھی خصلتیں سیکھ لیں **ف** چونکہ انسان کے اندر اللہ تعالےٰ نے یہ خاصیت رکھی ہے کہ دوسرے انسان کے خیالات اور حالات سے بہت جلد اور بہت قوت کے ساتھ اور بدون کسی خاص کوشش کے اثر قبول کرلیتا ہے اچھا اثر بھی اور بُرا اثر بھی اسلئے اچھی صحبت بہت ہی بڑے فائدہ کی چیز ہے اور اسی طرح بُری صحبت بڑے نقصان کی چیز ہے اور اچھی صحبت ایسے شخص کی صحبت ہے جسکو ضرورت کے موافق دین کی باتونکی واقفیت بھی ہو اور جسکے عقیدے بھی اچھے ہوں ۔ شرک و بدعت اور دُنیا کی رسموں سے بچتا ہو اعمال بھی اچھے ہوں نماز روزہ اور ضروری عبادتون کا پابند ہو معاملات بھی اچھے ہوں لین دین صاف ہو حلال وحرام کی احتیاط ہو اخلاق ظاہری بھی اچھے ہون مزاج میں عاجزی ہو کسیکو بیوجہ تکلیف نہ دیتا ہو غریبوں حاجتمندون کو ذلیل نہ سمجھتا ہو اخلاق باطنی بھی اچھے ہون خدا تعالےٰ کی محبت اور اسکا خوف دل میں رکھتا ہو دُنیا کا لالچ دل
۲۹ میں نہ رکھتا ہو دین کے مقابلہ میں مال اور راحت اور آبرو کی پروا نہ رکھتا ہو آخرت کی زندگی کے سامنے دنیا کی زندگی کو عزیز نہ رکھتا ہو ہر حال میں صبر و شکر کرتا ہو جس شخص میں یہ باتیں پائی جاویں اسکی صحبت اکسیر ہے۔ اور جس شخص کو ان باتون کی پوری پہچان نہ ہوسکے اسکے لئے یہ پہچان ہے کہ اپنے زمانہ کے نیک لوگ (جنکو اکثر مُسلمان عام طور پر نیک سمجھتے ہوں ایسے نیک لوگ) جس شخص کو اچھا کہتے ہون اور دس پانچ بار اسکے پاس بیٹھنے سے بُری باتون سے دل ہٹنے لگے اور نیک باتون کی طرف دل جھکنے لگے بس تم اسکو اچھا سمجھو اور اُسکی صحبت اختیار کرو اور جس شخص میں بُری باتیں دیکھی جاویں بدون کسی سخت مجبوری کے اس سے میل جول مت کرو کہ اس سے دین تو بالکل تباہ ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ دُنیا کا بھی نقصان ہوجاتا ہے کبھی تو جان کا کہ کسی تکلیف یا پریشانی کا سامنا ہوجاتا ہے اور کبھی مال کا کہ بُری جگہ خرچ ہوگیا یا دہوکہ میں آکر کسیکو دیدیا خواہ محبت کے جوش میں آکر مفت دیدیا خواہ قرض کے طور پر دیا تھا پھر وصول نہ ہوا اور کبھی آبرو کا کہ بُرون کے ساتھ یہ بھی رسوا و بدنام ہوا اور جس شخص میں نہ اچھی علامتیں معلوم ہون اور نہ بُری علامتیں اسپر گمان تو نیک رکھو مگر اُسکی صحبت مت اختیار کرو۔ غرض تجربہ سے نیک صحبت کو دین کے سنورنے میں اور دل کے مضبوط ہونے میں بڑا دخل ہے اور اسیطرح صحبت بد کو دین کے بگڑنے میں اور دل کے کمزور ہونے میں اب چند آیتیں اور حدیثیں صحبت نیک کی ترغیب میں اور صحبت بد کی مذمت میں لکھی جاتی ہیں۔

نمبر۱۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالےٰ نے اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو لوگ (دین کے پکے اور) سچے ہیں انکے ساتھ رہو **ف** ساتھ رہنے میں ظاہری صحبت بھی آگئی اور اُنکی راہ پر چلنا بھی آگیا (سورہ توبہ) نمبر۲۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور (اے مخاطب) جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیات (اور احکام) میں عیب جوئی کر رہے ہیں تو اُن لوگوں (کے پاس بیٹھنے) سے کنارہ کش ہو جایا یہانتک کہ وہ کوئی اور بات میں لگ جاویں اور اگر تجھکو شیطان بھلادے (یعنی ایسی مجلس میں بیٹھنے کی ممانعت یاد نہ رہے) تو (جب یاد آجاوے) یاد آنیکے بعد پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھ (بلکہ فوراً اٹھ کھڑا ہو اور اس سے ایک آیت کے بعد ارشاد ہے) اور (کچھ مجلس تکذیب کی تخصیص نہیں بلکہ) ایسے لوگوں سے کنارہ کش رہ جنھوں نے اپنے (اُس) دین کو جسکا ماننا انکے ذمہ فرض تھا یعنی اسلام کو) لہو و لعب بنا رکھا ہے الخ (سورہ انعام) نمبر۳ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہم جن لوگوں کے پاس بیٹھتے ہیں ان میں سے اچھا کون شخص ہے (کہ ہم اسی کے پاس بیٹھا کریں) آپنے ارشاد فرمایا ایسا شخص (پاس بیٹھنے کیلئے سب سے اچھا ہے) کہ جسکا دیکھنا تم کو اللہ تعالیٰ کی یاد دلاوے اور اُسکا بولنا تمہارے علم (دین) میں ترقی دے اور اسکا عمل تم کو آخرت کی یاد دلاوے (ابو یعلی) **ف** میں نے جو اوپر نیک شخص کی علامتیں بیان کی ہیں اس حدیث میں اُن میں سے بعضی بڑی علامتیں مذکور ہیں نمبر۴ حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید حضرت ابو امامہؓ کا قول ہو تب بھی حدیث ہی ہے) کہ ۳۰
حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا اے بیٹا تو علماء کے پاس بیٹھنے کو اپنے ذمہ لازم رکھنا اور اہل حکمت کی باتوں کو سنتے رہنا (حکمت دین کی باریک باتوں کو کہتے ہیں جیسی سچے درویش کیا کرتے ہیں) کیونکہ اللہ تعالےٰ مردہ دل کو نور حکمت سے اسطرح زندہ کر دیتے ہیں جیسے مردہ زمین کو موسلادھار پانی سے زندہ کر دیتے ہیں (طبرانی فی الکبیر) نمبر۵ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میری محبت ایسے لوگوں کیلئے واجب (یعنی ضروری الثبوت) ہوگئی جو میرے ہی علاقہ سے آپسمیں محبت رکھتے ہیں اور جو میرے ہی علاقہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں الخ (مالک و ابن حبان) **ف** یہ جو فرمایا میرے علاقہ سے مطلب یہ کہ محض دین کیواسطے نمبر۶ حضرت ابو موسےٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نیک ہمنشین اور بد ہمنشین کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص مشک لئے ہوئے ہو (یہ مثال ہے نیک صحبت کی) اور ایک شخص بھٹی کو دہونک رہا ہو (یہ مثال ہے بد صحبت کی) سو وہ مشک والا یا تو تجھکو دیدیگا اور یا (اگر نہ بھی دیا تو) اس سے تجھکو خوشبو ہی پہونچ جاوےگی اور بھٹی کا دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑوں کو جلا دیگا (اگر کوئی چنگاری آپڑی) اور یا (اگر اس سے بچ بھی گیا تو) اسکی گندی بو ہی تجھکو پہونچ جاویگی (بخاری و مسلم) **ف** یعنی نیک صحبت سے اگر کامل نفع نہ ہو تب بھی کچھہ تو ضرور ہو جاویگا اور بد صحبت سے اگر کامل ضرر نہ ہوا تب بھی کچھہ تو ضرر ہو جاویگا یہ سب حدیثیں

ترغیب سے لیگئی ہیں نمبر ۷ حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ فرماتے تھے
کسی کی صحبت اختیار مت کرو بجز ایمان والے کے (ترمذی وابوداؤد ودارمی) ف اسکے دو معنے ہوسکتے ہیں ایک
یہ کہ کافر کی صحبت میں مت بیٹھو دوسرا یہ کہ جبکا ایمان کامل نہ ہو اسکے پاس مت بیٹھو بس پورا قابل صحبت وہی جو مومن
ہو خصوص جو مومن کامل ہو یعنی دین کا پورا پابند ہو نمبر ۸ حضرت ابو رزینؓ سے روایت ہے اُن سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں جو اس دین کا (ٹہرا) مدار ہے جس سے تم دُنیا و آخرت کی
بھلائی حاصل کرسکتے ہو ایک تو اہل ذکر کی مجالس کو مضبوط پکڑ لو (اور دوسرے) جب تنہا ہو اکرو جہانتک ممکن
ہو ذکر اللہ کے ساتھ زبان کو متحرک رکھو (اور تیسرے) اللہ ہی کیلئے محبت رکھو اور اللہ ہی کے لئے بغض رکھو
(بیہقی فی شعب الایمان) ف یہ بات تجربہ سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ صحبت نیک جزو ہے تمام دین کی۔ دین کی حقیقت
دین کی حلاوت دین کی قوت کے جتنے ذریعے ہیں سب سے بڑھکر ذریعہ ان چیزوں کا صحبت نیک ہی نمبر ۹ حضرت
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے فرمایا کہ جنت میں یاقوت کے
ستون ہیں اُنپر زبرجد کے بالاخانے قائم ہیں اُنمیں کھلے ہوئے دروازے ہیں جو تیز چمکدار ستارہ کی طرح چمکتے
ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان بالاخانوں میں کون رہے گا آپ نے فرمایا جو لوگ اللہ کیلئے (یعنی دین
کیلئے) آپس میں محبت رکھتے ہیں اور جو لوگ اللہ کے لئے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور جو لوگ اللہ ۳۱
کے لئے آپسمیں ملاقات کرتے ہیں (بیہقی فی شعب الایمان) یہ سب حدیثیں مشکوٰۃ سے لیگئی ہیں نمبر ۱۰ حضرت
سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کے ساتھ نہ سکونت کرو اور نہ انکے
ساتھ یکجائی کرو (یعنی انکی مجلس میں مت بیٹھو) جو شخص انکے ساتھ سکونت کریگا یا یکجائی کریگا وہ ان ہی میں سے
ہے (ترمذی) یہ حدیث جمع الفوائد سے لیگئی ہے ان سب آیتوں و حدیثوں سے مدعا کے ایک جزو کا ثابت
ہونا ظاہر ہے یعنی نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا تاکہ ان سے اچھی باتیں سُنیں اور انسے اچھی خصلتیں سیکھیں اب
مدعا کا دوسرا جزو رہگیا یعنی جو نیک لوگ گذر گئے ہیں کتابوں سے انکے اچھے حالات معلوم کرنا کہ اس سے بھی
ویسے ہی فائدے حاصل ہوتے ہیں جیسے انکے پاس بیٹھنے سے آگے اُس دوسرے جز کا بیان کرتے ہیں نمبر ۱۱
ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور پیغمبروں کے قصوں میں سے ہم یہ سارے (مذکورہ) قصے (یعنی حضرت نوح علیہ السلام
کا قصہ اور حضرت ہود علیہ السلام کا اور حضرت صالح علیہ السلام کا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اور حضرت لوط
علیہ السلام کا اور حضرت شعیب علیہ السلام کا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ سب قصے) آپ سے بیان کرتے
ہیں جنکے ذریعہ سے ہم آپکے دل کو تقویت دیتے ہیں (سورہ ہود) ف یہ ایک فائدہ ہے نیکوں کے قصوں کے
بیان کرنے کا کہ اُن سے دل کو مضبوطی اور تسلی ہوتی ہے کہ جیسے وہ حق پر مضبوط رہے ہمکو بھی مضبوط رہنا چاہیئے

اور جسطرح اس مضبوطی کی برکت سے خدا تعالےٰ نے انکی مدد فرمائی اسیطرح اس مضبوطی پر ہماری بھی مدد ہوگی جسکو اللہ تعالےٰ نے دوسری آیت میں فرمایا ہے کہ ہم اپنے پیغمبرونکی اور ایمان والون کی (یہاں) دُنیاوی زندگانی میں بھی مدد کرتے ہیں اور (وہاں) اُس روز بھی (مدد کرینگے) جسمین گواہی دینے والے (فرشتے) کھڑے ہونگے۔ (مراد اس سے قیامت کا دن ہی سورۂ مومن) اور وہان کی مدد تو ظاہر ہے کہ حکم ماننے والے ظاہر میں بھی کامیاب ہونگے اور بے حکمی کرنیوالے ناکام ہونگے اور یہان کی مدد کبھی تو اسیطرح کی ہوتی ہے اور کبھی دوسری طرح ہوتی ہے وہ اسطرح کہ اول بیحکمونکو حکم ماننے والوں پر غلبہ ہوگیا مگر من جانب اللہ کسیوقت ان سے بدلا ضرور لیا گیا چنانچہ تاریخ بھی اسکی گواہ ہے (تفسیر ابن کثیر) اور اُن قصوں سے یون بھی تسلی ہوتی ہے کہ جیسے دین پر مضبوط رہنے پر آخرت مین وہ بڑے رہینگے جسکی خبر کئی قصون کے بعد اس ارشاد میں دیگئی ہے یقیناً نیک انجامی متقیون ہی کیلئے ہے (سورۂ ہود) اسیطرح ہم سے بھی اس بڑے رہنے کا وعدہ ہے چنانچہ ارشاد ہے کہ جو لوگ متقی ہیں ان کافرون سے اعلےٰ درجہ (کی حالت) میں ہونگے (سورہ بقرہ) **نمبر ۱۲** حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص (ہمیشہ کیلئے) کوئی طریقہ اختیار کرنیوالا ہو اسکو چاہیئے کہ اُن لوگون کا طریقہ اختیار کرے جو گزر چکے ہیں کیونکہ زندہ آدمی پر تو بچل جانیکا بھی شبہ ہے (اسلئے زندہ آدمی کا طریقہ اسیوقت تک اختیار کیا جاسکتا ہے جبتک وہ راہ پر رہے) یہ لوگ (جنکا ہمیشہ کیلئے طریقہ لیا جاسکتا ہے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں (اور اس حدیث کے آخر میں ہے کہ ۳۲
جہانتک ہوسکے انکے اخلاق وعادات کو سند بناؤ (رزین) (جمع الفوائد) **ف** اور یہ ظاہر ہے کہ صحابہ کے اخلاق وعادات کا اختیار کرنا تب ہی ممکن ہے جب انکے واقعات معلوم ہوں تو ایسی کتابوں کا پڑھنا سننا ضرور ٹھہرا۔ **نمبر ۱۳** جسطرح قرآن مجید میں حضرات انبیاء وعلماء و اولیاء کے قصے بمصلحت انکی پیروی کرنیکے مذکور ہیں (جو اس ارشاد میں مذکور ہے فبھداھم اقتدہ) اسیطرح حدیثون میں بھی ان مقبولین کے قصے بکثرت مذکور ہیں چنانچہ حدیث کی اکثر کتابون میں کتاب القصص ایک مستقل حصہ قرار دیا گیا ہے اس سے بھی ایسے قصون کا مفید اور قابل اشتغال ہونا ثابت ہوتا ہے اسیوجہ سے بزرگوں نے ہمیشہ ایسے قصونکی کتابین لکھنے کا اہتمام رکھا ہے اب میں ایسی چند کتابونکے نام بتلاتا ہون کہ انکو پڑھا کریں یا سنا کریں اگر سنانیوالا عالم ملجاوے تو سبحان اللہ ورنہ جو ملجاوے (۱) تاریخ حبیب الٰہ (۲) نشر الطیب (۳) مغازی الرسول (۴) قصص الانبیاء۔ (۵) مجموعہ فتوح الشام والمصر والعجم (۶) فتوح العراق (۷) فتوحات بہنسا (۸) فردوس آسیہ (۹) حکایات الصالحین (۱۰) تذکرۃ الاولیاء (۱۱) انوار المحسنین۔ (۱۲) نزہتہ البساتین (۱۳) امداد المشتاق (۱۴) نیک بیبیاں۔ (نوٹ) ان میں عـ۱۱ و عـ۱۲ و عـ۱۳ مین بعض مضامین اور عـ۱۴ کا حصہ ملفوظات عام لوگونکی سمجھ میں شاید نہ آویں وہ ان سے اپنا ذہن خالی رکھیں۔

اشرف علی عفی عنہ تھانوی

روح ہشتم

جو شعر ہذا کا مصداق ہے ۵ فتوح فی فتوح فی فتوح ٭ وروح فوق روح فوق روح
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کو اپنے دل میں جمانا جس سے آپکی محبت بھی بڑھے اور جس سے اُن عادات کو اختیار کرنے کا بھی شوق ہو۔ اب چند آیتیں اور حدیثیں اس باب کی لکھتا ہوں (۱) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور بیشک آپ اخلاق (حسنہ) کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں (سورۂ نون) (۲) فرمایا اللہ تعالیٰ نے (اے لوگو) تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں جنکو تمہاری (سبکی) مضرت کی بات نہایت گراں گذرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں (بالخصوص) ایمانداروں کے ساتھ (تو) بڑے ہی شفیق (اور) مہربان ہیں (سورۂ توبہ) (۳) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس بات سے نبی کو ناگواری ہوتی ہے سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں (اور زبان سے نہیں فرماتے کہ اُٹھ کر چلے جاؤ) اور اللہ تعالیٰ صاف بات کہنے سے (کسی کا) لحاظ نہیں کرتے (سورۂ احزاب)
ف کیا انتہا ہے آپکی مروت کا کہ اپنے غلاموں کو بھی یہ فرماتے ہوئے شرماتے تھے کہ اب چلے جاؤ۔ یہ لحاظ اپنے ذاتی معاملات میں تھا اور احکام کی تبلیغ میں تھا یہ آیتیں تھیں آگے حدیثیں ہیں (۱) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی دس برس خدمت کی آپنے کبھی مجھکو اف بھی نہیں کہا اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ فلانا کام کیوں کیا اور فلانا کام کیوں نہیں کیا (بخاری و مسلم) ف ہر وقت خادم کو دس برس کے عرصہ تک ہوتی ہاں نہ فرمایا یہ معمولی بات نہیں کیا اتنے عرصہ تک کوئی بات بھی خلاف مزاج لطیف نہ ہوئی ہوگی (۲) اُن ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھکر خوش خلق تھے آپ نے مجھکو ایک دن کسی کام کے لئے بھیجا میں نے کہا میں تو نہیں جاتا اور دل میں یہ تھا کہ جہاں حکم دیا ہے وہاں جاؤنگا (یہ بچپن کا قصہ تھا) میں باہر چلا تو بازار میں چند کھیلنے والے لڑکوں پر گذرا اچانک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گردن پکڑ لی میں نے آپکو دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا کہ تم جہاں میں نے کہا تھا جا رہے ہو میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ میں جا رہا ہوں (مسلم) (۳) اُن ہی سے روایت ہے کہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اور آپکے بدن مبارک پر ایک نجران کا بنا ہوا موٹی کور کا چادر تھا آپکو ایک بدوی ملا اور اسنے آپکی چادر پکڑ کر بڑی زور سے کھینچا اور آپ اسکے سینہ کے قریب جا پہنچے پھر کہا اے محمد مجھے بھی اللہ کے اس مال میں سے دینے کا حکم دو جو تمہارے پاس ہے آپ نے اسکی طرف التفات فرمایا پھر ہنسے پھر اسکے لئے عطا فرمانے کا حکم دیا (بخاری و مسلم) (۴) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی گئی جس پر آپ نے یہ فرمایا ہو کہ نہیں دیتا اگر ہوا دیدیا ورنہ وعدہ

معذرت اور دوسرے وقت کے لئے وعدہ فرمالیا) (بخاری ومسلم) (۵) حضرت انس رضہ سے روایت ہو کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بکریاں مانگیں جو (آپ ہی کی تھیں اور) دو پہاڑوں کے درمیان بھررہی تھیں آپ نے اسکو سب دیدیں وہ اپنی قوم میں آیا اور کہنے لگا اے قوم مسلمان ہوجاؤ واللہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم خوب دیتے ہیں کہ خالی ہاتھ رہجانے سے بھی اندیشہ نہیں کرتے (مسلم) (۶) جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھ چل رہے تھے جبکہ آپ مقام حنین سے واپس ہورہے تھے آپکو بدوی لوگ لپٹ گئے اور آپسے مانگ رہے تھے یہانتک کہ آپکو ایک ببول کے درخت سے اڑادیا اور آپکا چادرہ بھی چھین لیا آپ کھڑے ہوگئے اور فرمایا میرا چادرہ تو دیدو اگر میرے پاس ان درختوں کی گنتی کے برابر بھی اونٹ ہوتے تو میں سب تم میں تقسیم کردیتا پھر تم مجھکو نہ بخیل پاؤ گے نہ جھوٹا نہ تھوڑے دل کا (بخاری) (۷) حضرت انس رضہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے مدینہ (والوں) کے غلام اپنے برتن لاتے جنمیں پانی ہوتا تھا سو جو برتن بھی پیش کرتے آپ (برکت کیلئے) اسمیں اپنا دست مبارک ڈالدیتے بعض اوقات سردی کی صبح ہوتی تب بھی اپنا دست مبارک اسمیں ڈالدیتے (مسلم) (۸) ان ہی سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سخت مزاج نہ تھے اور نہ کو سنا دینے والے تھے کوئی بات عتاب کی ہوتی تو یوں فرماتے ۳۴
فلانے شخص کو کیا ہوگیا اسکی پیشانی کو خاک لگ جاوے (جس سے کوئی تکلیف ہی نہیں خصوص اگر سجدہ میں لگ جاوے تب تو یہ دعا ہے نمازی ہونیکی اور نماز میں خاصیت ہے بری باتوں سے روکنے کی تو یہ اصلاح کی دعا ہوئی) (بخاری) (۹) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسقدر شرمگیں تھے کہ کنواری لڑکی جیسے اپنے پردہ میں ہوتی ہے اس سے بھی زیادہ سو جب کوئی بات ناگوار دیکھتے تھے تو (شرم کے سبب زبان سے نہ فرماتے مگر) ہم لوگ اسکا اثر آپکے چہرہ مبارک میں دیکھتے تھے (بخاری ومسلم) (۱۰) اسود سے روایت ہو کہ میں نے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر کیا کام کیا کرتے تھے انھوں نے کہا کہ اپنے گھر والوں کے کام میں لگے رہتے تھے (جسکی کچھ مثالیں اگلی حدیث میں آتی ہیں) (بخاری) (۱۱) حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا جوتہ گانٹھ لیتے تھے اور اپنا کپڑا سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں ایسے ہی کام کرلیتے تھے جسطرح تم میں معمولی آدمی اپنے گھر میں کام کرلیتا ہو اور حضرت عائشہؓ نے یہ بھی کہا کہ آپ منجملہ بشر کے ایک بشر تھے (گھر کے اندر مخدوم اور ممتاز ہوکر نہ رہتے تھے) اپنے کپڑے میں جوئیں دیکھ لیتے تھے (کہ شاید کسیکی چڑھ گئی ہو چونکہ آپ ان سے پاک تھے) اور اپنی بکری کا دودھ نکال لیتے تھے (یہ مثالیں ہیں گھر کے کام کی کیونکہ دراج میں

یہ کام گھر والون کے کرنیکے ہوتے ہیں) اور اپنا (ذاتی) کام بھی کر لیتے تھے (ترمذی) (۱۲) حضرت عائشہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے کبھی نہیں مارا اور نہ کسی عورت کو نہ کسی خادم کو ہان راہ خدا میں جہاد اس سے مستثنےٰ ہے (مراد وہ مارنا ہے جیسے غصہ کے جوش میں عادت ہے) اور آپکو کبھی کوئی تکلیف نہیں پہنچائی گئی جسمیں آپ نے اس تکلیف پہنچانے والے سے انتقام لیا ہو البتہ اگر کوئی شخص اللہ کی حرام کی ہوئی چیزون میں سے کسی چیز کا ارتکاب کرتا تو اسوقت آپ اللہ کیلئے اس سے انتقام لیتے تھے (مسلم) (۱۳) حضرت انسؓ سے روایت ہو کہ میں آٹھ برس کا تھا اسوقت آپکی خدمت میں آگیا تھا اور دس برس تک مینے آپکی خدمت کی میرے ہاتھون کوئی نقصان بھی ہو گیا تو آپنے کبھی ملامت نہیں کی اگر آپکے گھر والونمیں سے کسی نے ملامت بھی کی تو آپ فرماتے جانے دو اگر کوئی (دوسری) بات مقدر ہوتی تو وہی ہوتی (مصابیح بلفظہ وبیہقی مع تغییر یسیر) (۱۴) حضرت انسؓ سے روایت ہو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال بیان کرتے تھے کہ آپ مریض کی بیمار پرسی فرماتے تھے اور جنازہ کیساتھ جاتے تھے الخ (ابن ماجہ وبیہقی) (۱۵) حضرت انسؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص سے مصافحہ فرماتے تو آپ اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ میں سے خود نہ نکالتے تھے یہانتک کہ وہی اپنا ہاتھ نکال لیتا تھا اور نہ اپنا منھ اُسکے موُنہ کی طرف سے پھیرتے تھے یہانتک کہ وہی اپنا موُنہ آپکی طرف سے پھیر لیتا تھا اور آپ کبھی اپنے
پاس بیٹھنے والے کے سامنے اپنے زانو کو بڑہاتے ہوئے نہیں دیکھے گئے (بلکہ صف میں سبکی برابر بیٹھتے تھے) ایک مطلب یہ ہوسکتا ۳۵
ہے کہ زانو سے مراد پانوٗ ہو یعنی آپ کسیکی طرف پانوٗ نہ پھیلاتے تھے (ترمذی) (۱۶ و ۱۷) شمائل ترمذی باب تواضع و باب خلق میں دو لمبی حدیثیں ہیں انمیں سے بعضے جملے نقل کرتا ہوں۔ حضرت حسینؓ اپنے والد حضرت علیؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے مکان میں تشریف لیجاتے تو مکان میں رہنے کے وقت کو تین حصونپر تقسیم فرماتے ایک حصہ اللہ عز وجل (کی عبادت) کیلئے اور ایک حصہ اپنے گھر والونکے (حقوق اوا کرنیکے) لئے اور ایک حصہ اپنی ذات خاص کیلئے پھر اپنے خاص حصہ کو اپنے اور لوگونکے درمیان اسطرح پر تقسیم فرماتے کہ اس حصہ (کے برکات) کو اپنے خاص صحابہ کے ذریعہ سے عام لوگوں تک پہنچاتے (یعنی اس حصہ میں خاص حضرات کو استفادہ کیلئے اجازت تھی پھر وہ عام لوگوں تک ان علوم کو پہنچاتے) اور اس مذکور حصہ امت میں آپکی عادت یہ تھی کہ اہل فضل (یعنی اہل علم وعمل) کو (حاضری کی) اجازت دینے میں دوسروں پر ترجیح دیتے تھے اور اسوقت کو بقدر انکی دینی فضیلت کے تقسیم کرتے تھے کیونکہ کسیکو ایک ضرورت ہوتی کسیکو دو ضرورتیں ہوتیں کسیکو کئی ضرورتیں ہوتیں آپ (اسی نسبت سے) انکے ساتھ مشغول ہوتے اور انکو بھی ایسے کام میں مشغول رکھتے جسمیں انکی اور امت کی مصلحت ہو جیسے مسئلہ پوچھنا اور مناسب حالات کی اطلاع دینا اور آپکے سب طالب ہو کر آتے اور (علاوہ علمی فوائد کے) کچھ کھا پی کر واپس جاتے اور دین کے ہادی بنکر نکلتے (یہ رنگ تھا مجلس خاص کا) پھر میں نے اپنے باپ سے آپکے باہر تشریف لانیکی بابت پوچھا انھوں نے اُسکی تفصیل بیان کی جسکو میں اُن ہی کی دوسری حدیث سے نقل کرتا ہون حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عہ کذا فی الصراح معنی الانتہا ک ۱۲

ہر وقت کشادہ رو نرم خو نرم مزاج تھے آپکے سامنے لوگ آپس میں جھگڑتے نہ تھے اور جب آپکے روبرو کوئی بات کرتا اسکے فارغ
ہونے تک آپ خاموش رہتے، اور آپ پردیسی آدمی کی گفتگو اور سوال میں بے تمیزی کرنے پر تحمل فرماتے تھے اور کسی کی بات
نہیں کاٹتے تھے یہانتک کہ وہ حد سے بڑھنے لگتا تب اسکو کاٹ دیتے خواہ منع فرما کر یا اٹھ کر چلے جانے سے (یہ رنگ تھا مجلس عام کا)
یہ برتاؤ تو اپنے تعلق والوں سے تھا اور مخالفین کیساتھ جو برتاؤ تھا اسکا بھی کچھ بیان کرتا ہوں (ف ۱۸) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ (کسی موقع پر آپ سے) عرض کیا گیا یا رسول اللہ مشرکین پر بددعا کیجئے آپ نے فرمایا میں کوسنے والا کر کے نہیں بھیجا گیا
میں تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں (مسلم) ف اسلئے آپکی عادت دشمنوں کیلئے بھی دعائے خیر ہی کرنیکی تھی اور کبھی
کبھار اپنے مالک حقیقی سے فریاد کے طور پر کچھ کہدینا کہ انکی شرارت سے آپکی حفاظت فرمائے یہ اور بات ہے (ف ۱۹) حضرت
عائشہؓ سے ایک لمبا قصہ طائف کا منقول ہے جسمیں آپکو کفار کے ہاتھ سے اسقدر اذیت پہونچی جسکو آپ نے جنگ احد کی تکلیف سے
بھی زیادہ سخت فرمایا ہے اسوقت جبریل علیہ السلام نے آپکو پہاڑ کے فرشتہ سے ملایا اور اس نے آپکو سلام کیا اور عرض کیا
اے محمد میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھکو آپکے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ مجھکو حکم دیں اگر آپ چاہیں تو میں دونوں پہاڑوں
کو ان لوگوں پر لا ملاؤں (جسمیں یہ سب پس جاویں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ میں امید کرتا ہوں
کہ (شاید) اللہ تعالیٰ انکی نسل سے ایسے لوگ پیدا کردے جو صرف اللہ ہی کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسیکو شریک نہ کریں (بخاری و
۳۶ مسلم) ف دیکھئے اگر اسوقت ہاتھ سے بدلا لینے کا موقع نہ تھا تو زبان سے کہنا تو آسان تھا خصوص جب آپکو یہ بھی یقین دلا دیا
گیا کہ زبان ہلاتے ہی سب تہس نہس کر دیے جاوینگے مگر آپ نے پھر بھی شفقت ہی سے کام لیا یہ برتاؤ ان مخالفین سے تھا
جو آپکے مدمقابل تھے بعضے مخالفین آپکی رعایا تھے جنپر بانضابطہ بھی قدرت تھی انکے ساتھ بھی برتاؤ سنئے (ف ۲۰) حضرت
علیؓ سے ایک لمبا قصہ منقول ہے جسمیں کسی یہودی کا جو کہ مسلمانوں کی رعیت ہو کر مدینہ میں آباد تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے ذمہ کچھ قرض تھا اور اس نے ایک بار آپکو اسقدر تنگ کیا کہ ظہر سے اگلے دن صبح تک آپکو مسجد سے گھر بھی نہیں
جانے دیا لوگ اسکو دھمکاتے تھے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو معاہد اور غیر معاہد پر ظلم کرنے سے منع فرمایا ہے اسی
قصہ میں ہے کہ جب دن چڑھا تو یہودی نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ اور یہ بھی کہا کہ
میں نے تو یہ سب اسلئے کیا تھا کہ آپکی صفت جو توراۃ میں ہے کہ محمد عبداللہ کے بیٹے ہیں آپکی پیدائش مکہ میں ہے اور ہجرت
کا مقام مدینہ ہے اور سلطنت شام میں ہوگی (چنانچہ بعد میں ہوئی) اور آپ سخت خو میں نہ درشت مزاج ہیں نہ
بازاروں میں شور و غل کرنیوالے ہیں اور نہ بیحیائی کا کام نہ بیحیائی کی بات آپکی وضع ہے مجھکو اسکا دیکھنا تھا کہ دیکھوں
آپ ہی ہیں یا نہیں سو دیکھ لیا آپ ہی ہیں) اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ الخ (بیہقی)
بجز دو حدیثوں کے جنمیں شمائل کا نام ہے باقی سب حدیثیں مشکوۃ کی ہیں مشورہ اگر ان ہی تھوڑی سی حدیثوں کو
روزمرہ ایک ہی بار پڑھ لیا کرو یا سن لیا کرو تو پھر دیکھ لوگے تم کیسی جلدی کیسے اچھے ہو جاؤ گے۔ کتبہ اشرف علی

روح نہم بھائی مسلمانوں کے حقوق کا خاص خیال رکھکر ادا کرنا

آیت فرمایا اللہ تعالےٰ نے کہ ایمان والے (سب آپسمیں ایک دوسرے کے) بھائی بھائی ہیں آگے فرماتے ہیں کہ) اے ایمان والو نہ تو مردونکو مردوں پر ہنسنا چاہیئے (آگے ارشاد ہے) اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہیئے (یعنی جس سے دوسرے کی تحقیر ہو آگے فرماتے ہیں) اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے لقب سے پکارو (آگے فرماتے ہیں کہ) اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور (کسی کے عیب کا) سراغ مت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے

احادیث (ع۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو (بلاوجہ) برا بھلا کہنا بڑا گناہ ہے اور اس سے (بلاوجہ) لڑنا (قریب) کفر (کے) ہے (بخاری و مسلم) (ع۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص (لوگوں کے عیوب پر نظر کرکے اور اپنے کو عیوب سے بری سمجھکر بطور شکایت کے) یوں کہے کہ لوگ برباد ہوگئے تو یہ شخص سب سے زیادہ برباد ہونیوالا ہے (کہ مسلمانوں کو حقیر سمجھتا ہے) (مسلم) (ع۳) حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے چغل خور (قانوناً بدون سزا) جنت میں نہ جاویگا (بخاری و مسلم) (ع۴) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز سب سے بدتر (حالتمیں) اس شخص ۳۷
کو پاؤگے جو دورویہ ہو یعنی جو ایسا ہو کہ انکے منہ پر ان جیسا اور انکے منہ پر اون جیسا (بخاری و مسلم) (ع۵) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتے ہیں آپنے فرمایا (غیبت یہ ہے کہ) اپنے بھائی (مسلمان) کا ایسے طور پر ذکر کرنا کہ (اگر اوسکو خبر ہو تو) اوسکو ناگوار ہو عرض کیا گیا کہ یہ بتلائیے کہ اگر میرے (اوس) بھائی میں وہ بات ہو جو میں کہتا ہوں (یعنی اگر میں سچی برائی کرتا ہوں) آپنے فرمایا اگر اوسمیں وہ بات ہے جو تو کہتا ہے تب تو تو نے اوسکی غیبت کی اور اگر وہ بات نہیں ہے جو تو کہتا ہے تو تو نے اوسپر بہتان باندھا (مسلم) (ع۶) سفیان بن اسد حضرمی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ بہت بڑی خیانت کی بات ہے کہ تو اپنے بھائی (مسلمان) کو کوئی ایسی بات کہے کہ وہ اوسمیں تجھکو سچا سمجھ رہا ہے اور تو اوسمیں جھوٹ کہہ رہا ہے (ابوداؤد) (ع۷) حضرت معاذ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی (مسلمان) کو کسی گناہ سے عار دلاوے اسکو موت نہ آویگی جبتک کہ خود اس گناہ کو نہ کریگا (یعنی عار دلانیکا یہ وبال ہے اگر کسی خاص وجہ سے ظاہر نہ ہو اور بات ہے اور خیرخواہی سے نصیحت کرنیکا کچھ ڈر نہیں) (ترمذی) (ع۸) حضرت واثلہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی (مسلمان) کی (کسی دنیوی یا دینی بری) حالت پر خوشی مت ظاہر کر کبھی اللہ تعالےٰ اوسپر رحمت فرماوے اور تجھکو مبتلا کردے (ترمذی) (ع۹) عبدالرحمن بن

غنم اور اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندگان خدا میں سب سے بدتر وہ
لوگ ہیں جو چغلیاں پہونچاتے ہیں اور دوستوں میں جدائی ڈالوا دیتے ہیں الخ (احمد و بیہقی) (۱۰) حضرت ابن
عباس رضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی (مسلمان) سے نہ (خواہ مخواہ)
بحث کیا کرو اور نہ اوس سے (ایسی) دل لگی کرو (جو اوسکو ناگوار ہو) اور نہ اوس سے کوئی ایسا وعدہ کرو جسکو تو
پورا نہ کرے (ترمذی) **ف** البتہ اگر کسی عذر کے سبب پورا نہ کر سکے تو معذور ہے چنانچہ زید بن ارقم نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اوسوقت پورا کرنیکی نیت
تھی مگر پورا نہیں کر سکا اور (اگر آنے کا وعدہ تھا تو) وقت پر نہ آسکا (اسکا یہی مطلب ہے کہ کسی عذر کے سبب ایسا
ہو گیا) تو اوسپر گناہ نہ ہو گا (ابو داؤد و ترمذی) (۱۱) عیاض مجاشعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھپر وحی فرمائی ہے کہ سب آدمی تواضع اختیار کرو یہانتک کہ کوئی کسی پر فخر
نہ کرے اور کوئی کسی پر زیادتی نکرے (کیونکہ فخر اور ظلم تکبر ہی سے ہوتا ہے) (مسلم) (۱۲) حضرت جریر بن عبد اللہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں
کرتا (بخاری و مسلم) (۱۳) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
بیوہ اور غریبوں کے کاموں میں سعی کرے وہ (ثواب میں) اوس شخص کے مثل ہے جو جہاد میں سعی کرے (بخاری
۴۸ و مسلم) (۱۴) حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور وہ شخص جو کسی
یتیم کو اپنے ذمہ رکھے خواہ وہ یتیم اسکا (کچھ لگتا) ہو اور خواہ غیر کا ہو ہم دونوں جنت میں اسطرح ہونگے اور آپنے
شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ فرمایا اور دونوں میں تھوڑا سا فرق بھی کر دیا کیونکہ نبی اور غیر نبی میں
فرق تو ضروری ہے مگر حضور کی ساتھ جنت میں رہنا کیا تھوڑی بات ہے (بخاری) (۱۵) نعمان بن بشیر سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مسلمانوں کو باہمی ہمدردی اور باہمی محبت اور باہمی شفقت
میں ایسا دیکھو گے جیسے (جاندار) بدن ہوتا ہے کہ جبکہ اسکے ایک عضو میں تکلیف ہوتی ہے تو تمام بدن بد
خوابی اور بیماری میں اوسکا ساتھ دیتا ہے (بخاری و مسلم) (۱۶) حضرت ابو موسیٰ رضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ کے پاس کوئی سائل یا کوئی صاحب حاجت آتا تو آپ (صحابہ سے)
فرماتے کہ تم سفارش کر دیا کرو تمکو ثواب ملیگا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہے حکم دیدے (یعنی
میری زبان سے وہی نکلے گا جو اللہ تعالیٰ کو دلوانا ہو گا مگر تمکو مفت کا ثواب ملجاویگا اور یہ اوسوقت ہے جب جس سے
سفارش کیجاوے اوسکو گرانی نہ ہو جیسا یہاں حضور نے خود فرمایا) (بخاری و مسلم) (۱۷) حضرت انس رض سے روایت
ہے کہ اپنے بھائی (مسلمان) کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو خواہ مظلوم ہو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم
ہونیکی حالت میں تو مدد کر دوں مگر ظالم ہونیکی حالت میں کیسے مدد کروں آپنے فرمایا اوسکو ظلم سے روک
دے یہی تمہاری مدد کرنا ہے اوس ظالم کی (بخاری و مسلم) (۱۸) حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اوسپر ظلم کرے اور نہ کسی مصیبت میں
اوسکا ساتھ چھوڑ دے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکی حاجت میں رہتا
ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی کوئی سختی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں میں سے اوسکی سختی دور
کریگا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوسکی پردہ پوشی کریگا (بخاری و مسلم)
(ع ۱۹) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں یہ فرمایا آدمی کیلئے یہ شر
کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر سمجھے (یعنی اگر کسی میں یہ بات ہو اور کوئی شر کی بات نہ ہو تب بھی اوسمیں شر
کی کمی نہیں) مسلمان کی ساری چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اوسکی جان اور اوسکا مال اور اوسکی آبرو (یعنی
نہ اوسکی جان کو تکلیف دینا جائز نہ اوسکے مال کا نقصان کرنا اور نہ اوسکی آبرو کو کوئی صدمہ پہونچانا مثلاً اوسکا
عیب کھولنا اوسکی غیبت کرنا وغیرہ) (مسلم) (ع ۲۰) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم اوس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے کوئی بندہ (پورا) ایماندار نہیں بنتا یہانتک کہ اپنے بھائی
(مسلمان) کیلئے وہی بات پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے (بخاری و مسلم) (ع ۲۱) حضرت انسؓ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں نہ جاویگا جس کا پڑوسی اوسکے خطرات سے مطمئن
نہ ہو (یعنی اوس سے اندیشہ ضرر کا لگا رہے) (مسلم) (ع ۲۲) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہماری جماعت سے خارج ہے جو ہمارے کم عمر پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑی عمر والے ۳۵
کی عزت نہ کرے اور نیک کام کی نصیحت نہ کرے اور برے کام سے منع نہ کرے (کیونکہ یہ بھی مسلمان کا حق ہے
کہ موقع پر اوسکو دین کی باتیں بتلا دیا کرے مگر نرمی اور تہذیب سے) (ترمذی) (ع ۲۳) حضرت انسؓ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے سامنے اوسکے مسلمان بھائی کی غیبت ہوتی ہو اور وہ
اوسکی حمایت پر قادر ہو اور اوسکی حمایت کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اوسکی حمایت فرماویگا اور اگر
اوسکی حمایت نہ کی حالانکہ اوسکی حمایت پر قادر تھا تو دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اوسپر گرفت فرماویگا (شرح سنہ)
(ع ۲۴) عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (کسی کا) کوئی عیب
دیکھے پھر اوسکو چھپالے (یعنی دوسروں سے ظاہر نہ کرے) تو وہ (ثواب میں) ایسا ہوگا جیسے کسی نے
زندہ درگور لڑکی کی جان بچالی (کہ قبر سے اوسکو زندہ نکال لیا) (احمد و ترمذی) (ع ۲۵) حضرت ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں ہر ایک شخص اپنے بھائی کا آئینہ ہے پس اگر
اوس (اپنے بھائی) میں کوئی گندی بات دیکھے تو اوس سے (اسطرح) دور کردے (جیسے آئینہ داغ دھبہ
چہرہ کا اس طرح صاف کر دیتا ہے کہ صرف عیب والے پر تو ظاہر کر دیتا ہے اور کسی پر ظاہر نہیں کرتا اسی طرح
اس شخص کو چاہیئے کہ اسکے عیب کی خفیہ طور پر اصلاح کردے فضیحت نکرے (ترمذی) (ع ۲۶) حضرت عائشہؓ
سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو اونکے مرتبہ پر رکھو (یعنی ہر شخص سے اوسکے مرتبہ کے

موافق برتاؤ کرو سبکو ایک لکڑی مت ہانکو) (ابوداؤد) (ع۲۷) حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے وہ
کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے وہ شخص (پورا) ایماندار نہیں جو خود اپنا
پیٹ بھر لے اور اوسکا پڑوسی اوسکی برابر میں بھوکا رہے (بیہقی) (ع۲۸) حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن الفت (اور لگاؤ) کا محل (اور خانہ) ہے اور اوس شخص میں
خیر نہیں جو کسی سے نہ خود الفت رکھے اور نہ اس سے کوئی الفت رکھے (یعنی سب سے روکھا اور الگ رہے کسی سے
میل ہی نہ ہو باقی دین کی حفاظت کیلئے کسی سے تعلق نہ رکھنا یا کم رکھنا وہ اس سے مستثنی ہے) (احمد و بیہقی)
(ع۲۹) حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص میری امت میں سے کسیکی حاجت پوری
کرے صرف اس نیت سے کہ اوسکو مسرور (اور خوش) کرے سو اوس شخص نے مجھکو مسرور کیا اور جس نے مجھکو مسرور
کیا اوس نے اللہ تعالے کو مسرور کیا اور جسنے اللہ تعالی کو مسرور کیا اللہ تعالی اوسکو جنت میں داخل فرماویگا (بیہقی)
(ع۳۰) نیز حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی پریشان حال آدمی کی
امداد کرے اللہ تعالی اوسکے لئے تہتر ۷۳ مغفرت لکھیگا جنمیں ایک مغفرت تو اوسکے تمام کاموں کی اصلاح کیلئے کافی
ہے اور بہتر ۷۲ مغفرت قیامت کے دن اوس کیلئے درجات ہو جاوینگے (بیہقی) (ع۳۱) حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے یا ویسے ہی ملاقات کیلئے جاتا ہے
تو اللہ تعالی فرماتا ہے تو بھی پاکیزہ ہے اور تیرا چلنا بھی پاکیزہ ہے تو نے جنت میں اپنا مقام بنالیا ہے (ترمذی) ۴۰
(ع۳۲) حضرت ابوایوب انصاری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کیلئے یہ بات حلال
نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کردے اسطرح سے کہ دونوں ملیں اور یہ ادہر کو منہ پھیر لے
اور وہ اودہر کو منہ پھیر لے اور ان دونوں میں اچھا وہ شخص ہے جو پہلے سلام کرلے (بخاری و مسلم) (ع۳۳)
حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے کو بدگمانی سے بچاؤ کہ گمان سب سے
جھوٹی بات ہے اور کسی کی مخفی حالت کی کرید مت کرو نہ اچھی حالت کی نہ بری حالت کی اور نہ دھوکہ دینے کو کسی چیز کے دام
بڑھاؤ اور نہ آپسمیں حسد کرو نہ بغض رکھو اور نہ پیٹھ پیچھے غیبت کرو اور اے اللہ کے بندو سب بھائی بھائی ہو کر رہو اور
ایک روایت میں ہے نہ ایک دوسرے پر رشک کرو (بخاری و مسلم) (ع۳۴) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے حقوق مسلمان پر چھ ہیں (اوسوقت انہی چھ کے ذکر کا موقع تھا) عرض کیا گیا یا رسول اللہ
وہ کیا ہیں آپ نے فرمایا جب ۱ اوس سے ملنا ہو اوسکو سلام کرو اور جب ۲ وہ تمکو بلاوے تو قبول کرو اور جب ۳ تمسے خیر خواہی چاہے
اوسکی خیر خواہی کرو اور جب ۴ چھینک لے اور الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہو اور جب ۵ بیمار ہو جاوے اوسکی عیادت کرو اور
جب ۶ مرجاوے اوسکی جنازہ کیساتھ جاؤ (مسلم) (ع۳۵) حضرت صدیق اکبر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ملعون ہے
جو کسی مسلمان کو ضرر پہونچاوے یا اسکی ساتھ فریب کرے (ترمذی) (یہ سب حدیثیں مشکوٰۃ میں ہیں) یہ تو عام مسلمانوں کے کثیر الوقوع حقوق ہیں اور
خاص اسباب سے اور خاص حالات سے خاص حقوق بھی ہیں جنکو ملنے بقدر ضرورت رسالہ حقوق الاسلام میں لکھدیا ہے سب کے ادا کی خوب کوشش رکھو
کیونکہ اسمیں بہت بے پروائی ہو رہی ہے اللہ تعالے توفیق بخشے۔ کتبہ اشرف علی تھانوی ؒ

روح دہم اپنی جان کے حقوق ادا کرنا جسکی وجہ یہ ہے کہ ہماری جان بھی اللہ تعالیٰ کی ملک ہے جو ہم کو بطور امانت کے دے رکھی ہے اسلئے اُسکے حکم کے موافق اُس کی حفاظت ہمارے ذمہ ہے اور اُسکی حفاظت ایک یہ ہے کہ اُسکی صحت کی حفاظت کرے دوسرے اُسکی قوت کی حفاظت کرے تیسرے اُسکی جمعیت کی حفاظت کرے یعنی اپنے اختیار سے ایسا کوئی کام نہ کرے جسمیں جان میں پریشانی پیدا ہو جاوے کیونکہ ان چیزوں میں خلل آجانے سے دین کے کاموں کی ہمت نہیں رہتی نیز دوسرے حاجتمندوں کی خدمت اور امداد نہیں کرسکتا نیز کبھی کبھی ناشکری اور بیصبری سے ایمان کھو بیٹھتا ہے اس بارہ میں چند آیتیں اور حدیثیں لکھی جاتی ہیں (۱) اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول نعمتوں کے شمار میں ارشاد فرمایا جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجکو شفا دیتا ہے (شعراء) **ف** اس سے صحت کا مطلوب ہونا صاف معلوم ہوتا ہے (۲) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اُن (دشمنوں) کے لیئے جسقدر تم سے ہو سکے قوت تیار رکھو (انفال) **ف** اسمیں قوت کی حفاظت کا صاف حکم ہے مسلم میں عقبہ بن عامر کی روایت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی تفسیر تیر اندازی کے ساتھ منقول ہے اور اسکو قوت اسلئے فرمایا کہ اس سے دین اور دل میں بھی مضبوطی ہوتی ہے اور اسمیں دوڑنا بھاگنا جو پڑتا ہے تو بدن میں بھی مضبوطی ہوتی ہے اور یہ اُس زمانہ کا ہتھیار تھا اس زمانہ میں جو ۱۸
ہتھیار ہیں وہ تیر کے حکم میں ہیں اور اس مضمون کا بقیہ حدیث ۱۳ کے ذیل میں آئیگا (۳) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور (مال کو) بیموقع مت اُڑاؤ **ف** مال کی تنگی سے جان میں پریشانی ہوتی ہے اس پریشانی سے بچنے کا حکم دیا گیا اور جن امور سے اس سے بھی زیادہ پریشانی ہو جاوے اُن سے بچنے کا تو اور زیادہ حکم ہوگا اس سے جمعیت کا مطلوب ہونا معلوم ہوا آگے حدیثیں ہیں ۱ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شب بیداری اور نفل روزہ میں زیادتی کی ممانعت میں) فرمایا کہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے (بخاری ومسلم) **ف** مطلب یہ کہ زیادہ محنت کرنے سے اور زیادہ جاگنے سے صحت خراب ہو جائیگی اور آنکھیں آشوب کر آئیں گی (۲) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اُن کے بارہ میں کثرت سے لوگ ٹوٹے میں رہتے ہیں (یعنی اُن سے کام نہیں لیتے جس سے دینی نفع ہو) ایک صحت دوسری بیفکری (بخاری) **ف** اس سے صحت اور بیفکری کا ایسی نعمت ہونا معلوم ہوا کہ اُن سے دین میں مدد ملتی ہے اور بیفکری اُسوقت ہوتی ہے کہ کافی مال پاس ہو اور کوئی پریشانی بھی نہ ہو تو اس سے افلاس اور پریشانی سے بچے رہنے کی کوشش کرنیکا مطلوب ہونا بھی معلوم ہوا ۳ عمرو بن میمون اودی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا پانچ چیزوں (کے آنے) سے پہلے غنیمت سمجھو (اور ان کو دین کے کاموں کا ذریعہ بنالو) جوانی کو بوڑھاپے سے پہلے (غنیمت سمجھو) اور صحت کو بیماری سے پہلے اور مالداری کو افلاس سے پہلے اور بےفکری کو پریشانی سے پہلے اور زندگی کو مرنے سے پہلے (ترمذی)

ف معلوم ہوا کہ جوانی میں جو صحت وقوت ہوتی ہے وہ اور بےفکری اور مالی گنجایش بڑی نعمتیں ہیں (۴) عبید اللہ ابن محصن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں اس حالت میں صبح کرے کہ اپنی جان میں (پریشانی سے) امن میں ہو اور اپنے بدن میں (بیماری سے) عافیت میں ہو اور اس کے پاس اس دن کے کھانے کو ہو (جس سے بھوکا رہنے کا اندیشہ نہ ہو) تو یوں سمجھو کہ اس کے لیے ساری دنیا سمیٹ کر دیدی گئی (ترمذی)

ف اس سے بھی صحت اور امن و عافیت کا مطلوب ہونا معلوم ہوا (۵) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حلال دنیا کو اس لیے طلب کرے کہ مانگنے سے بچا رہے اور اپنے اہل و عیال کے (ادائے حقوق کیلئے) کمایا کرے اور اپنے پڑوسی پر توجہ رکھے تو اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ایسی حالت میں ملیگا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند جیسا ہوگا الخ (بیہقی و ابونعیم) **ف** معلوم ہوا کہ کسب مال بقدر ضرورت تن بچانے کیلئے اور ادائے حقوق کیلئے بڑی فضیلت ہے، اس سے جمعیت کا مطلوب ہونا معلوم ہوا (۶)
حضرت ابوذر رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دنیا کی بے رغبتی (جس کا کہ حکم ہے) نہ حلال کو ۴۲
حرام کرنے سے ہے اور نہ مال کے ضائع کرنے سے الخ (ترمذی و ابن ماجہ) **ف** اسمیں صاف برائی ہے مال کے برباد کرنیکی کیونکہ اس سے جمعیت جاتی رہتی ہے (۷) حضرت ابوالدرداء رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں چیزیں اتاریں اور ہر بیماری کیلئے دوا بھی بنائی سو تم دوا کیا کرو اور حرام چیز سے دوا مت کرو (ابوداؤد) **ف** اسمیں صاف حکم ہے تحصیل صحت کا (۸) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معدہ بدن کا حوض ہے اور رگیں اسکے پاس (غذا حاصل کرنے) آتی ہیں سو اگر معدہ درست ہوا تو وہ رگیں صحت لیکر جاتی ہیں اور اگر معدہ خراب ہوا تو رگیں بیماری لیکر جاتی ہیں (شعب الایمان بیہقی) **ف** اسمیں معدہ کی خاص رعایت کا ارشاد ہے (۹) ام منذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک قصہ میں) حضرت علی رض سے فرمایا یہ (کھجور) مت کھاؤ تم کو نقاہت ہے پھر میں نے چقندر اور جو تیار کیا آپ نے فرمایا اے علی اسمیں سے لو وہ تمہارے موافق ہے (احمد و ترمذی و ابن ماجہ) **ف** اس حدیث سے بدپرہیزی کی ممانعت معلوم ہوئی کہ مضر صحت ہے (۱۰) حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے اے اللہ میں آپکی پناہ مانگتا ہوں بھوک سے وہ بھوک برا ہمخواب ہے الخ (ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ) **ف** مرقاۃ میں طیبی سے پناہ مانگنے کا سبب نقل کیا ہے کہ اس سے قویٰ ضعیف ہوجاتے ہیں اور دماغ پریشان ہوجاتا ہے اھ اس سے صحت و قوت و جمعیت کا مطلوب

ہونا ثابت ہوا کیونکہ زیادہ بھوک سے یہ سب نعمتیں ہو جاتے ہیں اور بھوک کی جو فضیلت آئی ہے وہ ایسی ہی ہے جیسے بیماری کی فضیلت آئی ہے اس سے بھوک اور بیماری کا مطلوب التحصیل ہونا لازم نہیں آتا (۱۱) عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تیر اندازی بھی کیا کرو اور سواری بھی کیا کرو الخ (ترمذی ابن ماجہ ابو داؤد و دارمی)

ف سواری سیکھنا بھی ایک ورزش ہے جس سے قوت بڑھتی ہے (۱۲) ان ہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس نے تیر اندازی سیکھی پھر چھوڑ دی وہ ہم میں سے نہیں یا یوں فرمایا کہ اس نے نافرمانی کی (مسلم) **ف** اس سے کسقدر تاکید معلوم ہوتی ہے قوت کی حفاظت کی اور اسکی قوت ہونیکا بیان آیت ۲ کے ذیل میں گذر چکا ہے اور ان دو حدیثوں کے اس مضمون کا بقیہ اگلی حدیث کی ذیل میں آتا ہے ۱۳ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوت والا مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کم قوت والے مومن سے بہتر اور زیادہ پیارا ہے اور یوں سب میں خوبی ہے الخ (مسلم) **ف** جب قوت اللہ کے نزدیک ایسی پیاری چیز ہے تو اوسکو باقی رکھنا اور بڑھانا اور جو چیزیں قوت کم کرنے والی ہیں ان سے احتیاط رکھنا یہ سب مطلوب ہوگا جیسے غذا کا بہت کم کر دینا نیند کا بہت کم کر دینا ہم بستری میں حد قوت سے آگے زیادتی کرنا ایسی چیز کھانا جس سے بیماری ہو جاوے یا بد پرہیزی کرنا جس سے بیماری بڑھ جائے یا جلدی جاوے یہ سب داخل ہوگیا ان سب سے بچنا چاہیئے اسی طرح قوت بڑھانے میں ورزش کرنا دوڑنا پیادہ چلنے کی عادت کرنا جن اسلحہ کی قانون سے اجازت ہے یا اجازت حاصل ہو سکتی ہے ان کی مشق کرنا یہ سب داخل ہے ۴۳

مگر حد شرع و حد قانون سے باہر نہ ہونا چاہیئے کیونکہ اس سے جمعیت و راحت جو کہ شرعاً مطلوب ہے برباد ہوتی ہے ۱۴ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار قافلہ ہے (مالک ترمذی ابو داؤد و نسائی) **ف** یہ اسوقت تھا جبکہ اکیلے دوکیلے کو دشمن کا خطرہ تھا اس سے ثابت ہے کہ اپنی حفاظت کا سامان ضروری ہے (۱۵) ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ لوگ جب کسی منزل میں اوترتے تو گھاٹیوں میں اور نشیب میدانوں میں متفرق ہو جاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمہارا گھاٹیوں اور نشیب میدانوں میں متفرق ہو جانا یہ شیطان کی طرف سے ہے (اسلئے کہ اگر کسی پر آفت آوے تو دوسروں کو خبر بھی نہ ہو) اسکے بعد جس منزل پر اوترتے ایک دوسرے سے اسطرح مل جاتے کہ یہ بات کہی جاتی تھی کہ اگر ان سب پر ایک کپڑا بچھا دیا جاوے تو سب پر آجاوے۔ (ابو داؤد) **ف** اس سے بھی اپنی احتیاط اور حفاظت کی تاکید ثابت ہوتی ہے (۱۶) ابو السائب حضرت ابو سعید خدری رضی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک اجازت لینے والے سے) فرمایا کہ اپنا ہتیار ساتھ لیلو مجھکو بنی قریظہ سے (جو کہ یہودی اور دشمن تھے) اندیشہ ہے چنانچہ اس شخص نے ہتیار لیلیا اور گھر کو چلا الخ (مسلم) **ف** جس موقع پر دشمنوں سے ایسا اندیشہ ہو اپنی حفاظت کیلئے جان ہتیار اپنے ساتھ رکھنے کا اس سے ثبوت ہوتا ہے (۱۷) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی سے روایت ہے کہ ہم لوگ بدر کے دن

تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر تھے اور ابو لبابہ اور حضرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک سواری تھے جب حضور اقدس کے چلنے کی باری آتی تو وہ دونوں عرض کرتے کہ ہم آپ کی طرف سے پیادہ چلیں گے آپ فرماتے تم مجھسے زیادہ قوی نہیں ہو اور میں تم سے زیادہ ثواب سے بے نیاز نہیں ہوں (یعنی پیادہ چلنے میں جو ثواب ہے اُسکی مجھکو بھی حاجت ہے) (شرح سنہ) **ف** اس سے ثابت ہوا کہ پیادہ چلنے کی بھی عادت رکھے زیادہ آرام طلب نہ ہو

(۱۸) حضرت فضالہ ابن عبید سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو زیادہ آرام طلبی سی منع فرماتے تھے اور ہمکو حکم دیتے تھے کہ کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی چلا کریں (ابو داؤد) **ف** اسمیں بھی وہی بات ہے جو اس پہلی حدیث میں تھی اور ننگے پاؤں چلنا اس سے زیادہ (۱۹) ابن ابی حدرد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تنگی سے گذر کرو اور موٹا چلن رکھو اور ننگے پاؤں چلا کرو (جمع الفوائد از کبیر و اوسط) **ف** اسمیں کئی مصلحتیں ہیں مضبوطی وجفاکشی وآزادی (۲۰) حضرت حذیفہ سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کو لائق نہیں کہ اپنے نفس کو ذلیل کرے عرض کیا گیا یا رسول اللہ اس کا کیا مراد ہے فرمایا نفس کو ذلیل کرنا یہ ہے کہ ایسی بلا کہ سہار نہ سکے اس کا سامنا کرے (تیسیر از ترمذی) **ف** وجہ ظاہر ہے کہ ایسا کرنے سے پریشانی بڑھتی ہے اسمیں تمام وہ کام آگئے جو اپنے قابو کے نہوں بلکہ اگر کسی مخالف کی طرف سے بھی کوئی شورش ظاہر ہو تو حکام کے ذریعہ سے اسکی مدافعت کرو خواہ وہ خود انتظام کردیں ۴۴
خواہ تمکو انتقام کی اجازت دیدیں اور اگر خود حکام ہی کی طرف سے کوئی ناگوار واقعہ پیش آوے تو تہذیب سے اپنی تکلیف کی اطلاع کردو اگر پھر بھی حسب مرضی انتظام نہ ہو تو صبر کرو اور عمل سے یا زبان سے یا قلم سے مقابلہ مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ تمھاری مصیبت دور ہو یہ تین آیتیں ہیں اور بیس حدیثیں جنمیں بجز دو اخیر کے کہ انکے ساتھ کتاب کا نام لکھا ہے باقی سب مشکوۃ سے لیگئی ہیں (**نوٹ الف**) ان آیات واحادیث سے صحت و قوت و جمعیت یعنی امن و عافیت وراحت کا مطلوب ہونا صاف صاف ظاہر ہے جسکی تقریر جابجا کردی گئی (**نوٹ ب**) جو افعال ان مقاصد مذکورہ میں خلل انداز ہوں اگر وہ مقاصد واجب ہوں اور خلل یقینی اور شدید ہے تو وہ افعال حرام ہیں ورنہ مکروہ (**نوٹ ج**) اگر بدون بندہ کے اختیار کے محض من جانب اللہ ایسے واقعات پیش آجاویں جن سے یہ مقاصد صحت وقوت وطمانینت وغیرہا برباد ہوجاویں تو پھر ان مصائب پر ثواب ملتا ہے اور مدد غیبی بھی ہوتی ہے پریشانی نہیں ہوتی اسلئے اُسپر صبر کرے اور خوش رہے۔ انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام سبکے ساتھ ایسا معاملہ ہوا ہے جس سے قرآن اور حدیث بھرے ہوئے ہیں۔

کتبہ **اشرف علی عفی عنہ**

روح یازدہم - نماز کی پابندی کرنا - کچھ آیتیں اور زیادہ حدیثیں اس بارہ میں نقل کرتا ہوں۔
آیات (۱) (خدا تعالیٰ سے ڈرنے والوں کی صفات میں فرمایا) اور وہ لوگ نماز کو ٹھیک ٹھیک
ادا کرتے ہیں (شروع سورۂ بقرہ) **ف** اسمیں اچھی طرح پڑھنا اور وقت پر پڑھنا اور ہمیشہ پڑھنا سب
آگیا (۲) اور نماز کو ٹھیک ٹھیک ادا کرو (ربع الم) **ف** ایسے الفاظ سے نماز کا حکم قرآن مجید میں بہت
ہی کثرت سے جابجا آیا ہے (۳) اے ایمان والو (طبیعتوں میں سے غم ہلکا کرنے کے بارہ میں) صبر اور
نماز سے سہارا (اور مدد) لو (شروع سیقول) **ف** اسمیں نماز کی ایک خاص خاصیت مذکور ہے جسکی
ہر شخص کو ضرورت ہوتی ہے (۴) محافظت کرو سب نمازوں کی (اور اسی کے اخیر میں فرمایا) پھر اگر
تمکو (باقاعدہ نماز پڑھنے میں کسی دشمن وغیرہ کا) اندیشہ ہو تو تم کھڑے کھڑے یا سواری پر چڑھے
چڑھے (جس طرح بن سکے خواہ قبلہ کیطرف بھی منہ نہ ہو اور گو رکوع اور سجدہ صرف اشارہ ہی سے
ممکن ہو) پڑھ لیا کرو (اس حالت میں بھی اسپر محافظت رکھو اسکو ترک مت کرو) (قریب ختم سیقول)
ف غور کرو کسقدر تاکید ہے نماز کی کہ ایسی سخت حالت میں بھی چھوڑنے کی اجازت نہیں (۵)
(اگر دشمن کے مقابلہ کیموقع پر اندیشہ ہو کہ اگر سب نماز میں لگ جاوینگے تو دشمن موقع پاکر حملہ
کر بیٹھے گا) تو (ایسی حالت میں) یوں چاہیئے کہ (جماعت کے دو گروہ ہو جاویں پھر) انمیں سے ۴۵
ایک گروہ کو آپ کے ساتھ (جب آپ تشریف رکھتے تھے اور آپکے بعد جو امام ہو اسکے ساتھ نماز میں)
کھڑے ہو جاویں (اور دوسرا گروہ نگہبانی کیلئے دشمن کے مقابل کھڑے ہو جاویں تاکہ دشمن کو
دیکھتے رہیں آگے ارشاد ہے کہ) پھر جب یہ لوگ (آپ کے ساتھ) سجدہ کر چکیں (یعنی ایک رکعت
پوری کر لیں) تو یہ لوگ (نگہبانی کے لیے) تمھارے پیچھے ہو جائیں اور دوسرا گروہ جنھوں نے
ابھی نماز نہیں پڑھی (یعنی شروع بھی نہیں کی وہ بجائے اس پہلے گروہ کے امام کے
قریب آجاوے) اور آپ کے ساتھ نماز (کی ایک رکعت جو باقی رہی ہے اسکو) پڑھ لیں
(یہ تو ایک ایک رکعت ہوئی اور دوسری رکعت اس طرح پڑھیں گے کہ جب امام دو رکعت پر سلام پھیر دے تو
دونوں گروہ اپنی ایک ایک رکعت بطور خود پڑھ لیں اور اگر امام چار رکعت پڑھے تو ہر گروہ کو
دو دو رکعت پڑھاوے اور دو دو اپنے طور پر پڑھ لیں اور مغرب میں ایک گروہ کو دو رکعت پڑھا
دے اور ایک گروہ کو ایک رکعت) **ف** غور کرو نماز کسقدر ضروری چیز ہے کہ ایسی کشاکشی
میں بھی چھوڑنے کی اجازت نہیں دی گئی مگر ہماری مصلحت کیلئے اسکی صورت بدل دی (۶)
اے ایمان والو جب تم نماز کو اٹھنے لگو (آگے وضو اور غسل کا حکم ہے پھر ارشاد ہے کہ)

اگر تم بیمار ہو (اور پانی کا استعمال مضر ہو آگے اور عذروں کا بیان ہے جنمیں پانی نہ ملنے کی ہی ایک
صورت ہے) تو (اُن سب میں) تم پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو (شروع سورہ مائدہ) **ف** دیکھو بیماری
میں اگر پانی سے نقصان ہو یا پانی نہ ملتا ہو تب تو وضو اور غسل کی جگہ تیمم ہوگیا ایسے ہی نماز
میں آسانی ہوگئی کہ اگر کھڑا ہونا مشکل ہو تو بیٹھنا جائز ہوگیا اگر بیٹھنے سے بھی تکلیف ہو تو لیٹنا جائز
ہوگیا لیکن نماز معاف نہیں ہوئی (۷) (شراب اور جوئے کے حرام ہونے کی وجہ میں
یہ بھی فرمایا) اور شیطان یوں چاہتا ہے کہ اس شراب اور جوئے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ
کی یاد سے اور نماز سے (جو کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کا سب سے افضل طریقہ ہے) تمکو باز رکھے
(شروع واذا سمعوا) **ف** دیکھو نماز کی کسقدر شان ظاہر ہوتی ہے کہ جو چیز اس سے روکنے
والی تھی اُسکو حرام کر دیا تاکہ نماز میں خلل نہو (۸) ایک ایسی جماعت کے بارہ میں جنھوں
نے ہر طرح سے اسلام کو ضرر اور اہل اسلام کو اذیت پہونچائی تھی ارشاد ہے کہ) اگر یہ
لوگ (کفر سے) توبہ کر لیں (یعنی مسلمان ہو جائیں) اور (اُس اسلام کو ظاہر بھی کر دیں مثلاً)
نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں وہ تمہارے دینی بھائی ہو جائیں گے (اور پچھلا کیا
ہوا سب معاف ہو جاویگا) (شروع سورہ براۃ) **ف** اس آیت میں نماز کو اسلام کی علامت ۴۶
فرمایا ہے یہاں تک کہ اگر کسی کافر کو کسی نے کلمہ پڑھتے نہ سنا ہو مگر نماز پڑھتے دیکھے
تو سب علماء کے نزدیک واجب ہے کہ اسکو مسلمان سمجھیں اور زکوٰۃ کی کوئی خاص صورت
نہیں اسلئے وہ اس درجہ کی علامت نہیں (۹) (ایک جماعت انبیاء کا ذکر فرما کر
اُن کے بعد کے ناخلف لوگوں کا ذکر فرماتے ہیں کہ) اُن کے بعد (بعضے) ایسے ناخلف
پیدا ہوئے جنھوں نے نماز کو برباد کیا (اس سے تھوڑا آگے فرماتے ہیں کہ) یہ لوگ
عنقریب (آخرت میں) خرابی دیکھیں گے (مراد عذاب ہے) (قریب ختم سورہ مریم)
ف دیکھو نماز کے ضائع کرنے والوں کے لئے عذاب کی کیسی وعید سنائی (۱۰) اور اپنے
متعلقین کو نماز کا حکم کیجیے اور خود بھی اس کے پابند رہیے (آخر سورۂ طٰہٰ) **ف** یہ حکم ہے
جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو تاکہ دوسرے سننے والے سمجھیں کہ جب آپ کو نماز معاف
نہیں تو اوروں کو تو کیسے معاف ہو سکتی ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جیسا خود پابند
رہنا ضروری ہے اسیطرح اپنے گھر والوں کو بھی نماز کی تاکید رکھنا ضروری ہے۔ اور
بہت آیتیں ہیں اس وقت ان ہی پر کفایت کی گئی۔

احادیث (نمبر ۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ تو اگر کسی کے دروازہ پر ایک نہر ہو اور آدمی وہ ہر روز پانچ بار غسل کیا کرے تو کیا اس کا کچھ میل کچیل باقی رہ سکتا ہے لوگوں نے عرض کیا کہ کچھ بھی میل کچیل نہ رہیگا آپ نے فرمایا کہ یہی حالت ہے پانچوں نمازوں کی کہ اللہ تعالیٰ اُن کے سبب گناہوں کو مٹا دیتا ہے (بخاری و مسلم) **ف** اس سے کتنی بڑی فضیلت نماز کی ثابت ہوتی ہے اور مسلم کی ایک حدیث میں اجتناب کبائر کو شرط فرمایا ہے مگر یہ کیا تھوڑی دولت ہے (نمبر ۲) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کے اور کفر کے درمیان بس ترک نماز کی کسر ہے (جب ترک نماز کیا وہ کسر مٹ گئی اور کفر آگیا چاہے بندہ کے اندر نہ آوے پاس ہی آجاوے مگر دوری تو نہ رہی) (مسلم) **ف** دیکھو نماز چھوڑنے پر کتنی بڑی وعید ہے کہ وہ بندہ کو کفر کے قریب کر دیتا ہے (نمبر ۳) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص اسپر محافظت رکھے گا وہ قیامت کے روز اس کیلیے روشنی اور دستاویز اور نجات ہوگی اور جو شخص اسپر محافظت نہ کرے وہ اس کے لئے نہ روشنی ہوگی اور نہ دستاویز ۴۷
اور نہ نجات اور وہ شخص قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (یعنی دوزخ میں اگرچہ ان کے ساتھ ہمیشہ کیلئے نہ رہے مگر ہونا بھی بڑی سخت بات ہے) (احمد و دارمی و بیہقی شعب الایمان) (نمبر ۴) حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور لوگوں کے درمیان جو ایک عہد کی چیز (یعنی عہد کا سبب) ہے وہ نماز ہے پس جس شخص نے اسکو ترک کر دیا وہ (برتاؤ کے حق میں) کافر ہوگیا (یعنی ہم اس کے ساتھ کافر کا سا برتاؤ کرینگے کیونکہ اور کوئی علامت اسلام کی انمیں نہیں پائی جاتی کیونکہ وضع و لباس و گفتگو سب مشترک تھی تو ہم کافر ہی سمجھیں گے) (احمد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ) **ف** اس سے یہ تو ثابت ہوا کہ ترک نماز بھی ایک علامت ہے کفر کی گو کوئی دوسری اسلامی علامت ہوتے ہوئے ترک نماز سے کافر نہیں مگر کفر کی علامت کو اختیار کرنا کیا تھوڑی بات ہے (نمبر ۵) عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور انکو باپ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کو نماز کی تاکید کرو جب وہ سات برس کے ہوں اور اسپر انکو مارو جب وہ دس برس کے ہوں (ابو داؤد) (یہ حدیثیں مشکوٰۃ میں ہیں) (نمبر ۶) حضرت ابی العسیرؓ سے روایت ہے کہ دو شخص قبیلہ خزاعہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسلمان ہوئے انمیں ایک شہید

ہوگیا اور دوسرا برس روز پیچھے (موت طبعی سی) مرا طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں میں نے پیچھے مرنیوالے کو (خواب
میں) دیکھا کہ اس شہید سے پہلے جنت میں داخل کیا گیا مجکو بہت تعجب ہوا صبح کو میں نے اس کا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس (مرنے والے) نے اس
(شہید) کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے اور برس روز تک ہزاروں رکعتیں پڑھیں (اگر صرف فرض و
واجب و سنت موکدہ ہی لیجاویں تو دس ہزار رکعت کی قریب ہوتی ہیں یعنی اس لیے وہ شہید سے بڑھ گیا)
(احمد و ابن ماجہ و ابن حبان و بیہقی) **ف** ابن ماجہ و ابن حبان نے اتنا اور زیادہ روایت کیا کہ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں کے درجوں میں اتنا فرق ہے کہ آسمان و زمین کے فاصلہ
سے بھی زیادہ فقط اور ظاہر ہے کہ زیادہ دخل اس فضیلت میں نماز ہی کو ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسی کی کثرت کا بیان بھی فرمایا تو نماز ایسی چیز ٹھیری کہ اسکی بدولت شہید سے بھی بڑا رتبہ مل
جاتا ہے (۷) حضرت جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں آپنے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے (دارمی) **ف** نماز ہی کا نام لینا صاف بتلا رہا ہے
کہ وہ سب عبادات سے بڑھکر جنت میں لیجانے والی ہے (۸) عبد اللہ بن قرط سے روایت ہے
۴۸ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے اول جس چیز کا بندہ سے قیامت میں حساب ہوگا وہ
نماز ہے اگر وہ ٹھیک اتری تو اس کے سارے عمل ٹھیک اتریں گے اور اگر وہ خراب نکلی تو اسکے سارے عمل
خراب نکلیں گے (طبرانی اوسط) **ف** معلوم ہوتا ہے نماز کی برکت سب عبادات پر اثر کرتی ہے اس سے
بڑھکر کیا دلیل ہوگی بڑا عمل ہونیکی۔ (۹) ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
(ایک حدیث میں یہ بھی) فرمایا کہ جس کے پاس نماز نہیں (یعنی نماز نہ پڑھتا ہو) اس کے پاس دین نہیں نماز کو دین
سے وہ نسبت ہے جیسے سر کو دھڑ سے نسبت ہے (کہ سر نہ ہو تو دھڑ مردہ ہے اسیطرح نماز نہ ہو تو تمام اعمال بیجان ہیں)
(طبرانی اوسط و صغیر) **ف** جس چیز پر دین کا اتنا بڑا دارومدار ہو اسکو چھوڑکر کسی نیک عمل کو کافی سمجھنا
کتنی بڑی غلطی ہے (۱۰) حضرت حنظلہ کاتب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے
تھے جو شخص پانچ نماز کی محافظت کرے یعنی اُن کے رکوع کی بھی اُن کے سجدہ کی بھی اور ان کے وقتوں کی
بھی (یعنی انمیں کوئی کوتاہی نکرے) اور اسکا اعتقاد رکھے کہ سب نمازیں اللہ تعالی کی طرف سے حق ہیں
تو وہ جنت میں داخل ہوگا یا یہ فرمایا کہ اس کے لیے واجب ہوگی یا یہ فرمایا کہ وہ دوزخ پر حرام
ہوجاویگا (ان سب کا ایک ہی مطلب ہے) (احمد) یہ حدیثیں ترغیب میں ہیں یہ دس آیتیں دس حدیثیں
سب مل کر بیس ہوئیں اے مسلمانو اتنی آیتیں حدیثیں سنکر بھی نماز کی پابندی نکروگے۔ کتبہ **اشرف علی**

روح دوازدہم مسجد بنانا (اسمیں اُسکے بنانے میں مدد دینا مال سے یا جان سے اور اُسکے لیئے زمین دینا اُسکی ٹوٹی پھوٹی کی مرمت کرنا سب آگیا) اور اوسکے حقوق ادا کرنا (ان حقوق میں یہ سب باتیں آگئیں) یعنی ۱ اُس میں نماز پڑھنا خاصکر جماعت کے ساتھ ۲ اُسکو صاف رکھنا ۳ اُس کا ادب کرنا ۴ اُسکی خدمت کرنا ۵ وہاں کثرت سے حاضر رہنا اِس کے متعلق کچھ آیتیں اور حدیثیں لکھتا ہوں **آیات** ۱ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اُس شخص سے زیادہ اور کون ظالم ہوگا جو خدا تعالیٰ کی مسجدوں میں اُس کا ذکر (اور عبادت) کیئے جانے سے بندش کرے اور اُن کے ویران ہونے میں کوشش کرے (۲) ہاں اللہ کی مسجدوں کو (حقیقۃً) آباد کرنا اُن لوگوں کا کام ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں اور نماز کی پابندی کرتے ہوں اور زکوٰۃ دیتے ہوں اور بجز اللہ کے کسی سے نہ ڈرتے ہوں سو ایسے لوگوں کے لئے توقع (یعنی وعدہ) ہے کہ اپنے مقصود (یعنی جنت و نجات) تک پہنچ جاویں (توبہ) **ف** اس آیت میں مسجد کے آباد کرنے والے کیلئے خوشخبری ہے ایمان اور جنت کی چنانچہ ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لوگ کسی شخص کو دیکھو کہ مسجد کا خیال رکھتا ہے (اسمیں اُسکی خدمت کا خیال اور وہاں حاضر باشی کا خیال سب آگیا) تو تم لوگ اُسکے ایمان کی گواہی دیدو کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انما یعمر الآیہ (یہ وہی آیت ہے جس کا ترجمہ ابھی لکھا گیا مشکوٰۃ از ترمذی و ابن ماجہ و دارمی) (۳) ۴۹
وہ (اہل ہدایت) ایسے گھروں میں (جاکر عبادت کرتے) ہیں جنکی نسبت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اُن کا ادب کیا جائے اور اُنمیں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے (نور) **ف** مراد ان گھروں سے مسجدیں ہیں اور اُن کا ادب یہ ہی جو آگے حدیثوں میں آتا ہے **احادیث** (۱) حضرت عثمان رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی مسجد بنائے جس سے مقصود خدا تعالیٰ کا خوش کرنا ہو (اور کوئی بری غرض نہو) اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اسی کی مثل (اُس کا گھر) جنت میں بنا دیگا (بخاری و مسلم) **ف** اس حدیث سے نیت کی درستی کی تاکید بھی معلوم ہوئی اور اگر نئی مسجد نہ بناوے بلکہ بنی ہوئی کی مرمت کردے اُس کا ثواب بھی اسی سے معلوم ہوا کیونکہ حضرت عثمان رضؓ نے مسجد نبوی کی مرمت کر کے یہ حدیث بیان کی تھی اور دوسری حدیثوں سے بھی اس کا ثبوت ہوتا ہے چنانچہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضؓ سے روایت ہے کہ جو شخص کوئی مسجد بنا دے (بنانے میں مال خرچ کرنا یا جان کی محنت خرچ کرنا دونوں آگئے) چنانچہ جمع الفوائد میں رزین سے حضرت ابو سعید کی روایت آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی کے بننے کے وقت خود بھی اینٹیں اٹھا رہے تھے) خواہ وہ قطاۃ پرندہ کے گھونسلہ کی برابر ہو یا اس سے بھی چھوٹی ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیگا (ابن خزیمہ

(ابن ماجہ) **ف** اس حدیث سے منتی ہوئی مسجد میں چندہ دینے کی فضیلت بھی معلوم ہوئی کیونکہ
گھونسلہ کی برابر کا مطلب یہی ہو سکتا ہی کہ پوری مسجد نہیں بنا سکا اُسکے بننے میں تھوڑی سی شرکت کرلی جس سے
اسکی رقم کے مقابلہ میں اُس مسجد کا اتنا ذرا سا حصہ آ گیا۔ اور اوپر کی حدیث میں جو آیا ہے کہ اُسکی مثل جنت میں گھر بنیگا
اس سے یہ نہ سمجھا جاوے کہ اس صورت میں گھونسلہ کے برابر گھر بن جاویگا کیونکہ مثل کا یہ مطلب نہیں کہ چھوٹے بڑے ہونے میں
اُسکی مثل ہوگا بلکہ مطلب یہ ہو کہ جیسا اس شخص کا اخلاص ہوگا اسکی مثل گھر بنے گا لیکن لمبائی چوڑائی میں بہت بڑا
ہوگا چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے مسجد
بناویگا اللہ تعالیٰ اُسکے لئے (جنت میں) ایک گھر بناویگا جو اس سے بہت لمبا چوڑا ہوگا (احمد) (۳) حضرت
ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عبادت کے لیے حلال مال سے کوئی عمارت (یعنی مسجد)
بنائے اللہ تعالیٰ اُسکے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بناویگا (طبرانی اوسط) **ف** یہ بھی مسجد کا ادب ہے کہ اس میں
حرام مال نہ لگاوے خواہ وہ حرام روپیہ پیسہ ہو خواہ ملبہ ہو خواہ زمین ہو جیسا بعض لوگوں کو شوق ہوتا ہی کہ دوسرے
زمیندار کی زمین میں بدون اُسکی اجازت کے مسجد بنا لیتے ہیں پہر اُسکے روک ٹوک کرنے پر لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں
اور اُسکو اسلام کی بڑی طرفداری و خدمت سمجھتے ہیں خاصکر اگر زمیندار غیر مسلم ہو تب تو اسکو کفر و اسلام کا مقابلہ
سمجھتے ہیں سو خوب سمجھ لو کہ اس زمین میں جو مسجد بنائی جاوے وہ شرع سے مسجد ہی نہیں ہے البتہ زمیندار کی
خوشی سے اپنی ملک کرا کر پھر اس میں مسجد بنا لی (۳) حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام عورت تھی (شاید
حبش ہو) جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی ایک رات کو وہ مرگئی جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دیگئی آپ نے
فرمایا تم نے مجکو اُسکی خبر کیوں نہ کی پہر آپ نے صحابہ کو لیکر باہر تشریف لے گئے اور اُسکی قبر پر کھڑے ہو کر اُس پر تکبیر فرمائی (مراد نماز جنازہ ہی) اور اُس کے لئے دعا کی پہر واپس تشریف لے آئے (ابن ماجہ وابن خزیمہ) اور ایک روایت میں ہے
کہ آپ نے اُس سے پوچھا تو نے کس عمل کو زیادہ فضیلت کا پایا اُس نے جواب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دینے کو
(ابوالشیخ اصبہانی) **ف** دیکھئے مسجد میں جھاڑو دینے کی بدولت ایک غریب گمنام حبش کی جسکی مسکنت و گمنامی
کے سبب اُسکی وفات کی بھی اطلاع حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں کیگئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
کتنی بڑی قدر فرمائی کہ اُسکی وفات کی خبر نہ دینے کی شکایت بھی فرمائی پہر قبر پر تشریف لیگئے اور اُس پر
جنازہ کی نماز پڑھی اور یہ حضور اقدس کی خصوصیت تھی اور اُسکے لئے دعا فرمائی پہر حضور کے پوچھنے پر خود
اُس نے اِس عمل کی کتنی بڑی فضیلت بیان کی۔ افسوس اب مسجد میں جھاڑو دینے کو لوگ عیب اور ذلت سمجھتے ہیں
(۴) ابو قرصافہ سے ایک بڑی حدیث میں روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد سے کوڑا
کباڑ نکالنا بڑی آنکھوں والی حوروں کا مہر ہے (طبرانی کبیر) (۵) ابوسعید خدری سے روایت ہو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسجد میں سے ایسی چیز باہر کردی جس سے تکلیف ہوتی تھی (جیسے کوڑا کباڑ

کانٹا علی فرش سے الگ کنکر پتھر) اللہ تعالیٰ اسکے لیئے جنت میں ایک گھر بنا دیگا (ابن ماجہ) (ملا) حضرت
عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلہ محلہ میں مسجدیں بنانیکا حکم اور اونکو
صاف پاک رکھنے کا حکم فرمایا (احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و ابن خذیمہ) **ف** پاک رکھنا یہ کہ
اوسمیں کوئی ناپاک آدمی یا ناپاک کپڑا یا ناپاک تیل وغیرہ جانے پائے اور صاف رکھنا یہ کہ اس میں سے کوڑا کباڑ
نکالتے رہیں (ملے) واثلہ بن الاسقع سے ایک بڑی حدیث میں روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مسجدونکو جمعہ جمعہ (خوشبو کی) دھونی دیا کرو (ابن ماجہ وکبیر طبرانی) **ف** جمعہ کی قید نہیں
صرف یہ مصلحت ہے کہ اس روز نمازی زیادہ ہوتے ہیں جنمیں ہر طرح کے آدمی ہوتے ہیں کبھی کبھی دھونی
دیدینا یا اور کسیطرح خوشبو لگا دینا چھڑک دینا سب برابر ہے (ملہ) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسیکو دیکھو کہ مسجد میں خرید و فروخت کر رہا ہے تو یوں
کہدیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دے۔ اور جب ایسے شخص کو دیکھو کہ کھوئی ہوئی چیز کو
مسجد میں پکار پکار کر تلاش کر رہا ہے تو یوں کہدو کہ خدا تعالیٰ تیرے پاس وہ چیز نہ پہنچا وے (ترمذی) و
نسائی و ابن خزیمہ و حاکم اور ایک روایت میں یہ بھی ارشاد ہے کہ مسجدیں اس کام کے لیئے نہیں بنائی
گئیں (مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ) **ف** مراد اوس چیز کا تلاش کرنا ہے جو باہر کھوئی اور مسجد میں لاکر ۵۱
پکار رہا ہے کہ مختلف لوگوں کا مجمع ہے شاید کوئی پتہ دے دے اور یہ بددعا دینا تنبیہ کے لیئے ہے
لیکن اگر لڑائی دنگے کا ڈر ہو تو دلمیں کہہ لے اس حدیث میں باطنی ادب مسجد کا مذکور ہے کہ وہاں دنیا
کے کام نہ کرے (ملہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا چند امور ہیں جو مسجد میں مناسب نہیں۔ اسکو رستہ نہ بنایا جائے (جیسا بعض لوگ جاتے کیلئے
کے لیئے مسجد کے اندر ہوکر دوسری طرف نکل جاتے ہیں اور اوسمیں ہتیار نہ سونتے جائیں اور نہ اوسمیں تیر
کمان کھینچی جاوے اور نہ اوسمیں تیروں بکھرا جاوے (تاکہ کسی کے چبھ نہ جاویں) اور نہ کچا گوشت
لیکر اوسمیں کو گذرے۔ اور نہ اوسمیں کسیکو سزا دیجا دے۔ اور نہ اوسمیں کسی سے بدلہ لیا جاوے
(جسکو شرع میں حد و قصاص کہتے ہیں اور نہ اوسکو بازار بنایا جاوے (ابن ماجہ) **ف** یہ سب
باتیں مسجد کے ادب کے خلاف ہیں (ملا) عبداللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب اخیر زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جن کی باتیں مسجدوں میں ہوا کریں گی۔
اللہ تعالیٰ کو اون لوگوں کی کچھ پرواہ نہ ہوگی (یعنی اون سے خوش نہ ہوگا) (ابن حبان) **ف**
دنیا کی باتیں کرنا بھی مسجد کی بے ادبی ہے (ملا) عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا جو شخص جماعت کی مسجد کیطرف چلے تو اوس کا ایک قدم ایک گناہ کو مٹاتا ہے اور ایک قدم اوسکے لئے نیکی لکھتا ہے جاتے ہیں بھی لوٹتے میں بھی (احمد و طبرانی و ابن حبان) ف کیا ٹھکانا ہے رحمت کا کہ جاتے ہوئے تو ثواب ملتا ہے لوٹنے میں بھی ویسا ہی ثواب ملتا ہے (۱۲) ابو درداء رض سے روایت ہے وہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپنے ارشاد فرمایا جو شخص رات کی اندھیری میں مسجد کیطرف چلے خدا تعالی اوسے قیامت کے روز نور کیساتھ ملیگا (طبرانی) (۱۳) حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ سات آدمیوں کو اللہ تعالی اپنے سایہ میں جگہ دیگا جس روز سوائے اوس کے سایہ کے کوئی سایہ نہ ہوگا اونمیں سے ایک وہ شخص بھی ہے جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہو (بخاری و مسلم وغیرہما) (۱۴) حضرت انس رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان بدبودار ترکاریوں سے (یعنی پیاز و لہسن سے جیسا کہ اور حدیثوں میں آیا ہے) بچو کہ انکو کھاکر ہماری مسجد میں نہ آؤ اگر تم کو ان کے کھانیکی ضرورت ہی ہو تو ان (کی بدبو) کو آگ سے مار دو (یعنی پکاکر کھاؤ کچی کھاکر مسجد میں نہ آؤ) (طبرانی) (۱۵) ابو امامہ سے روایت ہے وہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپنے فرمایا جو شخص مسجد کیطرف جائے اور اوسکا ارادہ صرف یہ ہو کہ کوئی اچھی بات (یعنی دین کی بات) سیکھے یا سکھائے اوسکو حج کرنیوالے کے برابر پورا ثواب ملیگا (طبرانی) ف اس سے معلوم ہوا کہ مسجد جیسے نماز کے لیے ہے ایسے ہی علم دین سیکھنے کیلئے بھی ہے سو مسجد میں ایسے شخص کو رہنا چاہئے جو دین کی باتیں بتلایا کرے یہ حدیثیں ترغیب سے لی گئی ہیں بجز دو حدیثوں کے کہ اومیں مشکوۃ و جمع الفوائد کا نام لکھدیا ہے دستور العمل جو ان سب آیات اور احادیث سے ثابت ہوا یہ ہے۔ الف کہ ہر بڑی چھوٹی بستی میں وہاں کی ضرورت کے موافق مسجد بنانا چاہیئے ب مگر وہ حلال مال سے اور حلال زمین میں ہو ج مسجد کا ادب کرے یعنی اسکو پاک صاف رکھے اسمیں جھاڑو دیا کرے اسکی ضروری خدمت کا خیال رکھے بدبودار جیسے تماکو وغیرہ چیز کھا کر یا لیکر اسمیں نہ جائے وہاں دنیا کا کوئی کام یا بات نہ کرے د۔ مردوں کو نماز مسجد میں پڑھنا چاہئے اور بدون عذر کے جماعت نہ چھوڑنا چاہیئے مسجد میں اور جماعت سے نماز پڑھنے میں یہ بھی فائدہ ہے کہ آپسمیں تعلق بڑھے ایک کو دوسرے کا حال معلوم رہے مالک کی حدیث سے بھی اس کا ثبوت ہوتا ہے چنانچہ ایک بار حضرت عمر رض نے سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی نماز میں نہیں پایا حضرت عمرؓ بازار تشریف لیگئے اور سلیمان کا مکان مسجد اور بازار کے درمیان تہا تو سلیمان کی ماں سے پوچھا میں نے سلیمان کو صبح میں نہیں دیکہا الخ اس حدیث کے ذیل میں علماء نے یہ فائدہ بھی ذکر کیا ہے ہ مسجد میں ایسے شخص کو رکھیں کہ وہ بستی والوں کو مسئلے مسائل بھی بتلاتا رہے۔ و۔ جب فرصت ملا کرے مسجد میں جاکر بیٹھ جایا کرے (مگر وہاں جاکر دین کے کاموں میں یا دین کی باتوں میں لگا رہے) اگر سب آدمی اسکی پابندی رکھیں تو علاوہ ثواب کے جماعت کو بھی قوت پہونچے فقط

اشرف علی

٥٢

روح سیزدہم ۱۳

کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا یعنی جسقدر ہوسکے اللہ کا نام لیتے رہنا۔ قرآن اور حدیث میں اسکا حکم بھی ہے اور فضیلت اور ثواب بھی اور کچھ مشکل کام بھی نہیں تو ایسے آسان کام میں بے پروائی یا سستی کرکے حکم کے خلاف کرنا اور اتنا بڑا ثواب کھو کر اپنا نقصان کرنا کیسی بیجا اور بری بات ہی، پھر اللہ کا نام لیتے رہنے میں نہ کسی گنتی کی قید ہی اور نہ وقت کی اور نہ تسبیح رکھنے کی نہ بکار کر پڑھنے کی نہ وضو کی نہ قبلہ کیطرف مونہہ کرنیکی نہ کسی خاص جگہ کی نہ ایک جگہ بیٹھنے کی، ہر طرح سے آزادی اور چھٹی ہی پھر کیا مشکل ہی البتہ اگر کوئی اپنی خوشی سے تسبیح پر پڑھنا چاہے خواہ گنتی یاد رکھنے کیلئے یا اسلئے کہ تسبیح ہاتھ میں ہونے سے پڑھنے کا خیال آجاتا ہے خالی ہاتھ یاد نہیں رہتا تو اس مصلحت کیلئے تسبیح رکھنا بھی جائز ہی بلکہ بہتر ہے اور اسکا خیال نہ کرے کہ تسبیح رکھنے سے دکھلاوا ہو جائیگا۔ دکھلاوا تو نیت سے ہوتا ہی یعنی جب یہ نیت ہو کہ دیکھنے والے مجکو بزرگ سمجھیں گے اور اگر یہ نیت نہ ہو تو وہ دکھلاوا نہیں۔ اسکو دکھلاوا سمجھنا اور ایسے وہموں سے ذکر کو چھوڑ دینا یہ شیطان کا دہوکا ہی وہ اس طرح سے بہکا کر ثواب سے محروم رکھنا چاہتا ہی اور وہ ایک دہوکا یہ بھی دیتا ہی کہ جب دل تو دنیا کے کام میں پھنسا رہا اور زبان سے اللہ کا نام لیتے رہے تو اس سے کیا فائدہ سو خوب سمجھ لو کہ یہ بھی غلطی ہی جب دل سے ایکدفعہ یہ نیت کرلی کہ ہم ثواب کیواسطے اللہ کا نام لینا شروع کرتے ہیں اسکے بعد اگر دل دوسری طرف بھی ہو جاوے ۵۲
مگر نیت نہ بدلے برابر ثواب ملتا رہیگا البتہ جو وقت اور کاموں سے خالی ہو تمہیں دلکو ذکر کیطرف متوجہ رکھنے کی بھی کوشش کرے فضول قصوں کیطرف خیال نہ لیجاوے تاکہ اور زیادہ ثواب ہو اب ذکر کے بارہ میں چند آیتیں اور حدیثیں لکھی جاتی ہیں **آیات** (۱) پس تم مجکو یاد کرو میں (عنایت سے) تمکو یاد رکھونگا (بقرہ) (۲) ایسے لوگ جو (ہر حال میں) اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں کھڑے بھی بیٹھے بھی لیٹے بھی (آل عمران) (۳) اے شخص اپنے رب کی یاد کیا کر (خواہ) اپنے دل میں (یعنی آہستہ آواز سے) عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور (خواہ) زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ (اسی عاجزی اور خوف کیساتھ) صبح اور شام (یعنی ہمیشہ) اور (ہمیشہ کا مطلب یہ ہی کہ) غفلت والوں میں سے مت ہونا (اعراف) **ف** اور بہت زور زور سے ذکر کرنا کوئی ثواب نہیں لیکن اگر کوئی بزرگ جو شریعت کے پابند ہوں علاج کے طور پر بتلادیں تو جائز ہی اور وہ علاج یہ ہی کہ اس سے بعضوں کے دلپر زیادہ اثر ہوتا ہی لیکن اسکا خیال رکھے کہ کسیکی عبادت یا کسی کی نیند میں خلل نہ پڑے نہیں تو گناہ ہوگا (۴) (جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف رسائی دیتا ہی وہ) لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ کے ذکر سے انکے دلوں کو اطمینان ہوتا ہی خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر (میں ایسی ہی خاصیت ہی کہ اس) سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہی (اس طرح سے کہ

اُس سے حق تعالیٰ میں اور بندہ میں تعلق بڑھ جاتا ہے اور اطمینان کی جڑ یہی تعلق ہے) (رعد) (ع ۵) (مسجدوں میں ایسے
لوگ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں کہ) اُنکو نہ (کسی چیز کا) خریدنا غفلت میں ڈالتا ہے اور نہ (کسی چیز کا) بیچنا اللہ
کی یاد سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوٰۃ دینے سے (نور) (ع ۶) اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے (یعنی اسمیں بڑی
فضیلت ہے) (عنکبوت) (ع) اے ایمان والو تم اللہ کو خوب کثرت سے یاد کیا کرو (احزاب) (ع ۵) اے ایمان والو
تمکو تمھارے مال اور اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پاویں (منافقون) (ع ۹) اور اپنے رب کا نام لیتے رہو اور
سب سے الگ ہوکر اُسی کے ہو جاؤ (الگ ہونیکا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا علاقہ سب علاقوں پر غالب ہے) (مزمل)
(ع ۱) مراد کو پہنچا جو شخص (بُرے عقیدوں اور بُرے اخلاق سے) پاک ہوگیا اور اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز
پڑھتا رہا (اعلیٰ) **احادیث** (ع ۱۱) حضرت ابوہریرہ و ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کیلئے بیٹھیں اُنکو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اُنپر (خدا تعالیٰ کی) رحمت چھا جاتی ہے
اور اُنپر چین کی کیفیت اُترتی ہے (مسلم) (ع ۱۲) حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہو اور جو شخص ذکر نہ کرتا ہو اُنکی حالت زندہ اور مردہ کی سی حالت ہے (یعنی پہلا شخص مثل زندہ کے ہے
۵۴ اور دوسرا مثل مردہ کے کیونکہ روح کی زندگی یہی اللہ کی یاد ہے یہ نہ ہو تو روح مردہ ہے) (بخاری مسلم) (ع ۱۳) حضرت ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اُسکے (یعنی اپنے بندہ کے) ساتھ ہوتا ہوں
جب وہ میرا ذکر کرتا ہے پھر اگر وہ اپنے جی میں میرا ذکر کرے تو میں اپنے جی میں اُسکا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرے
تو میں اُسکا ذکر ایسے مجمع میں کرتا ہوں جو اُس مجمع سے بہتر ہوتا ہے (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے مجمع میں) (بخاری و مسلم) ف اللہ
تعالیٰ کے جی کا یہ مطلب نہیں جیسا ہمارا جی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اُس یاد کی کسیکو خبر نہیں ہوتی جیسے دوسری حالت میں مجمع
کو خبر ہوگئی اور وہاں کے مجمع کا یہاں کے مجمع سے اچھا ہونا اسکا مطلب یہ ہے کہ اُس مجمع کے زیادہ شخص اس مجمع کے زیادہ
شخصوں سے اچھے ہوتے ہیں یہ ضرور نہیں کہ ہر شخص ہر شخص سے اچھا ہو سو اگر دنیا میں کوئی مجمع ذکر کا ایسا ہو جسمیں رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہوں جیسا آپ کے زمانہ میں تھا تو کسی فرشتہ یا پیغمبر کا حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے
افضل ہونا لازم نہ آئیگا (ع ۱۴) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے
باغوں میں گذرا کرو تو اُسکے میوے منہ چھُٹ کھایا کرو لوگوں نے عرض کیا کہ جنت کے باغ کیا ہیں آپنے فرمایا ذکر کے
حلقے (اور مجمعے) (ترمذی) (ع ۱۵) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جو شخص کسی جگہ بیٹھے جسمیں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے
اللہ کیطرف سے اُسپر گھاٹا ہوگا اور جو شخص کسی جگہ لیٹے جسمیں اللہ کا ذکر نہ کرے اللہ کی طرف سے اُسپر گھاٹا ہوگا (ابوداؤد)

ف مقصد یہ ہے کہ کوئی موقع اور کوئی حالت ذکر سے خالی نہ ہونا چاہئے (۱۶) عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اسلام کے شرعی اعمال مجھ پر بہت سے ہوگئے (مراد نفلی اعمال ہیں کیونکہ تاکیدی اعمال تو بہت نہیں ہیں مطلب یہ کہ ثواب کے کام اتنے ہیں کہ سب کا یاد رکھنا اور عمل کرنا مشکل ہے) اسلئے آپ مجکو کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے کہ اسکا پابند ہو جاؤں (اور وہ سب کے بدلہ میں کافی ہو جائے) آپنے فرمایا (اسکی پابندی کرو کہ) تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے (یعنی چلتی رہے) (ترمذی و ابن ماجہ) (۱۷) ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا بندوں میں سب سے افضل اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برتر کون ہے آپ نے فرمایا جو مرد کثرت سے اللہ کا ذکر کرنیوالے ہیں اور جو عورتیں (اسی طرح کثرت سے) ذکر کرنیوالی ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے (کیا یہ) اُس سے بھی (افضل ہے) آپ نے فرمایا اگر کوئی شخص کفار و مشرکین میں اسقدر تلوار مارے کہ تلوار بھی ٹوٹ جائے اور یہ شخص بھی تمام خون میں (اپنے زخموں سے) رنگین ہو جائے اللہ کا ذکر کرنیوالا درجہ میں اُس سے بھی افضل ہے (احمد و ترمذی) ف وجہ ظاہر ہے کہ جہاد خود اللہ ہی کی یاد کیلئے مقرر ہوا ہے جیسے وضو نماز کیلئے مقرر ہوا ہے (سورۂ حج) آیت الذین ان مکنّاھم میں
اسکا صاف ذکر ہے تو یاد اصل ہوئی اور اصل کا افضل ہونا ظاہر ہے (۱۸) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ پیغمبر صلے اللہ علیہ ۵۵
وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتے تھے کہ ہر شئے کی ایک قلعی ہے اور دلوں کی قلعی اللہ کا ذکر ہے (بیہقی) (۱۹) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان آدمی کے قلب پر چمٹا ہوا بیٹھا رہتا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ ہٹ جاتا ہے اور جب (یاد سے) غافل ہوتا ہے وسوسہ ڈالنے لگتا ہے (بخاری) (۲۰) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکر اللہ کے سوا بہت کلام مت کیا کرو کیونکہ ذکر اللہ کے سوا بہت کلام کرنا قلب میں سختی پیدا کرتا ہے اور سب سے زیادہ اللہ سے دور وہ قلب ہے جسمیں سختی ہو (ترمذی) ف آخیر کی تین حدیثوں کا مجموعی حاصل یہ ہے کہ اصل صفائی اچھے عملوں سے ہوتی ہے اور اصل سختی بُرے عملوں سے اور دونوں عملوں کی جڑ قلب کا ارادہ ہے اور ارادہ کی جڑ خیال۔ پس جب ذکر میں کمی ہوتی ہے شیطان بُرے بُرے خیال قلب میں پیدا کرتا ہے جس سے بُرے ارادوں کی نوبت آجاتی ہے اور نیک ارادوں کی ہمت نہیں رہتی پس نیک کام نہیں ہوتے اور بُرے ہونے لگتے ہیں اور جب ذکر کی کثرت ہوتی ہے تو بُرے خیال قلب میں پیدا نہیں ہوتے پس بُرا ارادہ بھی نہیں ہوتا اور گناہ بھی نہیں ہوتے اور نیک کاموں کا ارادہ اور نیک کام ہوتے رہتے ہیں اس طرح سے صفائی اور سختی قلب میں پیدا ہو جاتی

9264

ہی مگر یہ باتیں خود بخود نہیں ہوتیں کرنے سے ہوتی ہیں سو اگر کوئی خالی ذکر کیا کرے اور نیک کاموں کے کرنے کا اور بُرے کاموں سے بچنے کا ارادہ اور ہمت نہ کرے وہ دھوکے میں ہے۔ یہاں تک کی حدیثیں مشکوٰۃ کی ہیں (۲۱) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت لوگ دنیا میں نرم نرم بستروں پر اللہ کا ذکر کرتے ہوں گے اللہ تعالیٰ اُن کو اونچے اونچے درجوں میں داخل فرمائیگا (ابن حبان) **ف** یعنی کوئی یوں نہ سمجھے کہ جب تک امیری سامان کو نہ چھوڑے ذکر اللہ سے نفع نہیں ہوتا (۲۲) اُن ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ پاگل کہنے لگیں (احمد و ابو یعلی و ابن حبان) (۲۳) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنا ذکر کرو کہ منافق (یعنی بد دین) لوگ تمکو ریاکار (مکار) کہنے لگیں (طبرانی) (۲۴) معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت والوں کو کوئی حسرت نہ ہوگی مگر جو گھڑی اُن پر ایسی گذری ہوگی جسمیں اُنہوں نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہوگا اُس گھڑی پر اُن کو حسرت ہوگی (طبرانی و بیہقی) **ف** مگر اُس حسرت میں دنیا کی سی تکلیف نہ ہوگی،
بس یہ شبہ نہ رہا کہ جنت میں تکلیف کیسی (۲۵) عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص اپنے باپ سے روایت کرتی ۵۶
ہیں کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بی بی کے ہاں گئے اور اُس بی بی کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن پر وہ سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھ رہی تھیں (الخ) اور آپ نے اُنکو منع نہیں فرمایا) ابو داؤد و ترمذی مع تحسین و نسائی و ابن حبان و حاکم مع تصحیح) **ف** یہ اصل ہے تسبیح پر گننے کی (کما قررہ الشامی) یہ پانچ حدیثیں ترغیب کی ہیں یہاں تک تو عام ذکر کا بیان تھا بعضے خاص خاص ذکروں کا بھی ثواب آتا ہے اُنمیں سے بعضے آسان اور مختصر بطور نمونہ بتلاتا ہوں جیسے (الف) لا الٰہ الا اللہ مع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ب) سبحان اللہ (ج) الحمد للہ (د) اللہ اکبر (ہ) لا حول ولا قوۃ الا باللہ (و) استغفر اللہ واتوب الیہ (ز) درود شریف جو کسی طرح سے ہو ایک ہلکا سا یہ ہے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد (نسائی عن زید بن خارجہ) **خلاصہ** یہ کہ ذکر سے غافل مت ہو خواہ کوئی خاص ذکر کرو یا عام پھر خواہ ہر وقت ایک ہی یا کسی وقت کوئی کسی وقت کوئی پھر خواہ بے گنتی خواہ اُنگلیوں یا تسبیح پر گنتی سے، اور بعض دعائیں خاص وقتوں کی بھی ہیں اگر شوق ہو تو کسی دیندار عالم سے پوچھ لو ورنہ نمونہ کے طور پر جو ابھی لکھدی ہیں یہ بھی کافی ہیں، اللہ تعالیٰ توفیق بخشے (**اشرف علی**)

روح چہاردہم

مالداروں کو زکوۃ کی پابندی کرنا۔ یہ بھی مثل نماز کے اسلام کا ایک رکن یعنی
بڑی شان کا ایک لازمی حکم ہے بہت سی آیتوں میں زکوۃ دینے کا حکم اور
اُسکے دینے کا ثواب اور اُسکے نہ دینے کا عذاب مذکور ہے اور زیادہ آیتیں ایسی ہی ہیں جنمیں نماز کے ساتھ زکوۃ کا بھی
حکم ہے یہ سب آیتیں قرآن مجید میں آسانی سے مل سکتی ہیں اور جو شخص عربی نہ جانتا ہو اُسکو ترجمہ
والے قرآن میں مل سکتی ہیں اسلئے اِس جگہ صرف حدیثیں لکھتا ہوں (۱) حضرت ابو درداءؓ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ زکوۃ اسلام کا پل[5] ہے
یا بلند عمارت ہے (کہ اگر زکوۃ نہ دے تو اسلام پر چل نہیں سکتا یا اسلام کے نیچے کے درجہ میں رہا)
(طبرانی اوسط وکبیر) ف اس سے زکوۃ کا کتنا بڑا درجہ ثابت ہوا اور اُسکے نہ دینے سے مسلمانی
میں کتنا بڑا نقصان معلوم ہوا۔ (۲) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی اُس سے اُس کی
بُرائی جاتی رہی (یعنی زکوۃ نہ دینے سے جو اُس مال میں نحوست اور گندگی آجاتی وہ نہیں رہی)
(طبرانی اوسط و ابن خزیمہ صحیح) ف معلوم ہوا کہ جس مال کی زکوۃ نہ دیجاوے
اسمیں برکت نہیں رہتی اسکی کچھ تفصیل ۱۳ و ۱۴ میں آتی ہے (۳) حضرت ابن عمرؓ سے ۵۷
روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جو شخص
تم میں اللہ و رسول پر ایمان رکھتا ہو اُسکو چاہیئے کہ اپنے مال کی زکوۃ ادا کرے
(طبرانی کبیر) ف اِس سے معلوم ہوا کہ زکوۃ نہ دینے سے ایمان میں کمی رہتی ہے
(۴) عبداللہ بن معاویہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص اُنکو کرے گا وہ ایمان کا ذائقہ چکھے گا۔ صرف اللہ کی
عبادت کرے اور یہ عقیدہ رکھے کہ سوا اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اپنے مال کی زکوۃ ہر سال اس طرح دے کہ اُسکا
نفس اُس پر خوش ہو اور اُس پر آمادہ کرتا ہو الخ (یعنی اُسکو روکتا نہ ہو) ف زکوۃ کا مرتبہ تو اس سے ظاہر ہوا
کہ اُسکو توحید کے ساتھ ذکر فرمایا اور اُس کا اثر اس سے ظاہر ہوا کہ اُس سے ایمان کا مزہ بڑھ جاتا ہے۔
(۵) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص سونے کا رکھنے
والا اور چاندی کا رکھنے والا ایسا نہیں جو اُسکا حق (یعنی زکوۃ) نہ دیتا ہو مگر (اُس کا یہ حال ہوگا کہ)
جب قیامت کا دن ہوگا اُس شخص کے (عذاب کے لیئے) اِس سونے چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان
(تختیوں) کو جہنم کی آگ میں تپایا جائیگا پھر ان سے اُسکی کروٹ اور پیشانی اور پشت کو داغ دیا جائیگا جب

[5] کذا فی القاموس فی القنطرۃ ۱۲

(تختیاں) ٹھنڈی ہونے لگیں گی پھر دوبارہ اُنکو تپایا جائیگا (اور یہ) اس دن میں ہوگا جسکی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی (یعنی قیامت کے دن میں) الخ (بخاری مسلم واللفظ لمسلم) (۶) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان مالداروں پر انکے مال میں اتنا حق (یعنی زکوٰۃ) فرض کیا ہے جو اُن کے غریبوں کو کافی ہو جائے اور غریبوں کو بھوکے ننگے ہونیکی جب کبھی تکلیف ہوتی ہے مالداروں ہی کی (اس) کرتوت کی بدولت ہوتی ہے (کہ وہ زکوٰۃ نہیں دیتے) یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اُن سے (ایسی) سخت حساب لینے والا اور اُن کو دردناک عذاب دینے والا ہے (طبرانی اوسط وصغیر) ف ایک حدیث میں اسکی تفصیل میں یہ بھی ارشاد ہے کہ محتاج لوگ قیامت میں اللہ تعالیٰ سے مالداروں کی یہ شکایت کریں گے کہ ہمارے حقوق جو آپنے انپر فرض کئے تھے انہوں نے ہمکو نہیں پہونچائے اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائیگا اپنی عزت وجلال کی قسم میں تمکو مقرب بناؤنگا اور اُنکو دور کردونگا (طبرانی صغیر و اوسط وابو الشیخ کتاب الثواب) (۷) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہمکو نماز کی پابندی کا اور زکوٰۃ دینے کا حکم کیا گیا ہے اور جو شخص زکوٰۃ نہ دے اسکی نماز بھی (مقبول) نہیں ہوتی (طبرانی واصبہانی) اور ایک روایت میں اُن کا ارشاد ہے کہ جو شخص نماز کی پابندی کرے اور زکوٰۃ نہ دے۔ وہ (پورا) مسلمان نہیں کہ اُس کا (نیک عمل اُسکو نفع دے) (اصبہانی) ف لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ ۵۸
لوگ نماز بھی چھوڑ دیں اگر ایسا کریں گے تو اُس کا عذاب الگ ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ بھی دینے لگیں (۸) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو پھر وہ اسکی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز وہ مال ایک گنجے سانپ کی شکل بنا دیا جائیگا جسکی دونوں آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے (ایسا سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے) اور اُسکے گلے میں طوق (یعنی ہنسلی) کی طرح ڈالدیا جائے گا اور اسکی دونوں باچھیں پکڑے گا اور کہیگا میں تیرا مال ہوں میں تیری جمع ہوں پھر آپنے (اسکی تصدیق میں) یہ آیت پڑھی۔ ولا یحسبن الذین یبخلون الآیہ (اس آیت میں مال کے طوق بنائے جانیکا ذکر ہے) (بخاری ونسائی) (۹) عمارہ بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (علاوہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لانے کے) اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں اور فرض کی ہیں پس جو شخص اُن میں سے تین کو ادا کرے تو وہ اُسکو (پورا) کام نہ دینگی جب تک سب کو ادا نہ کرے اور زکوٰۃ اور رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج (احمد) ف اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر نماز روزہ

۵ ورُوی موقوفاً علی علیؓ وہو اشبہ لکنہ مرفوع حکماً ۱۲۔

حج سب کرتا ہو مگر زکوٰۃ نہ دیتا ہو وہ سب بھی اسکی نجات کے لیے کافی نہیں (ملـ ۱۰) حضرت انس بن مالک رض
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ نہ دینے والا قیامت کے دن دوزخ میں جائیگا (طبرانی
صغیر) (ملـ ۱۱) حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز تو سب کے سامنے
ظاہر ہونیوالی چیز ہے اسکو تو قبول کرلیا اور زکوٰۃ پوشیدہ چیز ہے اسکو خود کھا لیا (حقداروں کو نہ دیا)
ایسے لوگ منافق ہیں (بزاز) ف یعنی بعض لوگ نماز اسلیئے پڑھتے ہیں کہ نہ پڑھیں گے تو سبکو خبر ہوگی اور زکوٰۃ
اسلیئے نہیں دیتے کہ اسکی کسیکو خبر نہیں ہوتی اور منافق ایسا ہی کرتے تھے ورنہ خدا کے حکم تو دونوں ہیں (ملـ ۱۲)
حضرت بریدہ رض سے روایت ہے کہ جس قوم نے زکوٰۃ دینا بند کرلیا اللہ تعالیٰ اُن کو قحط میں مبتلا کرتا ہے۔ اور
ایک اور روایت میں یہ لفظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن سے بارش کو روک لیتا ہے (طبرانی و حاکم و بیہقی) (ملـ ۱۳)
حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مال میں زکوٰۃ ملی ہوئی رہی وہ
اسکو برباد کردیتی ہے (بزاز و بیہقی) ف زکوٰۃ ملنا یہ کہ کہیں زکوٰۃ فرض ہوجاے اور نکالی نہ جاوے اور
برباد ہونا یہ کہ وہ مال جاتا رہے یا اسکی برکت جاتی رہے جیسا اگلی حدیث میں مذکور ہے (ملـ ۱۴) حضرت
عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مال خشکی میں یا دریا میں تلف ہوتا ہے
زکوٰۃ نہ دینے سے ہوتا ہے (طبرانی اوسط) ف اور اگر باوجود زکوٰۃ دینے کے شاذ و نادر تلف ہوجاوے تو ۵۹
وہ حقیقت میں تلف نہیں ہے کیونکہ اس کا اجر آخرت میں ملیگا اور زکوٰۃ نہ دینے سے جو تلف ہوا وہ سزا ہے
اسپر جسپر کا وعدہ نہیں (ملـ ۱۵) حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ میں اور میری خالہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوئے کہ ہم سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے آپ نے ہم سے پوچھا کہ
کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو ہم نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تمکو اس سے ڈر نہیں لگتا تمکو اللہ تعالیٰ
آگ کے کنگن پہناوے اسکی زکوٰۃ ادا کیا کرو (احمد بسند حسن) یہ سب روایتیں ترغیب و ترہیب میں ہیں
ف ان حدیثوں سے یہ امور ثابت ہوئے (الف) زکوٰۃ کی فرضیت اور فضیلت (ب) زکوٰۃ نہ دینے
کا وبال اور عذاب دنیا میں تو مال کی بربادی یا بے برکتی اور آخرت میں دوزخ (ج) زکوٰۃ نہ دینے والے کی نماز
روزہ وغیرہ بھی مقبول نہ ہونا (د) زکوٰۃ نہ دینے والے کی حالت منافق کے مشابہ ہونا
جس کا بیان ملـ ۱۱ کے ذیل میں گذرا (ہ) زکوٰۃ کا حقوق العباد کے مشابہ ہونا جیسا کہ ملـ ۶ کے
ذیل میں گذرا۔ اس سے اسکی تاکید دوسری عبارتوں سے اور زیادہ بڑھ گئی اب چند ضروری
مضامین زکوٰۃ کی متعلق لکھتا ہوں (پہلا مضمون) جن چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہوتی ہے چیزیں یہ ہیں چاندی سونا
خواہ وہ روپیہ اشرفی ہو خواہ نوٹ کی شکل میں ہو پھر خواہ اپنے قبضہ میں ہو خواہ کسی کے ذمہ ادھار رہو جسکا اپنے پاس ہونا ثابت ہو

یا اودھار لینے والا اقراری ہو خواہ چاندی سونے کے برتن یا زیور یا سچا گوٹہ ٹھپہ ہو۔ اگر صرف چاندی کی چیزیں
ہوں اور وزن میں ساڑھے باون روپیہ کی برابر ہو جاوے اور اگر چاندی کے ساتھ کچھ سونے کی بھی چیزیں ہوں اور سونیکے دام
چاندی کے وزن کے ساتھ ملکر وہی ساڑھے باون روپیہ کے برابر ہو جاوے تو جب سے ان چیزوں کا مالک ہوا ہے اس سے اسلامی
سال گذرنے پر اسکا چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہوگی اور احتیاط یہ ہے کہ اگر پچاس روپیہ کی برابر بھی مالیت ہو تب بھی
سوا روپیہ زکوٰۃ کا دیدے اور دوسری چیز جس میں زکوٰۃ فرض ہے سوداگری کا مال ہے جب وہ قیمت میں اتنے کا
ہو جس کا ابھی بیان ہوا ہے اور اس قیمت کی مقدار سے بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ مسلمانوں میں کثرت سے ایسے لوگ
ہیں جن پر زکوٰۃ فرض ہے کیونکہ اتنے زیور سے یا سوداگری کی اتنی مالیت سے بہت کم گھر خالی ہونگے مگر وہ
اس سے غافل ہیں سو اس کا ضرور خیال کرنا چاہیئے تیسری چیز ایسے اونٹ یا گائے بھینسیں یا بھیڑ بکریاں
ہیں جنکو صرف دودھ اور بچے حاصل کرنیکے لیے پالا ہو اور وہ جنگل میں چرتے ہوں چونکہ اس ملک میں اس کا
رواج کم ہے لہذا ان کی تعداد جسمیں زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے نہیں لکھی گئی جسکو ضرورت ہو عالموں سے پوچھ لے
چوتھی چیز عشری زمین کی پیداوار ہے اسکے مسائل بھی عالموں سے پوچھ لیے جاویں پانچویں چیز صدقہ فطر
ہے جو عید کے دن زکوٰۃ والوں پر تو سب پر واجب ہے اور بعضے ایسے شخصوں پر بھی واجب ہے جن پر زکوٰۃ
٦٠ واجب نہیں اسکو بھی کسی عالم سے پوچھ لیں یہ اپنی طرف سے اور نابالغ بچوں کی طرف سے دینا چاہیئے۔
(دوسرا مضمون) سب سے زیادہ زکوٰۃ کے حقدار اپنے غریب رشتہ دار ہیں خواہ بستی میں ہوں یا دوسری جگہ
اُن کے بعد اپنی بستی کے دوسرے غریب لیکن اگر دوسری بستی کے لوگ زیادہ غریب ہوں تو پھر اُن ہی
کا حق زیادہ ہے۔ مگر جن کو زکوٰۃ دینا ہو وہ نہ بنی ہاشم ہوں یعنی سید وغیرہ اور نہ زکوٰۃ دینے والے
کے ماں باپ یا دادا دادی یا نانا نانی یا اولاد یا میاں بی بی لگتے ہوں اور کفن یا مسجد میں لگانا بھی
درست نہیں البتہ میت والے کو اگر دیدے تو درست ہے مگر پھر اسکو کفن میں لگانے نہ لگانے کا
اختیار ہو گا اور اسیطرح ہر انجمن یا ہر مدرسہ میں دینا درست نہیں جبتک مدرسہ والوں اور انجمن والوں سے
پوچھ نہ لے کہ تم زکوٰۃ کو کس طریقہ سے خرچ کرتے ہو اور پھر کسی عالم سے پوچھ لے کہ اس طریقہ سے
خرچ کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں (تیسرا مضمون) مسلمانوں کی زیادہ پریشانی ظاہری
و باطنی کا سبب افلاس ہے اور زکوٰۃ اوس کا کافی علاج ہے اگر مالدار فضول خرچی نکریں اور ہٹے
کٹے محنت مزدوری کرتے رہیں اور معذور لوگوں کی زکوٰۃ سے امداد ہوتی رہے تو مسلمانوں
میں ایک بھی ننگا بھوکا نہ رہے حدیث علا میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد
میں یہ مضمون صاف صاف مذکور ہے فقط اشرف علی عفی عنہ

روح پانزدہم

روح پانزدہم } علاوہ زکوۃ کے اور نیک کاموں میں خرچ کرنا اور ہمدردی کرنا (یعنی زکوۃ دیکر بے فکر اور بے رحم نہ ہوجائے کہ اب میرے ذمہ کسی کی کوئی ہمدردی لازم نہیں رہی زکوۃ تو ایک بندھا ہوا حق ہے باقی بہت سے متفرق کام ایسے بھی ہیں کہ موقع پر ان میں مال خرچ کرنا اور جس کے پاس مال نہ ہو یا اس میں مال کا کام نہ ہو تو جان سے مدد کرنا بھی ضروری ہے باقی ضرورت کا درجہ اسکی تحقیق علماء سے ہوسکتی ہے اسکی اجمالی دلیل ایک آیت اور حدیث سے لکھکر پھر کچھ تفصیل لکھی جاویگی **اجمالی دلیل** (حدیث ۱) حضرت فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مال میں زکوۃ کے علاوہ اور بھی کچھ حقوق ہیں پھر اسکی تائید میں آپ نے یہ آیت پڑھی لیس البر ان تولوا الایہ (تائید اس طرح ہوئی کہ اس آیت میں اللہ تعالی نے زکوۃ کا بھی ذکر فرمایا اور خاص خاص موقع پر مال دینے کا بھی ذکر فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ یہ موقعے مال دینے کے زکوۃ کے علاوہ ہیں) (ترمذی ابن ماجہ دارمی) **ف** یہ دعوی آیت اور حدیث دونوں سے ثابت ہوگیا حاشیہ میں طیبی و مرقاۃ سے اسکی تفصیل کی کچھ مثالیں لکھی ہیں یعنی یہ کہ سائل کو اور قرض مانگنے والے کو محروم نہ کرے۔ برتنے کی چیز مانگی دینے سے انکار نہ کرے پانی نمک آگ وغیرہ معمولی چیز یا دینے ہی پڑی آگے آتی ہوئی حدیثوں سے زیادہ تفصیل معلوم ہوگی **تفصیلی دلیلیں** (آیات) (آیت ۱) فرمایا اللہ تعالی نے اور تم لوگ خرچ کیا کرو اللہ کی راہ میں (سیقول قریب نصف) (آیت ۲) کون شخص ہے جو اللہ تعالی کو قرض دے اچھے طور پر قرض دینا (یعنی اخلاص کی ساتھ) الخ (سیقول قریب ختم) (آیت ۳) تم خیر کامل کو کبھی حاصل نہ کرسکوگے۔ یہانتک کہ اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کروگے اور جو کچھ بھی خرچ کروگے اللہ تعالی اسکو خوب جانتے ہیں (لن تنالوا شروع) (آیت ۵) وہ (جنت) تیار کیگئی ہے خدا سے ڈرنے والوں کے لئے ایسے لوگ جو کہ خرچ کرتے ہیں فراغت میں اور تنگی میں (لن تنالوا بعد ربع) (آیت ۶) بلاشبہ اللہ تعالی نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض میں خرید لیا ہے کہ انکو جنت ملیگی (یعتذرون ربع اول) (آیت ۷) اور جو کچھ چھوٹا بڑا انہوں نے خرچ کیا اور جتنے میدان (اللہ کی راہ میں) انکو طے کرنے پڑے یہ سب ان کے نام لکھا گیا تاکہ اللہ تعالی ان کو ان کے کاموں کا اچھے سے اچھا بدلہ دے (یعتذرون ربع اول) (آیت ۸) اور قرابت دار کو اسکا حق دیتے رہنا اور محتاج اور مسافر کو بھی (سبحن الذی ربع اول) (آیت ۹) اور جو چیز تم خرچ کروگے سو وہ اس کا عوض دیگا (ومن یقنت بعد نصف) (آیت ۱۰) اور وہ لوگ خدا کی محبت سے غریب اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (تبارک الذی سورہ دہر) **ف**: اور بھی بہت آیتیں ہیں جنمیں زکوۃ کی قید نہیں دوسرے نیک کاموں میں خرچ کرنے کا مضمون مذکور ہے آگے **احادیث** ہیں (حدیث ۱۱) حضرت ابوہریرہ رضی ۱۷

روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بیٹے آدمؑ کے تو (نیک کام میں)
خرچ کر میں تجھپر خرچ کروں گا (بخاری ومسلم) (۱۲) حضرت جابرؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا کہ حرص (حب مال) سے بچو اس حرص نے پہلے لوگوں کو برباد کردیا (مسلم)
(۱۳) حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی حیات میں ایک
درہم خیرات کرنا مرنے کے وقت سو درہم کے خیرات کرنے سے بہتر ہے (ابوداؤد) (۱۴) حضرت علیؓ
سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیرات کرنے میں (حتی الامکان) جلدی کیا
کرو کیونکہ بلاء اس سے آگے نہیں بڑھنے پاتی (بلکہ رک جاتی ہے) (رزین) ف ثواب کے علاوہ دنیا
کا بھی فائدہ ہے (۱۵) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص ایک کھجور کی برابر پاک کمائی سے خیرات کرے گا اور اللہ تعالیٰ پاک ہی چیز کو قبول فرماتا
ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتا ہے (داہنے کا مطلب اللہ ہی کو معلوم ہے) پھر اسکو بڑھاتا
ہے جیسا تم میں کوئی اپنے بچھیرے کو پالتا ہے یہانتک کہ وہ پہاڑ کی برابر ہو جاتا ہے (بخاری ومسلم) (۱۶)
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیرات دینا مال کو کم نہیں ہونے
٦٢ دیتا (خواہ آمدنی بڑھ جاوے یا برکت بڑھ جاوے خواہ ثواب بڑھتا رہے) (مسلم) (۱۷) حضرت ابوذرؓ
سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی قسم کی بھلائی کو حقیر نہ سمجھنا گو اتنی ہی کہ اپنے
بھائی (مسلمان) سے خندہ پیشانی سے مل لو (مسلم) (۱۸) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کے ذمہ کچھ نہ کچھ صدقہ کرنا ضروری ہو لوگوں نے
عرض کیا کہ اگر کسی کے پاس (مال) موجود نہ ہو آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھوں سے کچھ محنت کرے (اور
مال حاصل کرکے) اپنے بھی کام میں لاوے اور صدقہ بھی کرے۔ لوگوں نے عرض کیا اگر (معذوری
کی وجہ سے) یہ بھی نہ کر سکے یا (اتفاق سے) ایسا نکرے آپ نے فرمایا تو کسی پریشان حاجتمند
کی مدد کردے (یہ بھی صدقہ ہے) لوگوں نے عرض کیا اگر یہ بھی نکرے آپ نے فرمایا کسی کو نیک بات
بتلاوے لوگوں نے عرض کیا اگر یہ بھی نکرے آپ نے فرمایا کسی کو شر نہ پہونچاوے یہ بھی اسکے لئے صدقہ ہو (بخاری
ومسلم) ف ان سب کو صدقہ اسوجہ سے فرمایا جیسا صدقہ سے خلق کو نفع پہونچتا ہے ان کاموں سے بھی
نفع پہونچتا ہے ورنہ صدقہ کے اصلی معنی تو اللہ کی راہ میں کچھ مال دینے کے ہیں اور نقصان نہ پہونچانے کو
نفع پہونچانے میں داخل فرمانا کتنی بڑی رحمت ہے (۱۹ و ۲۰) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ہر جوڑ پر ہر روز ایک صدقہ (لازم) ہے دو شخصوں کے درمیان انصاف

کردے یہ بھی صدقہ ہے کسی شخص کو جانور پر سوار کرنے میں یا اُس کا اسباب لادنے میں مدد کردے یہ بھی صدقہ ہے کوئی اچھی بات (جس سے کسی کا بھلا ہو جاوے) یہ بھی صدقہ ہے جو قدم نماز کی طرف اٹھاوے وہ بھی صدقہ ہے۔ کوئی تکلیف کی چیز راستہ سے ہٹا دے یہ بھی صدقہ ہے (بخاری و مسلم) ف مسلم کی ایک دوسری حدیث میں اسکی شرح آئی ہے کہ (گنتی کے قابل) انسان کے اندر تین سو ساٹھ جوڑ ہیں جس شخص نے روزمرہ اتنی نیکیاں کرلیں اوس نے اپنے کو دوزخ سے بچا لیا (۲۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا صدقہ یہ ہے کہ کوئی اونٹنی دودھ والی کسیکو مانگی دیدیجاوے اور (اسی طرح) بکری دودھ والی کسی کو مانگی دیدیجاوے (اس طرح کہ وہ اس کا دودھ پیتا رہے جب دودھ نہ رہے لوٹا دے) جو ایک برتن صبح کو بھردے ایک برتن شام کو بھردے (بخاری و مسلم) (۲۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کوئی درخت لگادے یا کوئی کھیتی بودے پھر اس میں سے کوئی انسان یا پرندہ یا چرندہ جانور کھالے وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہوگا (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت جابرؓ سے ہے کہ جو اس میں سے چوری ہوجاوے وہ بھی اسکے لئے صدقہ ہے ف حالانکہ مالک نے چور کو نفع پہونچانیکا ارادہ نہیں کیا پھر بھی صدقہ کا ثواب ملتا یہ کتنی بڑی رحمت ہے (۲۳) حضرت ابوہریرہؓ ۶۳
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بدچلن عورت کی اسپر بخشش ہوگئی کہ اسکا ایک کتے پر گذر ہوا جو ایک کنوئیں کے کنارہ زبان لٹکائے ہوئے تھا۔ پیاس سے ہلاک ہونے کو تھا اس عورت نے اپنا چمڑہ کا موزہ نکالا اور اسکو اپنی اوڑھنی میں باندھا اور اس کے لئے پانی نکالا (اور اسکو پلایا) اس سے اسکی بخشش ہوگئی عرض کیا گیا کہ کیا ہم کو جانوروں (کی خدمت کرنے) میں بھی ثواب ملتا ہے آپ نے فرمایا جتنے تر کلیجہ والے ہیں (یعنی جاندار ہیں) ان سب میں ثواب ہے (بخاری و مسلم) ف مگر جو موذی جانور ہیں جیسے سانپ بچھو ان کا حکم بخاری و مسلم کی دوسری حدیثوں میں آیا ہے کہ انکو قتل کردو (باب المحرم یجتنب الصید) (۲۴) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمان کی عبادت کرو اور کھانا کھلایا کرو اور سلام کو عام کرو (یعنی ہر مسلمان کو سلام کرو خواہ اوس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو) تم جنت میں سلامتی کیساتھ داخل ہوجاؤ گے (ترمذی و ابن ماجہ) (۲۵) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اپنے بھائی (مسلمان) کا سامنا (یعنی ملاقات) ہو تو مسکرانا (جس سے وہ سمجھے کہ مجھسے ملکر اسکو خوشی ہوئی ہے) یہ بھی صدقہ ہے اور کسیکو اچھی بات کا حکم کردینا اور بری بات سے منع کردینا یہ بھی صدقہ ہے اور راستہ بھولجانے کے مقام میں کسیکو راستہ بتلا دینا یہ بھی تیرے لئے صدقہ ہے اور کسی کی بینائی خراب ہو

اُسکی مدد کردینا یہ بھی تیرے لئے صدقہ ہے اور کوئی پتھر کانٹا ہڈی رستہ سے ہٹا دینا یہ بھی تیرے لئے صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں (پانی) اونڈیل دینا یہ بھی تیرے لئے صدقہ ہے (ترمذی) (مثلہ ۲۶) حضرت سعدؓ بن عبادہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ ام سعد (یعنی میری والدہ) مرگئیں سو کونسا صدقہ زیادہ فضیلت کا ہے (جس کا ثواب انکو بخشوں) آپ نے فرمایا پانی انہوں نے ایک کنواں کھدوا دیا اور یہ کہدیا کہ یہ (یعنی اسکا ثواب) ام سعد کیلئے ہے (ابوداؤد و نسائی) (مثلہ ۲۷) حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان کسی مسلمان کو اُسکے ننگے ہونے (یعنی کپڑا نہ ہونے) کی حالت میں کپڑا دیوے اللہ تعالیٰ اُسکو جنت کے سبز کپڑے دیگا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو اُسکی بھوکے ہونے (یعنی کھانا نہ ہونے) کی حالت میں کھانا دے اللہ تعالیٰ اُسکو جنت کے پھل دیگا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پیاس کے وقت پانی پلاوے اُسکو (جنت کی) مہر لگی ہوئی (یعنی نفیس) شراب پلا دیگا (ابوداؤد و ترمذی) (مثلہ ۲۸) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات چیزیں ہیں جنکا ثواب بندہ کو مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے اور یہ قبر میں پڑا ہوتا ہے جس نے علم (دین) سکھلایا یا کوئی نہر کھود دی یا کوئی کنواں کھودا یا کوئی درخت لگایا یا کوئی مسجد بنائی یا کوئی قرآن چھوڑ گیا یا کوئی اولاد چھوڑی جو اسکے مرنے کے بعد بخشش کی دعا کرے (ترغیب از بزار و ابو نعیم) اور ابن ماجہ نے بجائے درخت لگانے اور کنواں کھودنے کے صدقہ کا اور مسافرخانہ کا ذکر کیا ہے (ترغیب) اس حدیث سے دینی مدرسہ کی اور رفاہ عام کے کاموں کی بھی فضیلت ثابت ہوئی (مثلہ ۲۹) حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا میں نے عرض کیا ۶۴
یا رسول اللہ فلانے کو بھی دیدیجئے (حدیث کے اخیر میں ہے کہ) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں (بعض اوقات) کسی شخص کو دیتا ہوں حالانکہ دوسرا شخص مجھکو اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے (مگر) اس اندیشہ سے (دیتا ہوں) کہ اسکو اگر نہ ملے تو وہ اسلام پر قائم نہ رہے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اسکو دوزخ میں اوندھے منہ ڈالدے (کیونکہ بعضے نومسلم اول میں مضبوط نہیں ہوتے اور تکلیف کی سہار نہیں کرسکتے اُنکے اسلام سے پھر جانے کا شبہ رہتا ہے تو اُن کو آرام دینا ضروری ہے) (عین مسلم) ف اس حدیث سے نومسلموں کی امداد کرنیکی اور انکو آرام پہونچانیکی فضیلت ثابت ہوئی (مثلہ ۳۰) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھکو سچا دین دیکر بھیجا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو عذاب نہ دیگا جس نے یتیم پر رحم کیا اور اس سے نرمی کیساتھ بات کی اور اسکی یتیمی اور بیچارگی پر ترس کھایا (ترغیب از طبرانی) ف اس حدیث سے یتیم خانوں کی امداد کی بھی فضیلت ثابت ہوئی۔ خلاصہ دس آیتیں اور بیس حدیثیں ہیں جو مشکوٰۃ سے لیگئی ہیں بجز دو تین کے انمیں دوسری کتاب کا نام لکھدیا ہے ان سے بہت سے موقع مخلوق کو نفع پہونچانیکے معلوم ہوئے اور ایسے ہی اور بہت کام ہیں جو سب کے سب ایک آیت اور ایک حدیث میں جمع ہیں آیت ایک دوسرے کی مدد کردینے کی اور تقویٰ (کے کاموں) میں (مائدہ) حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب آدمیوں سے زیادہ پیارا وہ ہے جو آدمیوں کو زیادہ نفع پہونچاوے (ترغیب عن الاصبہانی) اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ اشرف علی

رُوحِ شانزدہم ملقب بہ بابُ الرَّیّان

رُوزے رکھنا خاص کر فرض روزے رمضان کے اور واجب روزے رکھنا روزہ بھی مثل نماز و زکوٰۃ کے اسلام کا ایک رکن یعنی بڑی شان کا ایک لازمی حکم ہے چنانچہ (۱) فرمایا اللہ تعالیٰ نے لئے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا اور (۲) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الخ (یہ وہ حدیث ہے جو روح چہاردہم کے نمبر ۹ میں گذر چکی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر نماز و زکوٰۃ وحج سب کرتا ہو مگر روزہ نہ رکھتا ہو تو اسکی نجات کیلئے کافی نہیں) روزہ میں ایک خاص بات ایسی ہے جو کسی عبادت میں نہیں وہ یہ ہے کہ چونکہ روزہ ہونے یا نہ ہونے کی بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کو خبر نہیں ہو سکتی اسلئے روزہ وہی رکھیگا جسکو اللہ تعالیٰ کی محبت یا اللہ تعالیٰ کا ڈر ہوگا اور اگر فی الحال اسمیں کچھ کمی بھی ہوگی تو تجربہ سے ثابت ہے کہ محبت و عظمت کے کام کرنے سے محبت و عظمت پیدا ہو جاتی ہے اسلئے روزہ رکھنے سے یہ کمی پوری ہو جائیگی اور ظاہر ہے کہ جسکے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف اور محبت ہوگی وہ دین میں کتنا مضبوط ہوگا تو روزہ رکھنے میں دین کی مضبوطی کی خاصیت ثابت ہوگئی اگلی دو حدیثوں میں اسی بات کو اس طرح فرمایا ہے (۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آدمی کے سب عمل اسکے لئے ہیں مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لئے ہے (بخاری) (۴) ایک اور روایت میں حقتعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ روزہ دار اپنا کھانا اپنا پینا اپنی نفسانی خواہش (جو بی بی سے متعلق ہے) میری وجہ سے چھوڑ دیتا ہے (بخاری) اور اس حدیث کی تفصیل ایک دوسری حدیث میں آئی ہے (۵) یعنی رسول اللہ صلی اللہ ٦٥
علیہ وسلم نے حق تعالیٰ کا یہ ارشاد فرمایا کہ وہ کھانا میرے لئے چھوڑ دیتا ہے اور پینا میرے لئے چھوڑ دیتا ہے اور اپنی لذت میرے لئے چھوڑ دیتا ہے اور اپنی بی بی کو میرے لئے چھوڑ دیتا ہے (یعنی اپنی خواہش اس سے پوری نہیں کرتا) (ابن خزیمہ)

(**ف**) ان حدیثوں سے اوپر والی بات ثابت ہوگئی اور اسی لئے روزہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی چیز فرمائی جیسا نمبر ۳ میں گذرا اور اسی خصوصیت مذکورہ کے سبب ہونے کو اگلی حدیث میں بڑی تاکید سے سب عملوں میں بے نظیر فرمایا چنانچہ (۶) حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجکو کسی (بڑے) عمل کا حکم دیجئے فرمایا روزہ کو لو کیونکہ کوئی عمل اسکی برابر نہیں میں نے (دوبارہ) عرض کیا یا رسول اللہ مجکو کسی (بڑے) عمل کا حکم دیجئے فرمایا روزہ کو لو کیونکہ کوئی عمل اسکی مثل نہیں میں نے (تیسری بار) پھر عرض کیا یا رسول اللہ مجکو کسی (بڑے) عمل کا حکم دیجئے فرمایا روزہ کو لو کیونکہ کوئی عمل اسکی مثل نہیں (نسائی و ابن خزیمہ) **ف** یعنی بعض خصوصیتوں میں بے مثل ہے مثلاً خصوصیت مذکورہ میں اور روزہ میں جو حقتعالیٰ کی محبت اور خوف کی خاصیت ہے روزہ دار اگر اسکا خیال رکھے تو ضرور گناہوں سے بچیگا کیونکہ گناہ محبت اور خوف کی کمی ہی سے ہوتا ہے اور جب گناہوں سے بچیگا تو دوزخ سے بھی بچیگا اگلی حدیث کا یہی مطلب ہے (۷) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا روزہ ایک ڈھال ہے اور ایک مضبوط قلعہ ہے دوزخ سے (بچانیکے لئے) (احمد و بیہقی) اور جس طرح روزہ گناہوں سے بچاتا ہے جو کہ باطنی بیماریاں ہیں اسی طرح بہت سی

ظاہری بیماریوں سے بھی بچاتا ہے کیونکہ زیادہ تر یہ بیماریاں کھانے پینے کی زیادتی سے ہوتی ہیں روزہ سے اسمیں
کمی ہوگی تو ایسی بیماریاں بھی نہ آوینگی اگلی حدیث میں اسکی طرف اشارہ ہے (۸) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شے کی ایک زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے (ابن ماجہ) **ف** یعنی جس طرح
زکوٰۃ میں مال کا میل کچیل نکلجاتا ہے اسی طرح روزہ میں بدن کا میل کچیل یعنی مادہ فاسدہ جس سے بیماری پیدا ہوتی ہے
دور ہوجاتا ہے اور اگلی حدیث میں یہ مضمون بالکل ہی صاف آیا ہے (۹) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھا کرو تندرست رہو گے (طبرانی) اور روزہ سے جس طرح ظاہری و باطنی مضرت زائل ہوتی ہے اسی طرح
اس سے ظاہری و باطنی مسرت حاصل ہوتی ہے چنانچہ (۱۰) حضرت ابوہریرہؓ سے ایک لانبی حدیث میں روایت ہے کہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیاں (نصیب) ہوتی ہیں ایک تو جب افطار کرتا ہے (یعنی روزہ کھولتا
ہے تو اپنے افطار پر خوش ہوتا ہے چنانچہ ظاہر ہے) اور جب اپنے پروردگار سے ملیگا (اسوقت) اپنے روزہ پر خوش ہوگا
(بخاری) اور رمضان میں ایکدوسری عبادت اور بھی مقرر کیگئی ہے یعنی تراویح میں قرآن پڑھنا اور سننا جو کہ سنت
مؤکدہ ہے بعضی باتیں اسمیں روزے کی سی ہیں مثلاً نیند جو کہ کھانے پینے کی طرح نفس کو پیاری چیز ہے تراویح سے
اسمیں کسی قدر کمی ہوتی ہے اور مثلاً اس کم سونے کی بھی پوری خبر کسی کو نہیں ہوسکتی چنانچہ بہت دفعہ آدمی
نماز میں سو جاتا ہے اور دوسرے لوگ سمجھتے ہیں کہ جاگ رہا ہے اور مثلاً بعض دفعہ سجدہ میں نیند آجانے سے بدن ایسی وضع
پر ہوجاتا ہے کہ اس وضع پر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور جب وضو نہ رہا نماز بھی نہ رہی یا مثلاً وضو بھی نہ ٹوٹا مگر سوتے ہوئے
جسقدر حصہ نماز کا ادا ہوا ہے وہ صحیح نہیں ہوا۔ تو ایسی حالت میں نیند جیسی پیاری چیز کو دفع کرنا یا تازہ وضو کرکے اس نماز ۶۶
کو لوٹانا یا نماز کے اس حصہ کو لوٹانا جو سوتے میں ادا ہوا ہے وہی شخص کرسکتا ہے جسکے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور
خوف ہوگا پس روزہ کی طرح اس عبادت یعنی تراویح میں قرآن پڑھنے اور سننے میں بھی زیادہ دکھلاوا نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ
نے ایک شان کی دو عبادتیں جمع فرمادیں ایکدن میں ایک رات میں اگلی دو حدیثوں میں اسی کا ذکر ہے (۱۱) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے کو فرض فرمایا اور میں نے رمضان کی شب بیداری
کو (تراویح و قرآن کیلئے) تمہارے واسطے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) سنت بنایا (جو مؤکدہ ہونیکے سبب وہ بھی ضروری
ہے) جو شخص ایمان سے اور ثواب کے اعتقاد سے رمضان کا روزہ رکھے اور رمضان کی شب بیداری کرے وہ اپنے گناہوں سے
اس دن کی طرح نکل جاویگا جسدن اسکو اسکی ماں نے جنا تھا (نسائی) (۱۲) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے دن بندہ کی شفاعت (یعنی بخشش
کی سفارش) کرینگے۔ روزہ کہیگا کہ اے میرے پروردگار میں نے اس کو کھانے اور نفسانی خواہش سے روکے رکھا
سو اسکے حق میں میری سفارش قبول کیجیے اور قرآن کہیگا کہ میں نے اس کو پورا سونے سے روکے رکھا سو اسکے حق میں میری

سفارش قبول کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان دونوں کی سفارش قبول کرلیجائیگی (احمد و طبرانی فی الکبیر و ابن ابی الدنیا و حاکم) **ف** دونوں حدیثوں ملانیسے صیام و قیام میں مناسبت جسکی تفصیل ابھی اوپر آئی ہے ظاہر ہے۔ یہاں تک مضمون کا ایک سلسلہ تھا آگے متفرق طور پر لکھا جاتا ہے **آیت (۱۳)** ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے (ایک لانبی آیت میں) اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں (اخیر میں ارشاد فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے بخشش اور بڑا ثواب تیار کیا ہے (احزاب) **احادیث (۱۴)** حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک لانبی حدیث میں) فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بدبو جو فاقہ سے پیدا ہوجاتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے (بخاری) **ف** اس بدبو کا اصلی سبب چونکہ معدہ ہے اسلئے یہ مسواک سے بھی نہیں جاتی ہاں کچھ کم ہوجاتی ہے **(۱۵)** حضرت ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک لانبی حدیث میں جسمیں اعمال کے ثواب کی مختلف مقداریں آئی ہیں) ارشاد فرمایا کہ روزہ خاص اللہ ہی کے لیئے ہے اس پر عمل کرنیوالے کا ثواب (غیر محدود ہے اس کو) کوئی شخص نہیں جانتا بجز اللہ کے (طبرانی فی الاوسط و بیہقی) **(۱۶)** حضرت ابوسعید خدری رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں پھر اُن میں کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا یہاں تک کہ رمضان کی اخیر رات ہوجاتی ہے اور جو کوئی ایماندار بندہ ایسا نہیں جو ان راتوں میں سے کسی رات میں نماز پڑھے (مراد وہ نماز ہے جو رمضان کے سبب ہو جیسے تراویح) مگر اللہ تعالیٰ ہر سجدہ کے عوض ڈیڑھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور اسکے لئے جنت میں ایک گھر سرخ یاقوت سے بناتا ہے جسکے ساٹھ ہزار دروازے ہونگے انمیں سے ہر دروازہ کے متعلق ایک محل سونیکا ہوگا جو سرخ یاقوت سے آراستہ ہوگا۔ پھر جب رمضان کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اسکے سب گذشتہ گناہ معاف کردئے جاتے ہیں (جو) رمضان (گذشتہ) کے ایسے ہی دن تک (ہوئے ہوں یعنی اس رمضان کی پہلی تاریخ سے پہلے رمضان کی پہلی تاریخ تک) اور ہر روز صبح کی نماز سے لیکر آفتاب کے چھپنے تک ستر ہزار فرشتے اسکے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور یہ جتنی نمازیں رمضان کے مہینے میں پڑھیگا خواہ دن کو خواہ رات کو ہر سجدہ کے عوض ایک درخت ملیگا جسکے سایہ میں سوار پانچسو برس تک چل سکیگا (بیہقی) **(۱۷)** حضرت سلمان رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری جمعہ میں خطبہ پڑھا اور فرمایا اے لوگو! تمہارے پاس ایک بڑا اور برکت والا مہینہ آپہونچا (یعنی رمضان) ایسا مہینہ جسمیں ایک رات ہے جو (ایسی ہے جسمیں عبادت کرنا) ہزار مہینے (تک عبادت کرنے) سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسکے روزہ کو فرض کیا ہے اور اُسکی

٦٧

شب بیداری (یعنی تراویح) کو فرض سے کم (یعنی سنت) کیا ہے جو شخص اسمیں کسی نیک کام سے (جو فرض نہ ہو)
خدا تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرے وہ ایسا ہوگا جیسے اسکے سوا کسی دوسرے زمانہ میں (لیکن) فرض ادا کرے اور جو
کوئی اسمیں کوئی فرض ادا کرے وہ ایسا ہوگا جیسے اسکے سوا کسی دوسرے زمانہ میں ستر فرض ادا کرے (آگے ارشاد
ہے کہ) جو شخص اسمیں کسی روزہ دار کا روزہ کھلوادے (یعنی کچھ افطاری دیدے) یہ اسکے گناہوں کی بخشش کا
اور دوزخ سے اُسکے چھٹکارے کا ذریعہ ہو جائیگا اور اس کو بھی اُس روزہ دار کی برابر ثواب ملیگا اس طرح سے
کہ اس کا ثواب بھی نہ گھٹیگا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں ہر شخص کو تو اتنا میسر نہیں جس سے روزہ دار کا
روزہ کھلوا سکے (یہ پوچھنے والے روزہ کھلوانے کا مطلب یہ سمجھے کہ پیٹ بھر کر کھانا کھلاوے) آپنے فرمایا اللہ
تعالیٰ یہ ثواب اُس شخص کو بھی دیتا ہے جو کسی کا روزہ ایک چھوارے پر یا پیاس بھر پانی پر یا دودھ کی کسی پر
(جو دودھ میں پانی ملا کر بنائی جاتی ہے) کھلوا دے الخ (ابن خزیمہ) اور رمضان کے متعلق ایک تیسری عبادت
اور بھی ہے یعنی اعتکاف رمضان کے اخیر دس دن میں جو ایسی سنت ہے کہ سب کے ذمہ ہے لیکن اگر بستی میں ایک
بھی کرے تو سب کی طرف سے کافی ہے اور اعتکاف اسکو کہتے ہیں کہ یہ ارادہ کرکے مسجد میں پڑا رہے کہ اتنے دن تک بدون
پیشاب یا پاخانہ وغیرہ کی مجبوری کے یہاں سے نہ نکلونگا اور روزہ اور تراویح کی طرح اسمیں بھی نفس کی ایک بیماری
چھوٹتی ہے یعنی کھلے مہار پھرنا اور اسی طرح اسمیں بھی دکھلاوا نہیں ہوسکتا کیونکہ کسی کو کیا خبر کہ مسجد میں کسی خاص ٦٨
نیت سے بیٹھا ہے یا ویسے ہی آگیا ہے آگے اسکی فضیلت کا ذکر ہے (۱۸) علی بن حسین اپنے باپ سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان میں دس روز کا اعتکاف کرے دو حج اور دو عمرہ جیسا (ثواب)
ہوگا (بیہقی) (۱۹) حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے حق میں فرمایا
کہ وہ تمام گناہوں سے رکا رہتا ہے اور اُس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے کوئی تمام نیکیاں کر رہا ہو (مشکوٰۃ از ابن ماجہ)
اور ایک فضیلت اسمیں یہ بھی ہے کہ اسمیں مسجد میں حاضر رہنا پڑتا ہے اور مسجد میں حاضر رہنے کی فضیلت سبق دوازدہم
میں گذر چکی ہے البتہ عورتیں گھر ہی میں اپنی نماز پڑھنے کی جگہ اعتکاف کریں اور یہ سب عبادتیں جس دن ختم ہوتی
ہیں یعنی عید کا دن اسکی بھی فضیلت آئی ہے چنانچہ (۲۰) حضرت انس رض سے ایک لمبی حدیث میں روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب عید کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ انہوں نے
میرا فرض ادا کیا پھر دعا کیلئے نکلے ہیں اپنی عزت و جلال اور کرم و شان بلند کی قسم میں ضرور انکی عرض قبول کروں گا
پھر فرماتا ہے کہ واپس جاؤ میں نے تمکو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دیا پس وہ بخشے
بخشائے واپس آتے ہیں (مشکوٰۃ بیہقی) آخر کی دو حدیثیں تو مشکوٰۃ کی ہیں باقی سب ترغیب سے لی ہیں اشرف علی

ف ۵ و فی قولہ تعالیٰ ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد اشارۃ لطیفۃ الی تخصیص الرجال بالمساجد حیث خص بالخطاب من المقصود منہ مباشرۃ النساء وما ہم الا الرجال ۱۲

روح ششدہم حج کرنا جس شخص میں شرطیں پائی جاویں اُس پر فرض ہے اور دوسروں کے لئے نفل (ملقب بیت اللہ یابی) اور حج بھی مثل نماز و زکوٰۃ و روزہ کے اسلام کا ایک رکن یعنی بڑی شان کا ایک لازمی حکم ہے چنانچہ (**۱**) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان (یعنی کعبہ) کا حج کرنا ہے یعنی اس شخص کے (ذمہ) جو کہ طاقت رکھے وہاں تک (پہونچنے) کی سبیل (یعنی سامان) کی (آل عمران) اور (**۲**) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الخ (یہ وہ حدیث ہی جو روح چہاردہم کے نمبر ۹ میں گذر چکی ہو) جس سے معلوم ہوتا ہو کہ اگر نماز و زکوٰۃ و روزہ سب کرتا ہو مگر حج فرض نہ کیا ہو تو اسکی نجات کے لیے کافی نہیں اور حج میں ایک خاص بات ایسی ہے جو اور عبادتوں میں نہیں وہ یہ ہے کہ اور عبادتوں کے افعال میں کچھ عقلی مصلحتیں بھی سمجھ میں آجاتی ہیں مگر حج کے افعال میں بالکل عاشقانہ شان ہی تو حج وہی کریگا جسکا عشق عقل پر غالب ہوگا اور اگر کسی انسان میں کچھ کمی بھی ہوگی تو تجربہ سے ثابت ہے کہ عاشقانہ کام کرنے سے عشق پیدا ہوجاتا ہے اسلئے حج کرنے سے یہ کمی پوری ہوجائیگی اور خاصکر جب اُن کاموں کو اسی خیال سے کرے اور ظاہر ہے کہ جس کے دل میں خدا تعالیٰ کا عشق ہوگا وہ دین میں کتنا مضبوط ہوگا تو حج کرنے میں دین کی مضبوطی کی خاصیت ثابت ہوگئی (ایسی ہی تقریر روزہ کے بیان میں گذری ہی) اگلی حدیثوں سے اس کا پتہ چلتا ہے (**۳**) حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ۷۹
فرمایا کہ بیت اللہ کے گرد پھرنا اور صفا و مروہ کے درمیان پھیرے کرنا اور کنکریوں کا مارنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی یاد کے قائم کرنے کیلئے مقرر کیا گیا ہی (علین ابوداؤد باب الرمل) **ف** یعنی گو ظاہر والوں کو تعجب ہو سکتا ہے کہ اس گھومنے دوڑنے کنکریاں مارنے میں عقلی مصلحت کیا ہی مگر تم مصلحت مت ڈھونڈو یوں سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے اس کے کرنے سے اسکی یاد ہوتی ہی اور اس سے علاقہ بڑھتا ہی اور محبت کا امتحان ہوتا ہی کہ جو بات عقل میں بھی نہیں آئی حکم سمجھکر اسکو بھی مان لیا پھر محبوب کے گھر کے بل بل قربان ہونا اسکے کوچہ میں دوڑے دوڑے پھرنا کھلم کھلا عاشقانہ حرکات ہیں (**۴**) زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رض سے سنا ہی فرماتے تھے کہ (اب طواف میں) شانے ہلاتے ہوئے دوڑنا اور شانوں کو چادر سے باہر نکال لینا کس وجہ سے ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو (مکہ میں) قوت دیدی اور کفر کو اور کفر والوں کو مٹا دیا (اور یہ فعل شروع ہوا تھا اُن ہی کو اپنی قوت دکھلانیکے لیے جیسا روایات میں آیا ہی) اور باوجود اسکے (کہ اب مصلحت نہیں رہی مگر) ہم اس فعل کو نہ چھوڑینگے جسکو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں (آپکے اتباع اور حکم سے) کرتے تھے (کیونکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حجۃ الوداع میں عمل فرمایا جبکہ تمیں ایک بھی کافر نہ تھا) (علین ابوداؤد باب الرمل) **ف** اگر حج میں عاشقی کا رنگ غالب نہوتا تو جب عقلی ضرورت ختم ہوگئی تھی یہ فعل بھی موقوف کردیا جاتا (**۵**) عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض حجر اسود کی طرف آئے اور اسکو بوسہ دیا اور فرمایا میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ کسی کو نفع پہونچا سکتا ہے

اور نہ نقصان اور اگر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھتا کہ تجکو بوسہ دیتے تھے تو میں (کبھی) تجکو بوسہ نہ دیتا۔
(ابن ابوداؤد باب تقبیل الحجر) ف محبوب کے علاقہ کی چیز کو چومنے کا سبب بجز عشق کے اور کونسی مصلحت ہوسکتی ہے اور
حضرت عمرؓ نے اپنے اس قول سے یہ بات ظاہر کردی کہ مسلمان حجر اسود کو معبود نہیں سمجھتے کیونکہ معبود تو وہی ہوتا ہے
جو نفع و ضرر کا مالک ہو (ملک) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کیطرف منہ کیا پھر
اسپر اپنے دونوں لب (مبارک) ایسی حالت میں رکھے کہ بڑی دیر تک روتے رہے پھر جو نگاہ پھیری تو دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت
عمرؓ بھی رو رہے ہیں آپ نے فرمایا اے عمر اس مقام پر آنسو بہائے جاتے ہیں (ابن ماجہ ابن خزیمہ وحاکم وبیہقی) ف
محبوب کی نشانی کو پیار کرتے ہوئے رونا صرف عشق سے ہوسکتا ہے خوف وغیرہ سے نہیں ہو سکتا اور افعال عاشقانہ تو
ارادہ سے بھی ہوسکتے ہیں مگر رونا بدون کشش کے ہو نہیں سکتا پس حج کا تعلق عشق سے اس حدیث سے اور زیادہ
ثابت ہوتا ہے (ملک) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک لمبی حدیث میں) فرمایا کہ جب عرفہ کا دن
ہوتا ہے (جبکہ حاجی لوگ عرفات میں ہوتے ہیں) اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ان لوگوں پر فخر کرتا ہے فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو
میرے پاس دور دراز رستے سے اس حالت میں آئے ہیں کہ پریشان بال ہیں گرد و غبار آلودہ ہیں اور دھوپ میں چل رہے ہیں میں
تمکو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخشدیا (بیہقی و ابن خزیمہ) ف اس میں صورت کا عاشقانہ ہونا ظاہر ہے اور فخر کیساتھ اس کا
ذکر فرمانا اس عاشقانہ صورت کے پیاری ہونے کو بتلا رہا ہے یہ چند حدیثیں حج میں عاشقی کی شان ہونے کی تائید میں نمونہ ۷۰
کے لکھدی گئیں ورنہ حج کے سارے افعال کھلم کھلا اسی عاشقانہ رنگ کے ہیں منیٰ مزدلفہ عرفات کے بیابانوں میں پھرنا بیک
کہنے میں چیخنا پکارنا ننگے سر پھرنا اپنی زندگی کو موت کی شکل بنالینا یعنی مردوں کا سا لباس پہننا اخیر بال تک نہ کٹانا ناخن
تک کو نہ مارنا جس سے دیوانوں کی سی صورت بن جاتی ہے یہ منڈانا کسی جانور کا شکار نہ کرنا خاص حد کے اندر خوشبو نہ لگانا
گھاس تک توڑنا جسمیں کوئی محبوب کا ادب ہی ہے یہ کام عاقلوں کے ہیں یا عاشقوں کے اور اسمیں سے اکثر افعال ایسے ہیں جو عقل کیلئے نہیں
اسمیں ایک خاص وجہ ہے یعنی پردہ کی مصلحت و قارنہ کعبہ کے گرد گھومنا اور صفا مروہ کے بیچ میں دوڑنا اور خاص نشانوں پر
کنکر پتھر مارنا اور حجر اسود کو بوسہ دینا اور زار زار رونا اور خاک آلودہ ہو پسینہ میں شرابور عرفات میں حاضر ہونا ان عاشقانہ
افعال ہونیکا ذکر اوپر حدیثوں میں آچکا ہے اور جس طرح حج میں عشق و محبت کا رنگ ہے اسکے ادا کا جس مقام سے تعلق ہے
یعنی مکہ معظمہ مع اپنے تعلقات کے اسمیں بھی محبت کی شان رکھی گئی ہے جس سے حج کا وہ رنگ اور تیز ہوجاتا ہے چنانچہ آیت
میں ہے (ملک) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ میں اپنی اولاد کو آپ کے معظم گھر کے قریب آباد کرتا ہوں آپ کچھ لوگوں کے
دلوں کو ان کی طرف مائل کردیجئے (سورۂ ابراہیم مختصراً) ف اس دعا کا وہ ثمرہ آنکھوں سے نظر آتا ہے جسکو ابن ابی حاتم نے سند کے
روایت کیا ہے کہ (ملک) کوئی مومن ایسا نہیں جس کا دل کعبہ کی محبت میں پھنسا ہوا نہ ہو حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اگر ابراہیم
علیہ السلام یہ کہتے کہ لوگوں کے قلوب تو یہود و نصاریٰ کی بھی ان پر بھیڑ ہوجاتی لیکن انہوں نے اہل ایمان کو خاص کردیا کہ کچھ لوگوں کے
قلوب کہدیا) (عینی و درمنثور) اور حدیث میں ہے چنانچہ (ملک) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

سلہ بہت قال من الناس ۱۲

(ہجرت کے) وقت مکہ معظمہ کو خطاب کر کے) فرمایا تو کیسا کچھ ستھرا شہر ہے اور میرا کیسا کچھ محبوب ہے اور اگر میری قوم مجھکو تجھ سے
جدا نہ کرتی تو میں دوسری جگہ جا کر نہ رہتا (یعنی مشکوٰۃ از ترمذی) **ف** اور جب ہر مومن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے
محبت ہے تو آپ کی محبوب شہر یعنی مکہ معظمہ سے بھی ضرور محبت ہوگی تو مکہ سے محبت (پیغمبروں کی دعا کا اثر سوا یہ
تو حج کی اور مقام کی دینی فضیلت تھی جو کہ اصلی فضیلت ہے، اور بعضی دنیوی منفعتیں بھی اللہ تعالیٰ نے اس میں رکھی
ہیں گو حج میں ان کی نیت نہ ہونا چاہیے مگر وہ خود حاصل ہو جاتی ہیں چنانچہ آگے دو آیتوں میں اس طرف اشارہ
(مسئلہ ۱۱) ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو کہ ادب کا مکان ہے لوگوں (کی مصلحت) قائم رہنے کا
سبب کر دیا الخ (مائدہ) **ف** مصلحت عام لفظ ہے سو کعبہ کی دینی مصلحتیں تو ظاہر ہیں اور دنیوی مصلحتیں بعضی یہ ہیں
اس کا جائے امن ہونا وہاں ہر سال مجمع ہونا جس میں مالی ترقی اور قومی اتحاد بہت سہولت سے میسر ہو سکتا ہے اور
اس کے بقا تک عالم کا باقی رہنا حتیٰ کہ جب کفار اس کو منہدم کر دینگے قریب ہی قیامت آجاوے گی جیسا احادیث سے
معلوم ہوتا ہے (بیان القرآن کا مسئلہ) (مسئلہ ۱۲) اللہ تعالیٰ نے (حج کیلئے لوگوں کے آنے کی حکمت میں یہ) ارشاد فرمایا تاکہ
اپنے (دینی و دنیوی) فوائد کیلئے آموجود ہوں (مثلاً آخرت کے منافع یہ ہیں حج و ثواب و رضا حق اور دنیوی فوائد
یہ ہیں قربانی کا گوشت کھانا اور تجارت و مثل ذلک چنانچہ (مسئلہ ۱۳) ابن ابی حاتم نے اسکو حضرت ابن عباس سے
روایت کیا ہے (کذا فی الروح بیان القرآن) اور حج کے رنگ کی ایک دوسری عبادت اور بھی ہے یعنی عمرہ جو کہ ۱۷
سنت مؤکدہ ہے جس کی حقیقت حج ہی کے بعضے عاشقانہ افعال ہیں اسی لئے اس کا لقب حج اصغر ہے چنانچہ (مسئلہ ۱۴) عبداللہ
بن شداد اور مجاہد سے روایت ہے (یعنی در منثور عن ابی شیبہ) مگر یہ حج کے زمانہ میں ہی ہوتا ہے جس سے دو عبادتیں
ایک شان کی جمع ہو جاتی ہیں اور دوسرے زمانہ میں بھی ہوتا ہے یہاں تک مضمون کا ایک سلسلہ تھا آگے متفرق طور پر لکھا جاتا ہے
(مسئلہ ۱۵) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور (جب حج یا عمرہ کرنا ہو تو اس) حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے (خوش کرنیکے) واسطے پورا
پورا ادا کیا کرو (کہ افعال و شرائط بھی سب بجا لاؤ اور نیت بھی خالص ثواب کی ہو) (بیان القرآن) (مسئلہ ۱۶)
حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی ظاہری مجبوری یا ظالم بادشاہ یا کوئی مانع
کرنے والی بیماری حج سے روکنے والی نہ ہو اور وہ پھر بھی حج کئے بغیر مر جاوے اسکو اختیار ہے خواہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر (یعنی
مشکوٰۃ از دارمی) **ف** فرض حج کے نہ کرنے پر کتنی سخت دھمکی ہے (مسئلہ ۱۷) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کا ارادہ کرے اسکو جلدی کرنا چاہیئے (یعنی مشکوٰۃ از ابو داؤد و ترمذی) (مسئلہ ۱۸)
حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ میں اتصال کیا کرو (یعنی ایک زمانہ حج
کا ہو) دونوں فقر اور گناہوں کو دور کرتے ہیں جیسا بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو دور کرتی ہے
(بشرطیکہ کوئی دوسرا امر اس کے خلاف اثر کرنیوالا نہ پایا جاوے) اور جو حج احتیاط سے کیا جاوے اس کا عوض بجز جنت کے
کچھ نہیں (یعنی مشکوٰۃ از ترمذی و نسائی) **ف** اس میں حج و عمرہ کا ایک دینی نفع مذکور ہے اور ایک دنیوی نفع اھ

گناہ سے مراد حقوق اللہ ہیں کیونکہ حقوق العباد تو شہادت سے بھی معاف نہیں ہوتے لحدیث الا الدین کما فی المشکوۃ عن مسلم (۱۹)
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کرنیوالے اور عمرہ کرنیوالے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ دعا
کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انکی دعا قبول کرتا ہے اور اگر وہ اس سے مغفرت چاہتے ہیں وہ ان کی مغفرت کرتا ہے (ابن مشکوۃ از ابن ماجہ)
(۲۰) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حج کرنے یا عمرہ کرنے یا جہاد کرنے چلا پھر
وہ راستہ ہی میں (ان کاموں کے کرنے سے پہلے) مرگیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے غازی اور حاجی اور عمرہ والے کا ثواب لکھیگا (بیں مشکوۃ
از بیہقی) اور حج کے متعلق ایک تیسرا عمل اور بھی ہے یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریفہ کی زیارت جو اکثر
علما کے نزدیک مستحب ہے اور جس طرح حج میں عشق الٰہی کی شان تھی اس زیارت میں عشق نبوی کی شان ہے اور جسطرح حج
سے عشق الٰہی میں ترقی ہوئی اور زیارت سے عشق نبوی میں جسکے دلمیں اللہ و رسول کا عشق ہوگا وہ دیکھ لیگا کتنا منضبط ہوگا
اس شان عشقی کا پتہ اس حدیث سے چلتا ہے (۲۱) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص حج کرکے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے وہ ایسا ہے جیسے میری حیات میں میری زیارت کی ہو (ابن مشکوۃ
از بیہقی) **ف** حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں حالتوں کو برابر فرمایا اور جب کسی خاص بات کی تخصیص نہیں تو اثر میں برابر
ہونگی اور ظاہر ہے کہ آپکی حیات میں آپکی زیارت ہوتی تو کسقدر آپکا عشق قلب میں پیدا ہوتا تو وفات کے بعد زیارت کرنیکا
بھی وہی اثر ہوگا اور یہ حدیث تو اس دعوی کی تائید کیلئے لکھدی ہے اس زیارت کا یہ اثر ترقی عشق نبوی کھلم کھلا ۷۲
آنکھوں سے نظر آتا ہے اور جس طرح حج کے مقام یعنی مکہ معظمہ میں محبت کی شان رکھی گئی ہے جسکا بیان اوپر ہوچکا اسیطرح اس
زیارت کے مقام یعنی مدینہ منورہ میں محبت کی شان رکھی گئی ہے چنانچہ (۲۲) حضرت ابوہریرہؓ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ انہوں نے (یعنی ابراہیم علیہ السلام نے) آپسے مکہ کیلئے دعا کی ہے اور میں آپسے مدینہ
کیلئے دعا کرتا ہوں اسی کی اور اتنی ہی اور بھی الخ (مشکوۃ از مسلم) **ف** مشہور گذرا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کیلئے محبوبیت
کی دعا فرمائی ہے تو مدینہ منورہ کیلئے دوگنی محبوبیت کی دعا ہوگی (۲۳) حضرت عائشہؓ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ مدینہ کو ہمارا محبوب بنا دے جیسے ہم مکہ سے محبت کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ
(مشکوۃ از بخاری و مسلم) (۲۴) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے اور مدینہ
کی دیواروں کو دیکھتے تو سواری کو تیز کردیتے مدینہ کی محبت کے سبب (مشکوۃ از بخاری) **ف** محبوب کا محبوب بھی محبوب ہوتا
تو ضرور سب مسلمانوں کو مدینہ سے محبت ہوگی (۲۵) یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین میں کوئی جگہ ایسی نہیں
جہاں مجھکو اپنی قبر ہونا مدینہ سے زیادہ پسند ہو یہ بات تین بار فرمائی (مشکوۃ از مالک) اہمیت یہی تقریر ہے جو اس پہلی حدیث میں تھی اور حج و
زیارت سے محبت کا بڑھ جانا اور خود حج و زیارت کی اور انکے مقاموں کی بھی محبت ایمان والوں کے دلمیں نا دلیل کا محتاج نہیں اور اس محبت کا
جو اثر دین پر پڑتا ہے اس کا بیان اوپر ہوچکا ہے پس اے مقدور والے مسلمانوں اس دولت کو نہ چھوڑو

(والروایات ماخوذ من کتب مختلفہ صرح باسمائہا عند کل حدیث کتبہ **اشرف علی**

روح ہشدہم (قربانی کرنا) جس شخص پر زکوۃ فرض ہے اسپر قربانی کرنا بھی واجب ہے اور اس کا بیان کہ زکوۃ
ملقب بلقب عیش الحیان کس پر فرض ہوتی ہی روح چہاردہم کے اخیر حصّہ کے پہلے مضمون میں گذر چکا ہے اور
بعضے ایسے شخص پر بھی واجب ہے جسپر زکوۃ فرض نہیں ہے کسی عالم سے زبانی پوچھ لے اور جس پر قربانی
واجب نہ ہو اگر وہ بھی کرے یا اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے بھی کرے تو اسکو بھی بہت ثواب ملتا ہے اور اگر
کسی مرے ہوئے کی طرف سے کرے تو اس مرے ہوئے کو بھی بہت ثواب ملتا ہی اب اسکے متعلق آیتیں اور
حدیثیں لکھی جاتی ہیں **آیات** (۱) فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر امت کے لیے قربانی کرنا اس غرض سے مقرر کیا تھا
کہ وہ ان مخصوص چوپایوں پر (یعنی گائے اونٹ بکری بھیڑ پر) اللہ کا نام لیں جو اس نے انکو عطا فرمائے تھے
(اور یہ وہ جانور ہیں جنکا ذکر دوسری آیت میں مع انکے کھانے کے حلال ہونیکے اس طرح آیا ہے کہ آٹھ نر و مادہ
یعنی بھیڑوں میں دو قسم یعنی نر و مادہ اور بھیڑوں میں دنبہ بھی آگیا) اور بکری میں دو قسم اور اونٹ میں بھی دو قسم اور گائے
میں بھی دو قسم (اور گائے میں بھینس بھی آگئی) (سورۂ انعام) پھر ارشاد ہے اور قربانی کے اونٹ اور گائے
کو ہم نے اللہ (کے دین) کی یادگار بنایا ہے (کہ ان کی قربانی سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور دین کی قدر ظاہر
ہوتی ہے اور اس حکمت کے علاوہ) ان جانوروں میں تمھارے (اور بھی) فائدے ہیں (مثلاً دنیوی فائدہ کھانا اور کھلانا اور اخروی ۳۷
فائدہ ثواب) (پھر ارشاد ہی) اللہ تعالیٰ کے پاس نہ ان کا گوشت پہونچتا ہے اور نہ ان کا خون لیکن اسکے پاس تمھارا
تقویٰ (اور اخلاص) پہونچتا ہے (پھر ارشاد ہی) اور اخلاص والوں کو خوشخبری سنا دیجئے (سورۂ حج) **ف** (۱)
اس سے معلوم ہوا کہ قربانی پہلی امتوں پر بھی تھی **ف** (۲) اگرچہ بکری بھیڑ بھی قربانی کے جانوروں میں اور اللہ کے
دین کی یادگار ہیں مگر آیت میں خاص اونٹ اور گائے کا ذکر فرمانا اس لیے ہو کہ ان کی قربانی بھیڑ بکری کی قربانی سے
افضل ہو اور اگر پوری گائے یا اونٹ نہ ہو بلکہ اس کا ساتواں حصہ قربانی میں لیں تو اسمیں یہ تفصیل ہے کہ اگر ساتواں
حصّہ اور پوری بکری یا بھیڑ قیمت اور گوشت کی مقدار میں برابر ہوں تو جسکا گوشت عمدہ ہو وہی افضل ہو اور اگر
قیمت اور گوشت میں برابر نہ ہوں تو جو زیادہ ہو وہ افضل ہے (شامی از تاتارخانیہ) **ف** (۳) قربانی میں اخلاص
یہ ہو کہ خاص حق تعالیٰ کے لیے اور اس سے ثواب لینے کیلئے کرے (۲) آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے اور قربانی
کیجئے (کوثر) **ف** یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا ہے جب آپ کو اسکی تاکید ہے تو ہمکو کیسی معافی ہوگی

ـــ

۵ لقب بلقب خاص کما قیل و ما قیل لما قبله ولقبت الاضحیة بالحیان لما کانها موتة وثبت لها العیش لبقاء ما اجر ففیه صنعة التقابل
وفی الاجزاء الاولی من ہذه الالقاب لطیفة انقلابیة وہی ان الیاء کالمقدمة للمیت والمیت کالمقدمة للعیش وقعت الاجزاء بہذا الترتیب
توبع القافیة فی الثلثة لطیفة اخری ومجیٔ الاحرف المتماثلة من الہاء والدال والراء فی الاجزاء الثانیة من الالقاب مترتب خاص حیث جاء الاول
فی الاخر والاخر فی الاول والاوسط فی الاوسط فی کل اثنین منہا فصل حرف احد لطیفة ثالثة ومجیٔ الحرف الاول فی الجزء الآخر وبالعکس ناسب کون الجزء
الآخر متقدما من حیث کونه مقصودا وکون الجزء الاول موخرا من حیث کونه مقدمة وہذه لطیفة رابعة فصارت الالقاب ذات لطائف ۱۲

جیسے اسکی ساتھ کی چیز ہے یعنی نماز کہ امت پر بھی فرض ہے **احادیث** (ع ۳) حضرت عائشہؓ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کے دن میں آدمی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ
کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پیارا نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے دن مع اپنے سینگوں اور اپنے
بالوں اور کھروں کے حاضر ہوگا (یعنی ان سب چیزوں کے بدلے ثواب ملیگا) اور قربانی کا خون زمین پر
گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک خاص درجہ میں پہنچ جاتا ہے سو تم لوگ جی خوش کرکے قربانی
کیا کرو (زیادہ دام اور خرچ ہوجانے پر جی برا مت کیا کرو) (ابن ماجہ ترمذی و حاکم) (ع ۴) زید بن ارقمؓ سے روایت ہے
کہ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ یہ قربانی کیا چیز ہے آپ نے فرمایا تمہارے (نسبی یا روحانی) باپ ابراہیم علیہ السلام
کا طریقہ ہے انھوں نے عرض کیا کہ ہمکو اس میں کیا ملتا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ہر بال کے بدلہ ایک
نیکی انھوں نے عرض کیا کہ اگر اون (والا جانور) ہو آپ نے فرمایا کہ ہر اون کے بدلہ بھی ایک نیکی (حاکم) (ع ۵) حضرت
علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہؓ اٹھو اور (ذبح کے وقت) اپنی قربانی کے پاس
موجود رہو کیونکہ پہلا قطرہ جو قربانی کا زمین پر گرتا ہے اسکے ساتھ ہی تیرے تمام گناہوں کی مغفرت ہوجائیگی
(اور) یاد رکھو کہ (قیامت کے دن) اس (قربانی) کا خون اور گوشت لایا جائیگا اور تیرے میزان (عمل)
میں ستر حصے بڑھا کر رکھدیا جاویگا (اور ان سب کے بدلے نیکیاں دی جاوینگی) ابوسعیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ۴۷
یہ (ثواب مذکور) کیا خاص آل محمد کیلئے ہے کیونکہ وہ اس کے لائق بھی ہیں کہ کسی چیز کے ساتھ خاص کیے
جائیں یا آل محمد اور سب مسلمانوں کیلیے عام طور پر ہے آپ نے فرمایا کہ آل محمد کیلئے (ایک طرح سے) خاص
بھی ہے اور سب مسلمانوں کیلئے عام طور پر بھی ہے (اصبہانی) **ف** ایک طرح سے خاص ہونیکا مطلب
ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا قرآن مجید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے لئے فرمایا ہے کہ نیک کام کا ثواب
بھی اوروں سے دونا ہے اور گناہ کا عذاب بھی دونا ہے سو قرآن مجید (آپکی بیبیوں کیلئے) اور اس حدیث سے
آپکی اولاد کیلئے بھی یہ قانون ثابت ہوتا ہے اور اسکی بنا زیادہ بزرگی ہے (ع ۶) حسین بن علیؓ کی روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس طرح قربانی کرے کہ اسکا دل خوش ہو کر
(اور) اپنی قربانی میں ثواب کی نیت کرتا ہو وہ قربانی اس شخص کے لئے دوزخ سے آڑ ہوجائیگی
(طبرانی کبیر) (ع ۷) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جو شخص قربانی کرنے کی گنجائش رکھے اور قربانی نہ کرے سو وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آوے (حاکم) **ف**
دیکھئے کسقدر ناراضی کی بات ہے کیا کوئی مسلمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ناراضی کی سہار کرسکتا ہے
اور یہ ناراضی اسی سے ہے جسکے ذمہ قربانی واجب ہو اور جسکو گنجائش نہ ہو اس کے لئے نہیں

یہ حدیثیں ترغیب میں ہیں) (ع۸) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
حج میں اپنی بیبیوں کی طرف سے ایک گائے قربانی کی اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے بقرعید کے دن
حضرت عائشہؓ کی طرف سے گائے قربانی کی (مسلم) **ف** یہ ضرور نہیں کہ ایک گائے سب
بیبیوں کی طرف سے کی ہو بلکہ ممکن ہے کہ سات کے اندر اندر کی ہو اور اونٹ بکری کثرت سے
ملتے ہوئے گائے کی قربانی فرمانا اگر اتفاقی طور پر نہ سمجھی جاوے تو ممکن ہے کہ یہود جو بچھڑے کو
پوجا کرتے تھے اس شرک کے مٹانے کیلئے آپنے اسکا اہتمام فرمایا ہو اور بعض روایتوں میں جو
گائے کے گوشت کا مرض (یعنی مضر) ہونا آیا ہے وہ شرعی حکم نہیں ہے بطور پرہیز کے ہے جیسا
کہ روح دہم نمبر ۹ میں حضرت علیؓ کو کھجور کھانے سے ممانعت فرمانے کا مضمون گذرچکا ہے چنانچہ
حلیمی نے کہا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ حجاز خشک ملک ہے اور گائے کا گوشت بھی خشک ہے
(مقاصد حسنہ فی علیکم فی لحوم البقر) اور مقاصد والے نے کہا ہے کہ گویا یہ حجاز والوں کے ساتھ
مخصوص ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ معنی پسند کئے گئے ہیں یعنی سب علماء نے اسکو پسند کیا ہے
(ع۹) حنش سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ دو دنبے قربانی کئے اور فرمایا
انمیں ایک میری طرف سے ہے اور دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے میں نے اُن سے ۷۵
اسکے متعلق گفتگو کی انھوں نے فرمایا کہ حضورؐ نے مجھکو اسکا حکم دیا ہے میں اسکو کبھی نہ چھوڑونگا
(ابوداؤد و ترمذی) **ف** حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر بڑا حق ہے اگر ہم ہر سال حضورؐ کی
طرف سے بھی ایک حصہ کر دیا کریں تو کوئی بڑی بات نہیں (ع۱۰) ابو طلحہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دنبہ کی اپنی طرف سے قربانی فرمائی اور) دوسرے دنبہ کے
ذبح میں فرمایا کہ یہ (قربانی) اُسکی طرف سے ہے جو میری امت میں سے مجھپر ایمان لایا اور جس نے
میری تصدیق کی (موصلی و کبیر و اوسط یہ حدیثیں جمع الفوائد میں ہیں) **ف۱** مطلب حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کا اپنی امت کو ثواب میں شامل کرنا تھا نہ یہ کہ قربانی کسی کی طرف سے ایسے طرح ہوگئی
کہ اب کسی کے ذمہ قربانی نہیں رہی **ف۲** غور کرنے کی بات ہے کہ جب حضورؐ نے قربانی میں
اُمت کو یاد رکھا تو افسوس ہے کہ امتی حضورؐ کو یاد نہ رکھیں اور ایک حصہ بھی آپ کی طرف سے نہ کر دیا کریں
(ع۱۱) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی قربانیوں کو
خوب قوی کیا کرو (یعنی کھلا پلا کر) کیونکہ وہ پل صراط پر تمہاری سواریاں ہونگی (کنز العمال فرعن
ابی ہریرۃ) **ف** عالموں نے سواریاں ہونیکے دو مطلب بیان کئے ہیں ایک تو قربانی کے جانور خود سواریاں

ع۵ مجمع البحار مادۃ قرہ ۱۲۔

ہوجاوینگی اور اگر کئی جانور قربانی کئے ہوں یا تو سب کے بدلے میں ایک بہت اچھی سواری ملجاویگی اور یا ایک ایک منزل میں ایک ایک جانور پر سواری کرینگے دوسرا مطلب ہوسکتا ہے کہ قربانیوں کی برکت سے پل صراط پر چلنا ایسا آسان ہوجائیگا جیسے گویا خود اس پر سوار ہوکر پار ہوگئے اور کنز العمال میں ایک حدیث اس مضمون کی یہ ہے کہ سب سے افضل قربانی وہ ہے جو اعلیٰ درجہ کی ہو اور خوب موٹی ہو (حم ک عن رجل) اور ایک حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پیاری قربانی وہ ہے جو اعلیٰ درجہ کی ہو اور خوب موٹی ہو (حق عن رجل) (فالضعف غیر مضر الفضائل لاسیما بعد الجبارہ بتعدد الطرق) **قربانی سے روکنے کا مسئلہ** بعضے ظالم لوگ قربانی کرنے پر خاص کر گائے کی قربانی پر مسلمانوں سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں اور کبھی عین قربانی کے وقت مسلمانوں پر چڑھ آتے ہیں اور قربانی جو کہ ان کا حق جائز بلکہ واجب ہے اسکے چھوڑنے پر مجبور کرتے ہیں جو سراسر انکی زیادتی ہے اور چونکہ اور آیتوں اور حدیثوں میں خاص گائے کا حلال ہونا اور اسکی قربانی کی فضیلت اور خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گائے کی قربانی فرمانا بھی مذکور ہے اسلئے مسلمان اس مذہبی دست اندازی کو گوارا نہیں کرتے اور اپنی جان دیدیتے ہیں جسمیں وہ بالکل بے قصور ہیں ہاں اسکے متعلق مسئلہ سمجھ لینا چاہیئے کہ جس طرح ایسی مضبوطی کرنا جائز ہے اگر کہیں ایسی مضبوطی کرنا خلاف مصلحت ہو تو شرع سے دوسری بات بھی جائز ہے وہ یہ کہ اسوقت صبر کریں اور قربانی نہ کریں اور فوراً حکام کو اطلاع کر کے ان سے مدد لیں اگر قربانی کی مدت میں یعنی بارھویں تاریخ تک اسکا انتظام کردیا جائے قربانی کرلیں اور اگر اسکے بعد انتظام ہو تو اگلے سال سے قربانی کریں اور اس سال قربانی کے حصہ کی قیمت محتاجوں کو دیدیں اور اگر پہلے سے معلوم ہو جاوے کہ جھگڑا ہوگا تو اسوقت وہ طریقہ اختیار کریں جو روح دہم میں لکھا گیا ہے کہ اس کا یہ مضمون ہے کہ اگر کسی مخالف کی طرف سے کوئی شورش ظاہر ہو تو حکام کے ذریعہ سے اسکی مدافعت کرو خواہ وہ خود انتظام کردیں خواہ تمکو انتقام کی اجازت دیدیں اور اگر خود حکام ہی کیطرف سے کوئی ناگوار واقعہ پیش آوے تو تہذیب سے اپنی تکلیف کی اطلاع کردو اگر پھر بھی حسب مرضی انتظام نہ ہو تو صبر کرو اور عمل سے یا زبان سے باہم مقابلہ مت کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ تمہاری مصیبت دور ہو اور اگر کہیں ظالم لوگ چھوڑ دینے پر نہ مانیں اور جان ہی لینے پر آمادہ ہوں تو مسلمانوں کو مقابلہ پر مضبوط ہوجانا ہر حال میں فرض ہے لیکن وہی خلاصہ یہ کہ حتی الامکان فتنہ و فساد کو امن کیساتھ دفع کریں اور جو کوئی اسپر بھی سر ہی ہوجاوے تو پھر مرتا کیا نکرتا بقول سعدی

چو دست از ہمہ حیلتی درگسست ❊ حلال است بردن بشمشیر دست ❊ گر صلح خواہد عدو سر مپیچ ❊ و گر جنگ جوید عنان بر مپیچ ۷۶

کتبہ اشرف علی

(مع) وفیہ دلیل فی کتاب الاکراہ من الدر المختار وان اکرہ علی اکل میتۃ الی قولہ فصبر حتی قتل اثم الا اذا اراد مغایظۃ الکفار فلا باس فیہ کذا لو لم یعلم الاباحۃ بالاکراہ وفیہ وان اکرہ علی الکفر الی قولہ یوجر لو صبر ومثلہ سائر حقوقہ تعالی کافساد صوم وصلاۃ وکل ما ثبت فرضیتہ بالکتاب اھ قلت وسائر الشعائر عامۃ اصلیۃ کانت او خاصۃ لعارض کمعذ یا لصوم والصلوۃ فافہم ۱۲ منہ وہذا من باب باب القتال حیث یتعرض عیناً اذا ہجم العدو لا من باب الاکراہ ۱۲

روح نوزدہم آمدنی اور خرچ کا انتظام رکھنا یعنی مال کمانے میں بھی کوئی بات دین کے خلاف نہو اور اسکے خرچ کرنے میں بھی کوئی بات دین کے خلاف نہو (۱) ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کسی آدمی کے قدم (حساب کی جگہ سے) نہیں ہٹیں گے جب تک اُس سے پانچ چیزوں کا سوال نہو چکے گا اور (اُن پانچ میں دو یہ بھی ہیں کہ) اسکے مال کے متعلق بھی (سوال ہوگا) کہ کہاں سے کمایا (یعنی حلال سے یا حرام سے) اور کاہے میں خرچ کیا الخ (ترمذی) **ف** تفصیل اسکی یہ ہے کہ کمانے میں بھی کوئی کام دین کے خلاف نکرے جیسے سود لینا اور رشوت لینا اور کسیکا حق دبا لینا جیسے کسیکی زمین چھین لینا یا موروثی کا دعوی کرنا یا کسیکا قرض مار لینا یا کسیکا حصہ میراث کا نہ دینا جیسے بعضے آدمی لڑکیونکو نہیں دیتے یا اسکے کمانے میں اتنا کھپ جانا کہ نماز کی پرواہ نہ رہے یا آخرت کو بھولجاوے یا زکوۃ وحج ادا کرنے یا دین کی باتیں سیکھنا یا بزرگوں کے پاس آنا جانا چھوڑ دے اور اسیطرح خرچ کرنے میں بھی کوئی کام دین کے خلاف نکرے جیسے گناہ کے کام میں خرچ کرنا یا شادی غمی کی رسموں میں یا نام کیلئے خرچ کرنا یا محض نفس کے خوش کرنیکو ضرورت سے زیادہ کھانے کپڑے یا مکان کی تعمیر یا سجاوٹ یا سواری شکاری یا جی کے کھیل کھلونوں میں خرچ کرنا سو ان سب احتیاطوں کے ساتھ اگر مال کماوے یا جمع کرے کچھ ڈر نہیں بلکہ بعضی صورتوں میں ایسا کرنا بہتر بلکہ ضروری ہے جیسے بیوی بچوں کا ساتھ ہے اور اُن کے کھانے پینے یا اُنکو دین سکھلانے میں روپیہ کی حاجت ہے یا دین کی حفاظت میں روپیہ کی ضرورت ہے جیسے علم دین کے مدرسے ہیں یا مسلمانوں کی خدمت یا اسلام کی تبلیغ کی انجمنیں ہیں یا اسلامی یتیم خانے ہیں یا مسجدیں ہیں خاصکر جب دشمنان دین ان چیزوں کے مٹانیکے لئے روپیہ خرچ کرتے ہوں اور حالات ایسے ہوں کہ روپیہ کا مقابلہ روپیہ ہی سے ہو سکتا ہو جیسا اللہ تعالی نے ایسے موقع کیلئے پلے ہوئے گھوڑوں سے سامان درست رکھنے کا حکم فرمایا ہے (سورۂ توبہ) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی گھوڑوں کے رکھنے میں خاص درجہ کی ثواب کا اور ان گھوڑوں کی ہر حالت پر بہت بہت نیکیوں کا وعدہ فرمایا ہے (مسلم) پس ایسی حالت میں دنیا اور دین کی موجودہ اور آئندہ حاجتوں کی کفایت کی قدر روپیہ حاصل کرنا عبادت ہوگا اگلی حدیثوں میں اسیکا ذکر ہے (۲) حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال کمائی کی تلاش کرنا فرض ہے بعد فرض (عبادت) کے (بیہقی) (۳) ابو کبشہ انماری سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا چار شخصوں کیلئے ہے (اُنمیں سے) ایک وہ بندہ ہے کہ خدا تعالے نے اُسکو مال بھی دیا اور دین کی واقفیت بھی دی سو وہ اسمیں اپنے رب سے ڈرتا ہے اور اپنے رشتہ داروں سے سلوک کرتا ہے اور اسمیں اللہ تعالے کیلئے اُسکے حقوق پر عمل کرتا ہے یہ شخص سب سے افضل درجہ میں ہے الخ (ترمذی) (۴) حضرت ابو سعید خدریؓ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مال خوشنما خوش مزہ چیز ہے جو شخص اسکو حق کیساتھ (یعنی شرع کیموافق) حاصل کرے اور حق میں (یعنی جائز

عہ دل علی ہذا التعمیم قولہ تعالی وآخرین من دونہم لا تعلمونہم (توبہ) ۱۲ عہ اشارۃ الی تاخر المقصود بالغیر عن المقصود بالذات ۱۲-

موقع میں) خرچ کرے تو وہ اچھی مدد دینے والی چیز ہے الخ (بخاری و مسلم) (ع۵) عمرو بن العاص سے (ایک لمبی حدیث میں)
روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مال اچھے آدمی کے لئے اچھی چیز ہے (احمد) (ع۶) مقدام
بن معدیکرب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ سے سنا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسمیں صرف
اشرفی اور روپیہ ہی کام دیگا (ع۷) حضرت سفیان ثوری سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ مال پہلے زمانہ
میں (یعنی صحابہ کے وقت میں) ناپسند کیا جاتا تھا کیونکہ قلب میں دین میں قوت ہوتی تھی اسلئے مال سے
قوت حاصل کرنیکی ضرورت نہ تھی اور اسکی خرابیوں پر نظر کرکے اس سے دور رہنا پسند کرتے تھے لیکن اس زمانہ میں وہ مال مومن کی
ڈھال ہے (یعنی اسکو دینی ہی بچاتا ہے کیونکہ قلب میں وہ قوت نہیں پس مال کے نہ ہونے سے پریشان ہو جاتا ہے اور پریشانی میں دین
کو برباد کر لیتا ہے) اور یہ بھی فرمایا کہ اگر ہمارے پاس یہ اشرفیاں نہ ہوتیں تو یہ بڑے لوگ ہمارے صافی بنا لیتے (یعنی ذلیل
و خوار سمجھتے اور ذلت سے بعض دفعہ دین کا بھی نقصان ہو جاتا ہے اب مال کے سبب ہماری عزت کرتے ہیں اور عزت کے
سبب ہمارا دین محفوظ رہتا ہے) اور یہ بھی فرمایا کہ جس شخص کے ہاتھ میں کچھ روپیہ پیسہ ہو اسکی درستی کرتا رہے (یعنی
اسکو بڑھاتا رہے یا کم از کم اسکو برباد نہ کرے) کیونکہ یہ ایسا زمانہ ہے کہ اگر کوئی (اسمیں) محتاج ہو جاتا ہے تو سب سے پہلے
اپنے دین ہی پر ہاتھ صاف کرتا ہے (جیسا ڈھال ہونیکے مطلب میں ابھی گذرا ہے) اور یہ بھی فرمایا کہ حلال مال
فضول خرچی کی برداشت نہیں کر سکتا (یعنی اکثر وہ اتنا ہوتا ہی نہیں کہ اسکو بے موقع اڑایا جاوے اور وہ پھر ۷۸
بھی ختم نہ ہو اسلئے اسکو سنبھال سنبھال کر ضرورت ضرورت میں خرچ کرے تاکہ جلدی ختم ہو نیسے پریشانی نہ ہو)
(شرح سنہ) آگے حلال مال حاصل کرنیکے ذریعوں کی فضیلت کا ذکر ہے (ع۸) ابو سعید رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچ بولنے والا امانت والا تاجر (قیامت میں) پیغمبروں اور ولیوں اور شہیدوں کے
ساتھ ہوگا (ترمذی و دارمی و دار قطنی) ف اسمیں حلال تجارت کی فضیلت ہے، (ع۹) مقدام بن معدیکرب سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص نے کوئی کھانا اس سے اچھا نہیں کھایا کہ اپنی دستکاری
کھائے اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر داود علیہ السلام اپنی دستکاری سے کھاتے تھے (بخاری) اور وہ دستکاری زرہ بنانا ہے
جیسا قرآن مجید میں آیا ہے اور اس سے حلال دستکاری کی فضیلت معلوم ہوئی البتہ حرام دستکاری گناہ کی چیز ہے
جیسے جاندار کا فوٹو لینا یا تصویر بنانا یا باجے بنانا (ع۱۰) ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں صحابہ نے عرض کیا اور آپ نے بھی چرائی
ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں اہل مکہ کی بکریاں کچھ قیراطوں پر چرایا کرتا تھا (بخاری) ف قیراط دینار کا چوبیسواں
حصہ ہوتا ہے اور دینار ہمارے سکہ سے قریب تین روپیہ کے ہوتا ہے تو قیراط دو پائی کم دو آنہ کا ہوا غالباً ہر بکری کی
چرائی اتنی ٹھہر جاتی ہوگی اور اس سے ایسی مزدوری کی فضیلت معلوم ہوئی جسمیں کسی شخص عہ کا کام کیا جائے

عہ یعنی بالاجیر المشترک ۱۲

(۱۱) عتبہ بن المنذر سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کو آٹھ یا دس برس کیلئے نوکر رکھ دیا تھا (شعیب علیہ السلام کی بکریاں چرانے کیلئے) (احمد وابن ماجہ) **ف** یہ قصہ قرآن مجید میں بھی ہے اس سے ایسی نوکری کی فضیلت معلوم ہوئی جسمیں ایک ہی شخص کا کام کیا جاوے[ع۱] (۱۲) ثابت بن الضحاک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (زمین کو) کرایہ پر دینے کی اجازت دی ہے اور فرمایا ہے کہ اسکا کچھ حرج نہیں (مسلم) **ف** اس سے جائز کرایہ کی آمدنی کی اجازت معلوم ہوئی (۱۳) حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں کہ کوئی درخت لگاوے، یا کچھ کھیتی کرے پھر اس سے کوئی آدمی یا کوئی پرندہ یا کوئی مواشی کھاوے مگر اس شخص کے لئے وہ (کھایا ہوا) خیرات ہو جاتا ہے (یعنی خیرات کا ثواب ملتا ہے) (بخاری ومسلم) **ف** اس سے کھیتی کرنے کی اور اسی طرح درخت یا باغ لگانے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے تو یہ بھی آمدنی کا ایک پسندیدہ ذریعہ ہوا (۱۴) حضرت انس سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ ایک شخص انصار میں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مانگنے آیا آپ نے (اسکے گھر سے ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ پانی پینے کا منگا کر اور انکو نیلام کرکے اسکی قیمت میں سے کچھ اناج اور ایک کلہاڑی خرید کر اسکو دیکر فرمایا کہ جاؤ اور لکڑیاں کاٹ کر بیچو پھر فرمایا یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ مانگنے کا کام (قیامت کے دن) تمہارے چہرہ پر (ذلت کا) ایک داغ ہو کر ظاہر ہو (ابو داود وابن ماجہ) **ف** اس سے ثابت ہوا کہ حلال پیشہ کیسا ہی گھٹیا ہو اگرچہ گھاس ہی کھودنا ہو مانگنے سے اچھا ہے اگرچہ شان ہی بنا کر مانگا جاوے جیسے بہت لوگوں نے چندہ مانگنے کا پیشہ کر لیا ہے جس سے اپنی ذلت اور دین کی بدنامی ہوتی ہے البتہ اگر دینی کام کیلئے عام خطاب سے چندہ کی ضرورت ظاہر کیجاوے تو مضائقہ نہیں[ع۲] (۱۵) حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (حلال) پیشہ کرنے والے مومن سے محبت کرتا ہے (بیہقی ترغیب از طبرانی و بیہقی) **ف** اسمیں ہر حلال پیشہ آگیا کسی حلال پیشہ کو ذلیل نہ سمجھنا چاہیئے آگے اسکا ذکر ہے کہ اپنی تسلی کیلئے حلال مال کا ذخیرہ رکھنا بھی مصلحت ہے (۱۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ (یہود) بنی نضیر کے اموال (مراد ہیں باغ بدون جنگ مسلمانوں کے قبضہ میں آگئے تھے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے (خرچ کے) لئے مخصوص تھے آپ اسمیں سے اپنی بیبیوں کا خرچ ایک سال کا دیدیتے تھے (اور) جو بچتا اسکو ہتیار اور گھوڑوں (یعنی جہاد کے سامان) میں لگا دیتے (عین بخاری) (۱۷) کعب بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری توبہ یہ ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولونگا اور اپنے کل مال کو اللہ و رسول کی نذر کرکے اس سے دست بردار ہو جاؤنگا آپ نے فرمایا کچھ مال تھام لینا چاہیئے یہ تمہارے لئے بہتر (اور مصلحت) ہے (وہ مصلحت یہی ہے کہ گذر کا سامان اپنے پاس ہونے سے پریشانی نہیں ہونے پاتی) میں نے عرض کیا تو میں اپنا وہ حصہ تھامے لیتا ہوں جو خیبر میں مجھکو ملا ہے (عین ترمذی) **ف** پہلی حدیث سے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بقدر ضرورت ذخیرہ رکھنا اور دوسری حدیث سے حضور کا اسکے لئے مشورہ دینا ثابت ۷۹

[ع۱] یعنی بالاجیر الخاص ۱۲ [ع۲] بشرطیکہ دین کی ذلت نہ ہو جیسے مسلمان کسی کافر کی بہت ذلیل خدمت کرے ۱۲

ہوتا ہے (۱۸) ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں ایسے شخص سے نفرت رکھتا ہوں جو محض بیکار ہو نہ کسی دنیا کے کام میں ہو اور نہ آخرت
کے کام میں ہو (یعنی مقاصد حسنہ از سعید بن منصور و احمد و ابن مبارک و بیہقی و ابن ابی شیبہ) ف اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جس شخص کے متعلق کوئی دینی کام نہ ہو اُسکو چاہیئے کہ معاش کے کسی جائز کام میں لگے بیکار عمر نہ گذارے باقی دینی کام کرنیوالوں کا
خرچ والی خود خدا تعالیٰ ہے وہ معاش کی فکر نہ کریں یہانتک آمدنی کا ذکر تھا آگے خرچ کا ذکر ہے (۱۹) حضرت مغیرہ سے (ایک لانبی
حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مال کے ضائع کرنے کو ناپسند فرمایا ہے
(بخاری و مسلم) ف ضائع کرنیکا مطلب بے موقع خرچ کرنا ہے جسکی کچھ تفصیل حدیث ملا کے ذیل میں مذکور ہے (۲۰) انسؓ و ابو
امامہؓ و ابن مسعودؓ و ابن عباسؓ و علیؓ سے (مجموعاً و مرفوعاً) روایت ہے کہ بیچ کی چال چلنا (یعنی نہ کنجوسی کرے اور نہ فضول اڑاوے
بلکہ سوچ سمجھکر اور سنبھالکر ہاتھ روک کر کفایت شعاری اور انتظام و اعتدال کیساتھ ضرورت کے موقعوں میں صرف کرے تو اس طرح خرچ
کرنا) آدھی کمائی ہے جو شخص خرچ کرنے میں اس طرح بیچ کی چال چلیگا وہ محتاج نہیں ہوتا اور فضول اڑانے میں زیادہ مال بھی نہیں رہتا
(یعنی مقاصد از عسکری و دیلمی وغیرہما) ف اسمیں خرچ کے انتظام کا گر بتلا دیا گیا اور دیکھا بھی جاتا ہے کہ زیادہ تر پریشانی و
بربادی کا سبب یہی ہے کہ خرچ کا انتظام نہیں رکھا جاتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو ہاتھ میں ہے وہ ختم ہو جاتا ہے پھر قرض لینا شروع کر دیتا ہے
جسکے برے نتیجے بیشمار ہیں دنیا میں بھی جو کہ دیکھے جاتے ہیں اور آخرت میں بھی جیسا کہ (۲۱) عبداللہ بن جحشؓ سے (ایک لانبی حدیث
میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دین کے بارہ میں فرمایا (یعنی جو کسیکا مالی حق کسیکے ذمہ آتا ہو) قسم اُس ذات ۸۰
کی کہ میری جان اُس کے قبضہ میں ہے کہ اگر کوئی شخص جہاد میں شہید ہو جاوے پھر زندہ ہو کر (دوبارہ) شہید ہو جاوے پھر زندہ ہو کر
(سہ بارہ) شہید ہو جاوے اور اُسکے ذمہ کسیکا دین آتا ہو وہ جنت میں نہ جاویگا جب تک اُسکا دین ادا نہ کیا جاویگا (
ترغیب از نسائی و طبرانی و حاکم مع لفظ و تصحیح حاکم) ف البتہ جو دین کسی ایسی ضرورت سے لیا کہ شرع کے نزدیک بھی وہ
ضرورت ہے اور اُسکی ادا کرنیکی دھن میں بھی لگا رہا اُسکی اجازت ہے (الاحادیث فی الترہیب من الدین من الترغیب) ان
حدیثوں سے ثابت ہو گیا کہ مال کا آمد و خرچ اگر شرع کے موافق ہو تو وہ خدا تعالیٰ کی ایک نعمت ہے اسمیں کوئی برائی نہیں
اور جہاں برائی آئی ہے وہ اُس صورت میں ہے جب اُس کا آمد و خرچ شرع کے خلاف ہو جیسے حدیثوں
میں نکاح کرنے کی اور نسل بڑھانے کی تاکید بھی آئی ہے (کما فی الروح الآتی) پھر بی بی اور اولاد کو
دشمن ... بھی فرمایا ہے (تغابن) یعنی جب آخرت سے روکے (جلالین) یہی حالت مال کی ہے
اسی لئے فتنہ ہونے میں بھی مال اور اولاد دونوں کا ساتھ ہی ذکر فرمایا (تغابن) یعنی جب آخرت
سے غافل کرے (جلالین) پس ان سب کی ایک حالت ہوئی سو خدا تعالیٰ کی نعمتیں خوب برتو مگر غلام
بن کر نہ کہ باغی بن کر۔ یہ سب حدیثیں مشکوۃ سے لی ہیں اور بعضی حدیثیں جو دوسری کتابوں سے
لی ہیں اُن کے نام کی ساتھ لفظ عین بڑھا دیا۔ کتبہ اشرف علی۔

روح بستم

نکاح کرنا اور نسل بڑھانا (یعنی جس مرد یا جس عورت کو کوئی عذر نکاح سے روکنے والا نہ ہو اسکے لئے کبھی مصلحت کی درجہ میں اور کبھی ضرورت کی درجہ میں اصلی حکم یہی ہے کہ نکاح کر لے

چنانچہ (۱) ابن ابی نجیح سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محتاج ہے محتاج ہے وہ مرد جسکی بی بی نہ ہو لوگوں نے عرض کیا کہ اگرچہ وہ بہت مال والا ہو (تب بھی وہ محتاج ہی) آپنے فرمایا (ہاں) اگرچہ وہ بہت مال والا ہو (پھر فرمایا) محتاج ہے محتاج ہے وہ عورت جسکی خاوند نہ ہو لوگوں نے عرض کیا کہ اگرچہ وہ بہت مالدار ہو (تب بھی وہ محتاج ہی) آپنے فرمایا (ہاں) اگرچہ وہ بہت مال والی ہو (رزین) ف کیونکہ مال کا جو مقصود ہے یعنی راحت و بیفکری نہ اس مرد کو نصیب ہے جسکی بی بی نہ ہو اور نہ اس عورت کو نصیب ہے جسکے خاوند نہ ہو چنانچہ دیکھا بھی جاتا ہے اور نکاح میں بڑی بڑے فائدے ہیں دین کی بھی اور دنیا کی بھی چنانچہ (۲) عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہمسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جوانوں کی جماعت جو شخص تم میں گھرستی کا بوجھ اٹھانیکی ہمت رکھتا ہو (یعنی بی بی کے حقوق ادا کر سکتا ہو) اسکو نکاح کر لینا چاہئے کیونکہ نکاح نگاہ کو نیچی رکھنے والا ہے اور شرمگاہ کو بچانے والا ہے (یعنی حرام نگاہ سے اور حرام فعل سے آسانی کے ساتھ بچ سکتا ہے (ستہ الا مالک) ف اسکا دینی فائدہ ہونا ظاہر ہے اور دنیوی فائدہ ایک تو اسمیں مذکور ہو چکا ہے اور کچھ آگے مذکور ہوتی ہیں (۳) حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں سے نکاح کرو وہ تمھارے لئے مال لاوینگی (بزار) ف یہ بات اسوقت ہے جب میاں بی بی دونوں سمجھدار اور ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوں سو ایسی حالت میں مرد تو یہ سمجھکر کہ میرے ذمہ خرچ بڑھ گیا ہے کمانیمیں زیادہ کوشش کریگا اور عورت گھر کا ایسا انتظام کریگی جو مرد نہیں کر سکتا اور اس حالتمیں راحت و بیفکری لازم ہے اور مال کا یہی فائدہ ہے یہ مطلب ہے اموال لانیکا (۴) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کونسی عورت سب سے اچھی ہے آپنے فرمایا جو ایسی ہو کہ جب شوہر اسکو دیکھے (دل) خوش ہو جاوے اور جب اس کو کوئی حکم دے تو اسکو بجا لاوے اور اپنی ذات اور مال کے بارہ میں کوئی ناگوار بات کرکے اسکے خلاف نہ کرے (نسائی) ف خوشی اور فرمانبرداری اور موافقت کتنی بڑی فائدے ہیں (۵) حضرت علی رضؓ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضؓ کے ہاتھ اور سینہ میں چکی پیسنے سے اور پانی ڈھونیسے نشان پڑ گئے اور جھاڑو کی گرد اور چولھے کی دہوئیں سے کپڑے میلے ہو گئے کہیں سے کچھ لونڈیاں آئی تھیں انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک لونڈی مانگی آپنے فرمایا اے فاطمہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی پروردگار کا فرض ادا کرتی رہو اور اپنے گھر والوں کا کام کرتی رہو (بخاری مسلم و ابو داؤد و ترمذی) ف حضرت فاطمہؓ سے بڑی کون ہوگی جو گھر کا کام نکرے تو گھر کا انتظام رہنا کتنا بڑا فائدہ ہے (۵) معقل بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی عورت سے نکاح کرو جو محبت کرنے والی ہو اور بچے جننے والی ہو (اگر وہ بیوہ ہے تو پہلے نکاح سے اسکا اندازہ ہو سکتا ہے اور اگر کنواری ہے تو اسکی تندرستی سے اور اسکے خاندان کی نکاح کی ہوئی

۸۱

عورتوں سے اسکا اندازہ ہو سکتا ہے) کیونکہ میں تمھاری کثرت سے اور امتوں پر فخر کرونگا (کہ میری امت انکی امتوں سے زیادہ ہے) (ابوداود
ونسائی) ف اولاد کا ہونا بھی کتنا بڑا فائدہ ہے زندگی میں بھی کہ وہ سب سے بڑھکر اپنی خدمت گزار اور مددگار اور فرمانبردار
اور خیرخواہ ہوتی ہیں (کما ہو مشاہد فی الاکثر) اور مرنیکے بعد اسکے لئے دعا بھی کرتے ہیں (عین مشکوۃ باب العلم از مسلم) اور
اگر آگے نیک نسل چلی تو اسکے دینی راستہ پر چلنے والے مدتوں تک رہتے ہیں (روح دوم ۵) اور قیامت میں بھی اسطرح
کہ جو بچپن میں مر گئے وہ اسکو بخشوائینگے (کتاب الجنائز) اور جو بالغ ہو کر نیک ہوئے وہ بھی سفارش کرینگے (روح سوم
۲۶ و ۳) اور سب سے بڑی بات یہ کہ مسلمانوں کی تعداد بڑھتی ہے جس سے دنیا میں بھی قوت بڑھتی ہے اور قیامت
میں ہمارے پیغمبر خوش ہو کر فخر فرماوینگے سو نکاح نہ کرنا اتنے فائدوں کو برباد کرتا ہے اور اگر کسی ملک میں شرع کے موافق
باندی مل سکے ان فائدوں کے حاصل کرنے میں وہ بھی بجائے بی بی کے ہے پس بدون معقول عذر کے حلال عورت سے خالی رہنے
کی برائی آئی ہے چنانچہ (۶) ابوذر سے روایت ہے کہ عکاف بن بشر تمیمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے آپنے
ان سے فرمایا اے عکاف کیا تمھاری بی بی ہے عرض کیا نہیں آپنے فرمایا اور باندی بھی نہیں عرض کیا باندی بھی نہیں
آپنے فرمایا اور خیر سے تم مالدار بھی ہو وہ بولے خیر سے میں مالدار بھی ہوں آپنے فرمایا پھر تو تم اس حالت میں شیطان کے بھائی ہو
اگر تم نصاری میں سے ہوتے تو ان کے راہبوں میں سے ہوتے ہمارا (یعنی اہل اسلام کا) طریقہ نکاح کرنا ہے (یا شرعی
باندی رکھنا) تم میں سب سے بدتر مجرد لوگ ہیں شیطان کے پاس کوئی ہتیار جو نیک لوگوں میں پورا اثر کرنیوالا ہو ۸۲
عورتوں سے بڑھکر نہیں مگر جو لوگ نکاح کئے ہوئے ہیں وہ گندی باتوں سے پاک صاف ہیں (احمد مختصراً) ف اس
حالت میں ہے جب نفس میں عورت کا تقاضا ہو سو جب حلال نہ ہوگی حرام کا ڈر ظاہر ہے اور یہ سب فائدے دین و دنیا کے
جو ذکر کئے گئے پورے طور سے اسوقت حاصل ہوتے ہیں جب میاں بی بی میں محبت ہو اور محبت اسوقت ہوتی ہے
جب ایک دوسرے کے حقوق ادا کرتے رہیں پھر ان حقوق کا علم بھی ہے اسلئے کچھ بڑے بڑے حقوق کا ذکر کیا جاتا
ہے باقی حقوق اس سے سمجھ میں آجاوینگے بی بی کے حقوق یہ ہیں (۷) ابوموسی اشعری سے ایک لمبی حدیث میں
روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اس شخص کی فضیلت فرمائی جس کے پاس کوئی باندی تھی اس نے
اسکو (دینی) ادب اور علم اچھی طرح سکھلایا الخ (عین مشکوۃ از بخاری ومسلم) ف ظاہر ہے کہ بی بی کا حق باندی سے زیادہ ہے
تو اسکو علم دین سکھلانیکی کیسی کچھ فضیلت ہوگی (روح دوم ۴۲ میں اسکا حکم قرآن سے مذکور ہوا ہے (۸) ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے حق میں (تمکو) اچھے برتاؤ کی نصیحت کرتا ہوں تم اسکو
قبول کرو کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے سو اگر تم اسکو سیدھا کرنا چاہو گے تو اسکو توڑ دو گے اور اسکا توڑنا طلاق
دیدینا ہے اور اگر اسکو اسکے حال پر رہنے دوگے تو وہ ٹیڑھی ہی رہیگی اسلئے ان کے حق میں اچھے برتاؤ کی نصیحت قبول کرو (بخاری
ومسلم وترمذی) ف سیدھا کرنیکا یہ مطلب کہ ان سے کوئی بات بھی تمھاری طبیعت کے خلاف نہ ہو سو اس کوشش میں کامیابی

نہ ہوگی انجام کار طلاق کی نوبت آویگی اسلئے معمولی باتوں میں درگذر کرنا چاہیئے نیز زیادہ سختی یا بےپروائی کرنیسے کبھی عورت
کے دل میں شیطان دین کی خلاف باتیں پیدا کر دیتا ہے اسکا سب سے زیادہ خیال رکھنا چاہیئے (۹) حکیم بن معاویہ اپنے
باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری بی بی کا ہمپر کیا حق ہے آپنے فرمایا یہ ہے کہ جب تم کھانا کھاؤ اسکو بھی
کھلاؤ اور جب کپڑا پہنو اسکو بھی پہناؤ اور اسکے مونہ پر مت مارو (یعنی قصور پر بھی مونہ پر مت مارو اور بے قصور مارنا
تو سب جگہ برا ہی) اور نہ اسکو برا کو سناؤ اور نہ اس سے ملنا جلنا چھوڑو مگر گھر کے اندر اندر رہکر (یعنی روٹھ کر گھر سے باہر نہ جاؤ)
(ابوداؤد) (۱۰) عبداللہ بن زمعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اپنی بی بی
کو غلام کی سی مار نہ دے پھر شاید دن کے ختم ہونے پر اس سے ہمبستری کرنے لگے (بخاری و مسلم و ترمذی) **ف** یعنی پھر کیسے
آنکھیں ملیں گی (۱۱) حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ میں اور میمونہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں
اتنے میں ابن ام مکتوم (نابینا) آئے اور یہ واقعہ ہمکو پردہ کا حکم ہونیکے بعد کا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں
ان سے پردہ میں ہو جاؤ ہم نے عرض کیا وہ نابینا نہیں ہے نہ ہمکو دیکھتا ہے نہ ہمکو پہچانتا ہے آپنے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو کیا تم
اسکو نہیں دیکھتیں (ترمذی و ابوداؤد) **ف** یہ بھی بی بی کا حق ہے کہ اسکو نامحرم سے ایسا گہرا پردہ کرادے کہ نہ یہ اسکو دیکھے
نہ وہ اسکو دیکھے اور اسمیں بی بی کی دین کی بھی حفاظت ہے کہ بےپردگی کی خرابیوں سے بچی رہیگی اور اسکی دنیا کی بھی حفاظت ہے
اسلئے کہ تجربہ ہے کہ کسی سے جسقدر زیادہ خصوصیت ہوتی ہے اسیقدر اس سے زیادہ تعلق ہوتا ہے اور جتنی کوئی چیز عام ہوتی ہے ۸۳
اس سے کم تعلق ہوتا ہے اور پردہ میں یہ خصوصیت ظاہر ہے اسلئے تعلق بھی زیادہ ہوگا اور جتنا تعلق بی بی سے زیادہ ہوگا اتنا ہی
اسکا حق زیادہ ادا ہوگا تو پردہ میں بی بی کا دنیا کا نفع بھی زیادہ ہوا - آگے خاوند کا حق مذکور ہوتا ہے (۱۲) ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسیکو حکم دیتا کہ کسیکو سجدہ کرے تو بی بی کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ
کرے (ترمذی) **ف** اس سے کتنا بڑا حق شوہر کا ثابت ہوتا ہے (۱۳) ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جسکے ہاتھ میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے عورت اپنے پروردگار کا حق ادا
نکریگی جب تک اپنے شوہر کا حق ادا نکریگی (ابن ماجہ) **ف** یعنی صرف نماز روزہ کر کے کوئی یہ سمجھ بیٹھے کہ میں نے اللہ تعالی کا حق ادا
کر دیا وہ حق بھی پورا ادا نہیں ہوا (۱۴) ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کی نماز اس
کے سر سے آگے نہیں بڑھتی (یعنی قبول نہیں ہوتی) جو اپنے خاوند کی نافرمانی کرے جب تک وہ اس سے باز نہ آجاوے (اوسط و صغیر طبرانی)
یہانتک نکاح کی تاکید اور حقوق کا مضمون ہو چکا البتہ اگر نکاح سے رکنے والا کوئی قوی عذر ہو تو اس حالت میں نہ مرد کیلئے نکاح
ضروری رہتا ہے نہ عورت کیلئے اگلی حدیثوں میں بعضے عذروں کا بیان ہے (۱۵) ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنی
بیٹی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور عرض کیا کہ یہ میری بیٹی نکاح کرنیسے انکار کرتی ہے آپنے اس لڑکی سے فرمایا (نکاح
کے بارہ میں) اپنے باپ کا کہنا مان لے اسنے عرض کیا قسم اس ذات کی جسنے آپکو سچا دین دیکر بھیجا میں نکاح نکرونگی جب تک

آپ مجکو یہ بتلادیں کہ خاوند کا حق بی بی کے ذمہ کیا ہی آپنے فرمایا (اسمیں بعضے بڑے حقوق کا ذکر ہی) اُس نے عرض کیا قسم اُس ذات کی جسنے آپکو سچا دین دیکر بھیجا میں کبھی نکاح نکرونگی آپنے فرمایا عورتونکا نکاح (جبتک وہ شرعًا با اختیار ہوں) بدون انکی اجازت کے مت کرو (بزار) **ف** اسکا عذر یہ تھا کہ اسکو امید نتھی کہ خاوند کا حق ادا کر سکونگی آپنے اُسکو مجبور نہیں فرمایا (۱۶) عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور وہ عورت جسکے رخسارے (محنت مشقت سے) بدرنگ ہوگئے ہوں قیامت کے دن اس طرح ہونگے جیسے بیچ کی انگلی اور شہادت کی انگلی یعنی ایسی عورت جو اپنے خاوند سے بیوہ ہوگئی ہو اور شان و شوکت والی اور حسن و جمال والی ہو (جسکے طالب نکاح بہت سے ہو سکتے ہیں مگر) اُسنے اپنے کو یتیموں (کی خدمت) کیلئے مقید کردیا یہانتک کہ (سیانے ہوکر) جدا ہوگئے یا مرگئے (ابو داؤد) **ف** یہ اُس صورت میں ہے جب عورت کو یہ اندیشہ ہو کہ دوسرا نکاح کرنے سے بچے برباد ہو جائینگے پہلی حدیث میں پہلے نکاح کا اور دوسری حدیث میں دوسرے نکاح کا عذر ہے یہ عذر عورت کیلئے تھے آگے مردونکے عذر کا ذکر ہی (۱۷) یحیٰی بن واقد نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک سو اسی ۱۸۰ سنہ ہو (یعنی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے پونے دوسو برس کے قریب گذر جاویں جسمیں فتنوں کی کثرت ہوگی اور بعضی روایت میں دو سو برس آئے ہیں کما فی عین تخریج العراقی علی الاحیاء عن ابی یعلی والخطابی سو ایسی کسر کو شمار نہ کرنے سے دونوں کا ایک ہی مطلب ہوا) میں (اُسوقت) اپنی امت کے لئے مجرد رہنے کی اور تعلقات چھوڑکر پہاڑوں کی چوٹیوں میں رہنے کی اجازت دیتا ہوں (رزین) **ف** اسکا مفصل مطلب آگے آتا ہی (۱۸) ابن مسعود و ابوہریرہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ آدمی کی ہلاکت اُسکی بی بی اور ماں باپ اور اولاد کے ہاتھوں ہوگی کہ یہ لوگ اس شخص کو ناداری سے عار دلائینگے اور ایسی باتونکی فرمایش کرینگے جسکو یہ اٹھا نہیں سکیگا سو یہ ایسے کاموں میں گھس جاویگا جسمیں اسکا دین جاتا رہیگا پھر یہ برباد ہو جائیگا (عین تخریج مذکور از خطابی و بیہقی) **ف** حاصل اس عذر کا ظاہر ہی کہ جب دین کے ضرر کا قوی اندیشہ ہو اور بعضے آدمی جو کم ہمتی سے نکاح نہیں کرتے اور پرائے ٹکڑوں پر پڑے رہتے ہیں انکی نسبت یہ حدیث آئی ہی (۱۹) عیاض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ آدمی دوزخی ہیں (انمیں سے) ایک وہ کم ہمت ہی جسکو (دین کی) عقل نہیں جو لوگ تم میں طفیلی بنکر رہتے ہیں نہ اہل وعیال رکھتے ہیں نہ مال رکھتے ہیں (مسلم) اور بیبیونکی طرح اولاد کے بھی حقوق ہیں جنکا حکم بھی ہی اور اُن کے ادا کرنے سے یہ بھی زیادہ امید ہی کہ وہ زیادہ خدمت کرینگے انمیں سے دینی حقوق کا ذکر روح دوم کے ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ میں اور روح سوم ۱۷ و ۱۸ میں ہو چکا ہی اور انکا دنیوی حق یہ ہی کہ جن چیزوں سے دنیا کا نفع اور آرام ملتا ہی وہ بھی سکھلادے (۲۰) ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بیٹوں کو تیرنا اور تیر چلانا سکھلاؤ اور عورت کو کاتنا سکھلاؤ (عین مقاصد از بیہقی) **ف** ان تینوں کا نام مثال کے طور پر ہی مراد سب ضرورت کی چیزیں ہیں یہ سب حدیثیں جمع الفوائد سے لی گئیں اور بعض حدیثیں جمع دوسری

۸۴

روح بست و ہفتم

دنیا سے دل نہ لگانا اور آخرت کی فکر میں رہنا اس سے دین میں پختگی اور دل میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے اور یہ بات اس طرح پیدا ہوتی ہے کہ ہمیشہ یوں سوچا کرے کہ دنیا ایک ادنیٰ درجہ کی چیز اور پھر ختم ہونے والی ہے خاصکر اپنی عمر تو بہت ہی جلد گذر جائیگی اور آخرت ایک شاندار چیز اور آنے والی ہے جسمیں موت تو بہت ہی جلد آکھڑی ہوگی پھر لگا تار یہ واقعات ہونا شروع ہو جائیں گے قبر کا ثواب عذاب۔ قیامت کا حساب کتاب جنت دوزخ کی جزا و سزا۔ اسی مضمون کی چند آیتیں اور حدیثیں لکھی جاتی ہیں (۱) فرمایا اللہ تعالیٰ نے خوشنما معلوم ہوتی ہے (اکثر) لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں کی مثلاً عورتیں ہیں۔ اور بیٹے ہیں۔ اور لگے ہوئے ڈھیر ہیں سونے اور چاندی کے اور نشان لگے ہوئے گھوڑے ہیں اور دوسرے مواشی ہیں۔ اور زراعت ہے (لیکن) یہ سب استعمالی چیزیں ہیں دنیوی زندگانی کی اور انجام کار کی خوبی (کی چیز) تو اللہ ہی کے پاس ہے (جو بعد موت کے کام آئیگی جس کی خبر دینے کا آگے حکم ہے یعنی) آپ (ان لوگوں سے یہ) فرما دیجئے کیا میں تمکو ایسی چیز بتا دوں جو (بدرجہا) بہتر ہو ان (مذکورہ) چیزوں سے (سو سنو) ایسے لوگوں کیلئے جو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے ہیں ان کے مالک (حقیقی) کے پاس ایسے ایسے باغ ہیں (یعنی بہشت) جنکے پائیں میں نہریں جاری ہیں ان (بہشتوں)
میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے اور (ان کے لئے) ایسی بیبیاں ہیں جو (ہر طرح) صاف ستھری کی ہوئی ہیں 85
اور (ان کیلئے) خوشنودی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے (آل عمران) (۲) فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ (دنیا) میں تمہارے پاس ہے وہ (ایک روز) ختم ہو جاویگا (خواہ زوال ہی یا موت سے) اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ دائم رہیگا (نحل) (۳) فرمایا اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد حیات دنیا کی ایک رونق ہے اور جو اعمال صالحہ (ہمیشہ ہمیشہ کو) باقی رہنے والے ہیں وہ آپکے رب کے نزدیک (یعنی آخرت میں اس دنیا سے) ثواب کے اعتبار سے بھی (بدرجہا) بہتر ہے اور امید کے اعتبار سے بھی (بدرجہا) بہتر ہے (یعنی اعمال صالحہ پر جو جو امیدیں وابستہ ہوتی ہیں وہ آخرت میں پوری ہونگی اور اس سے بھی زیادہ ثواب ملیگا بخلاف متاع دنیا کے کہ اس سے خود دنیا ہی میں امیدیں پوری نہیں ہوتیں اور آخرت میں تو احتمال ہی نہیں (کہف) (۴) فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم خوب جان لو کہ (آخرت کے مقابلہ میں) دنیوی حیات (ہرگز قابل اشتغال مقصود نہیں کیونکہ) وہ محض لہو و لعب اور (ایک ظاہری) زینت اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا (قوت و جمال میں اور دنیوی ہنر و کمال میں) اور اموال و اولاد میں ایک کا دوسرے سے اپنے کو زیادہ بتلانا ہے (آگے دنیا کے زوال کو ایک مثال سے بیان کرکے فرماتے ہیں) اور آخرت (کی کیفیت یہ ہے کہ اس) میں (کفار کیلئے) عذاب شدید ہے اور (اہل ایمان کیلئے) خدا کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہے (حدید) (۵) فرمایا اللہ تعالیٰ نے بلایا تم دنیوی زندگی کو

مقدم رکھتے ہو حالانکہ آخرت (دنیا سے بدرجہا بہتر اور پائدار ہے (اعلیٰ) (۶) مستورد بن شداد سے روایت ہے
کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ خدا کی قسم دنیا کی نسبت بمقابلہ آخرت کی صرف
ایسی ہے جیسے تم میں کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈالے پھر دیکھے کتنا پانی لیکر واپس آتی ہے ......
...... (اس پانی کو جو نسبت تمام دریا سے ہے وہ نسبت دنیا کو آخرت سے ہے) (مسلم) (۷) حضرت
جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کن کٹے مرے ہوئے بکری کے بچہ پر گذر ہوا آپ نے
فرمایا تم میں کون پسند کرتا ہے کہ یہ (مردہ بچہ) اسکو ایک درہم کے بدلے مل جاوے لوگوں نے عرض کیا (درہم تو بڑی
چیز ہے) ہم تو اسکو بھی پسند نہیں کرتے کہ وہ ہمکو کسی ادنیٰ چیز کے بدلے بھی مل جاوے آپ نے فرمایا قسم اللہ
کی دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جسقدر یہ تمہارے نزدیک (مسلم) (۸) سہل بن
سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کی برابر
بھی ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی پینے کو نہ دیتا (احمد و ترمذی و ابن ماجہ) (۹) ابو موسیٰ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی دنیا سے محبت کریگا وہ اپنی آخرت کا ضرر کریگا
اور جو شخص اپنی آخرت سے محبت کریگا وہ اپنی دنیا کا ضرر کریگا سو تم باقی رہنے والی چیز کو (یعنی آخرت کو)
فانی ہونے والی چیز پر (یعنی دنیا پر) ترجیح دو (احمد و بیہقی) (۱۰) کعب بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ۸۶
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے گلے میں چھوڑ دیئے جاویں وہ بھی بکریوں کو
اتنا تباہ نکریں جتنا انسان کے دین کو مال اور بڑائی کی محبت تباہ کرتی ہے (ترمذی و دارمی) ف یعنی
ایسی محبت کہ اسمیں دین کے تباہ ہونیکی بھی پرواہ نہ رہے اور یہ بڑائی چاہنا بھی دنیا کا ایک بڑا حصہ ہے خواہ
دینی سرداری ہو جیسے استاد یا پیر یا واعظ بنکر اپنی تعظیم و خدمت چاہتا ہو خواہ دنیوی سرداری ہو جیسے رئیس یا حاکم یا
صدر انجمن وغیرہ بنکر اپنی شان و شوکت یا حکومت چاہتا ہو قرآن مجید میں بھی اسکی برائی آئی ہے چنانچہ (۱۱) فرمایا
اللہ تعالیٰ نے یہ عالم آخرت ہم اُن لوگوں کیلئے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ تو (نفس کیلئے) بڑا بننا چاہتے ہیں اور
نہ فساد (یعنی گناہ اور ظلم) کرنا چاہتے ہیں (قصص) البتہ اگر بے چاہے اللہ تعالیٰ کسیکو بڑائی دیدے اور وہ اُس
بڑائی سے دین ہی کا کام لے وہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے جیسا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندہ سے قیامت میں فرماویگا کیا میں نے تجھکو سرداری نہ دی تھی (مسلم) اس سے بڑائی کا نعمت ہونا
ظاہر ہے اور جیسا موسیٰ علیہ السلام کو وجاہت والا فرمایا (احزاب) اور جیسا عیسیٰ علیہ السلام کو دنیا و آخرت میں وجاہت
والا فرمایا (آل عمران) یہانتک کہ بعض حضرات انبیاء علیہم السلام کو سلطنت تک عطا فرمائی جیسے حضرت داؤد علیہ السلام
اور حضرت سلیمان علیہ السلام بادشاہ تھے (ص وغیرہا) بلکہ دین کی خدمت کے لئے خود سرداری کی خواہش کرنا بھی مضائقہ نہیں

جیسے یوسف علیہ السلام نے مصر کے ملکی خزانوں پر با اختیار ہونیکی خود خواہش کی (از یوسف) لیکن باوجود نعمت اور جائز ہونیکے
پھر بھی اسمیں خطرہ ہی چنانچہ (۱۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دس
آدمیوں پر بھی حکومت رکھتا ہو وہ قیامت کو دن ایسی حالتمیں حاضر کیا جائیگا کہ اسکی مشکیں کسی ہونگی یہاں تک
کہ یا تو اسکا انصاف (جو دنیا میں کیا ہوگا) اسکی مشکیں کھلوا دیگا اور یا بے انصافی (جو اسنے دنیا میں کی ہوگی)
اسکو ہلاکت میں ڈالدیگی (دارمی) ف اسکا خطرہ ہونا ظاہر ہے (۱۳) ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے پھر اٹھے تو آپکے بدن مبارک میں چٹائی کا نشان ہو گیا تھا ابن مسعود نے عرض کیا
یا رسول اللہ آپ ہمکو اجازت دیجے کہ ہم آپ کیلئے بستر بچھا دیں اور (بستر) بنا دیں آپنے فرمایا مجھکو دنیا سے کیا واسطہ
میری اور دنیا کی تو ایسی مثال ہی جیسے کوئی سوار (چلتے چلتے) کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کو ٹھہر جاوی پھر اسکو چھوڑ کر
(آگے) چلدی (احمد و ترمذی و ابن ماجہ) (۱۴) حضرت عائشہؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں
آپنے فرمایا دنیا اس شخص کا گھر ہے جسکا کوئی گھر نہ ہو اور اس شخص کا مال ہی جسکے پاس کوئی مال نہ ہو اور اسکو (حد
ضرورت سے زیادہ) وہ شخص جمع کرتا ہی جسکو عقل نہ ہو (احمد و بیہقی) (۱۵) حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے خطبہ میں یہی فرماتے تھے کہ دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے (رزین و
بیہقی عن الحسن مرسلا) (۱۶) حضرت جابرؓ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ۸۷
فرمایا یہ دنیا ہی جو سفر کرتی ہوئی جارہی ہی اور یہ آخرت ہی جو سفر کرتی ہوئی آرہی ہے اور دونوں میں سے ہر ایک کے کچھ فرزند
ہیں سو اگر تم یہ کر سکو کہ دنیا کے فرزندوں میں سے نہو تو ایسا کرو کیونکہ تم آج دار العمل میں ہو اور یہاں حساب نہیں ہے
اور تم کل کو آخرت میں ہوگے اور وہاں عمل نہوگا (بیہقی) (۱۷) ابن مسعودؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے یہ آیت پڑھی (جسکا ترجمہ یہ ہی) کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرنا چاہتا ہی اسکا سینہ اسلام کیلئے کھولدیتا
ہی پھر آپنے فرمایا جب نور سینہ میں داخل ہوتا ہی وہ کشادہ ہوجاتا ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ کیا اسکی کوئی علامت ہے
جس سے (اس نور کی) پہچان ہوجاوے آپ نے فرمایا ہاں دہوکہ کے گھر سے (یعنی دنیا سے) کنارہ کشی اور ہمیشہ رہنے کے گھر کیطرف
(یعنی آخرت کی طرف) توجہ ہوجانا اور موت کیلئے اسکے آنیسے پہلے تیار ہوجانا (بیہقی) یہاں تک دنیا سے دل ہٹانے کا
مضمون تھا آگے آخرت سے دل لگانے اور اسکے خیال رکھنے کا مضمون ہے (۱۸) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کثرت سے یاد کیا کرو لذتوں کی قطع کرنیوالی چیز کو یعنی موت کو (ترمذی و نسائی و ابن ماجہ)
(۱۹) عبد اللہ عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت تحفہ ہی مومن کا (بیہقی) ف تحفہ سے خوش
ہونا چاہئے اور اگر کوئی عذاب سے ڈرتا ہو تو اس سے بچنے کی تدبیر کرے یعنی اللہ و رسول کے احکام کو بجا لاوے کوتاہی پر توبہ کرے (۲۰)
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں شانے پکڑے پھر فرمایا دنیا میں اس طرح رہ جیسے

گویا تو پردیسی ہے (جسکا قیام پردیس میں عارضی ہوتا ہے اسلئے اوس سے دل نہیں لگاتا) یا (بلکہ ایسی طرح جیسے گویا تو) راستہ میں چلا جارہا ہے (جسکا بالکل ہی قیام نہیں) اور حضرت ابن عمر فرمایا کرتے تھے کہ جب شام کا وقت آوے تو صبح کیوقت کا انتظار مت کر اور جب صبح کا وقت آوے تو شام کیوقت کا انتظار مت کر الخ (بخاری) (عملہ ۲) براء بن عازبؓ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مؤمن دنیا سے آخرت کو جانے لگتا ہے تو اسکے پاس سفید چہرہ والے فرشتے آتے ہیں اُنکے پاس جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے پھر ملک الموت آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے جان پاک اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف چل پھر جب اُسکو لیلیتے ہیں تو وہ فرشتے اسکے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے اور اُسکو اُس کفن اور اُس خوشبو میں رکھ لیتے ہیں اور اُس سے مشک کی سی خوشبو مہکتی ہے اور اُسکو لیکر (اوپر) چڑھتے ہیں اور (زمین پر رہنے والے) فرشتوں کی جس جماعت پر گذر ہوتا ہے وہ پوچھتے ہیں یہ پاک روح کون ہے یہ فرشتے اچھے اچھے القاب سے اُسکا نام بتلاتے ہیں کہ یہ فلانا فلانے کا بیٹا ہے پھر آسمانِ دنیا تک اُسکو پہونچاتے ہیں اور اسکے لئے دروازہ کھلواتے ہیں اور دروازہ کھولدیا جاتا ہے اور ہر آسمان کے مقرب فرشتے اپنے قریب والے آسمان تک اُسکی ساتھ جاتے ہیں یہانتک کہ ساتویں آسمان تک اُسکو پہونچایا جاتا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ کا اعمالنامہ علیین میں لکھدو اور اُسکو (سوال وجواب کیلئے) زمین کی طرف لیجاؤ سو اُسکی روح اُسکے بدن میں لوٹائی جاتی ہے (مگر اس طرح نہیں جیسے دنیا میں تھی بلکہ اُس عالم کے مناسب جسکی حقیقت دیکھنے سے معلوم ہوگی) پھر اسکے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور کہتے ہیں تیرا رب کون ہے، وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے پھر کہتے ہیں تیرا ۸۸
دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر کہتے ہیں کہ کون شخص ہیں جو تم میں بھیجے گئے تھے وہ کہتا ہے وہ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ ایک پکارنیوالا (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) آسمان سے پکارتا ہے میرے بندہ نے صحیح صحیح جواب دیا اسکے لئے جنت کا فرش کردو اور اسکو جنت کی پوشاک پہنادو اور اسکے لئے جنت کی طرف دروازہ کھولدو سو اُسکو جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے (اسکے بعد اسی حدیث میں کافر کا حال بیان کیا گیا جو بالکل اسکی ضد ہے) (احمد) **ف** اسکے بعد یہ واقعات ہونگے **الف** صور پھونکا جاویگا **ب** سب مردے زندہ ہونگے **ج** میدان حشر کی بڑی بڑی تکلیفیں ہونگی **د** حساب کتاب ہوگا **ہ** اعمال تولے جائینگے کسیکا حق رہگیا ہوگا اُسکو نیکیاں دلائی جائیں گی **و** خوش قسمتوں کو حوض کوثر کا پانی ملیگا **ز** پل صراط پر چلنا ہوگا **ح** بعضے گناہوں کی سزا کیلئے جہنم میں عذاب ہوگا **ط** ایمان والوں کی شفاعت ہوگی **ی** جنتی جنت میں جاوینگے وہاں حق تعالیٰ کا دیدار ہوگا ان سب واقعات کی تفصیل اکثر مسلمانوں کے کان میں بارہا پڑی ہے اور جس نے نہ سنا ہو یا پھر معلوم کرنا چاہے شاہ رفیع الدین صاحب کا قیامت نامہ اردو پڑھ لے۔ ان سب باتوں کو سوچا کرے اگر سوچنے کا زیادہ وقت نہ ملے تو سوتے ہی وقت ذرا اچھی طرح سوچ لیا کرے یہ سب حدیثیں مشکوٰۃ سے لیگئی ہیں۔

اشرف علی

روح بست و دوم

گناہوں سے بچنا - گناہ ایسی چیز ہے کہ اگر اسمیں سزا بھی نہ ہوتی تب بھی یہ سوچکر اس سے بچنا ضروری تھا کہ اس کو کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہو جاتی ہے اگر دنیا میں کوئی اپنی ساتھ احسان کرتا ہو اُسکو ناراض کرنیکی ہمت نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ کے احسانات تو بندگی ساتھ بیشمار ہیں اُسکے ناراض کرنیکی کیسے ہمت ہوتی ہے اور اب تو سزا کا بھی ڈر ہے خواہ دنیا میں بھی[عـہ] سزا ہو جاوے یا صرف آخرت میں چنانچہ دنیا میں ایک سزا یہ بھی ہے جو آنکھوں سے نظر آتی ہے کہ اس شخص کو دنیا سے رغبت اور آخرت سے وحشت ہو جاتی ہے اور اُسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ اس سے دل کی مضبوطی اور دین کی پختگی جاتی رہتی جیسا روح بست و یکم کے شروع مضمون سے بھی یہ صاف سمجھا[عـہ] جاتا ہے تو اس حالت میں تو گناہ کے پاس بھی نہ پھٹکنا چاہئے خواہ دل[عـہ] کے گناہ ہوں خواہ ہاتھ پاؤں کے خواہ زبان کے پھر خواہ وہ اللہ کے حقوق ہوں خواہ بندوں کے ہوں اور یہ سزائیں تو سب گناہوں میں مشترک ہے اور بعض بعض گناہوں میں خاص خاص سزائیں بھی آئی ہیں ان سب باتوں کے متعلق حدیثیں لکھی جاتی ہیں (۱) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن جب گناہ کرتا ہے اُسکے دل پر ایک سیاہ دھبہ ہو جاتا ہے پھر اگر توبہ و استغفار کرلیا تو اُسکا قلب صاف ہو جاتا ہے اور اگر (گناہ میں) زیادتی کی تو وہ (سیاہ دھبہ) اور زیادہ ہو جاتا ہے سو یہی ہے وہ زنگ جسکا ذکر اللہ تعالیٰ نے (اس آیت میں) فرمایا ہے ہرگز ایسا نہیں (جیسا وہ لوگ سمجھتے ہیں) بلکہ اُن کے دلوں پر ان کے اعمال (بد) کا زنگ بیٹھ گیا ہے (احمد و ترمذی و ابن ماجہ) (۲) حضرت معاذ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گناہ سے بچانا کیونکہ گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو جاتا ہے 89
(احمد) (۳) انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمکو تمہاری بیماری اور دوا نہ بتلا دوں سن لو کہ تمھاری بیماری گناہ ہیں اور تمھاری دوا استغفار ہے (عین ترغیب از بیہقی والاشبہ انہ قول قتادہ) (۴) انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دلوں میں ایک قسم کا زنگ لگجاتا ہے (یعنی گناہوں سے) اور اُسکی صفائی استغفار ہے (عین ترغیب از بیہقی) (۵) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک آدمی محروم ہو جاتا ہے رزق سے گناہ کی سبب جسکو وہ اختیار کرتا ہے (عین جمع الاعمال از مسند احمد غالباً) ف ظاہر میں یہ محروم ہو جانا تو کبھی ہوتا ہے اور رزق کی برکت سے محروم ہو جانا ہمیشہ ہوتا ہے (۶) عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ہم دس آدمی حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے آپ ہماری طرف متوجہ ہوکر فرمانے لگے پانچ چیزیں ہیں میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم لوگ انکو پاؤ جب کسی قوم میں بیحیائی کے افعال علی الاعلان ہونے لگیں گے وہ طاعون میں مبتلا ہونگے اور ایسی ایسی بیماریوں میں گرفتار ہونگے جو اُن کے بڑوں کے وقت میں کبھی نہیں ہوئیں اور جب کوئی قوم ناپنے تولنے میں کمی کریگی قحط اور تنگی اور ظلم حکام میں مبتلا ہونگی اور نہیں بند کیا کسی قوم نے زکوٰۃ کو مگر بند کیا جاویگا اُن سے باران رحمت - اگر بہائم بھی نہ ہوتے تو کبھی اُنپر بارش نہ ہوتی اور نہیں عہد شکنی کی کسی قوم نے مگر مسلط فرمادیگا اللہ تعالیٰ اُنپر اُنکے دشمن کو غیر قوم سے پس چھین لیں گے وہ اُن کے

[عـہ] کما فیہ فی الحدیث قولہ تعالیٰ من یعمل سوءاً یجز بہ ۱۲ [عـہ] وہو مصرح فی الحدیث الآتی (مش) ۱۲ [عـہ] قال تعالیٰ و ذروا ظاہر الاثم و باطنہ ۱۲

اموال کو (عین جزاء الاعمال از ابن ماجہ) (۷) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب کسی قوم میں خیانت ظاہر ہوتی ہے
اللہ تعالیٰ انکے دلوں میں رعب ڈالدیتا ہے اور جو قوم ناحق فیصلہ کرنے لگی انپر دشمن مسلط کردیا گیا (مالک) (۸) ثوبان
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب زمانہ آرہا ہے کہ (کفار کی) تمام جماعتیں تمہارے مقابلہ میں ایک
دوسرے کو بلائیں گی جیسے کھانے والے اپنے خوان کیطرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں ایک کہنے والے نے عرض کیا اور ہم اس روز (کیا) شمار
میں کم ہونگے آپنے فرمایا نہیں بلکہ تم اسروز بہت ہوگے لیکن تم کوڑا (اور ناکارہ) ہوگے جیسے رو میں کوڑا آجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ
تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکالدیگا اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈالدیگا ایک کہنے والے نے عرض کیا
کہ یہ کمزوری کیا چیز ہے (یعنی اسکا سبب کیا ہے) آپنے فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے نفرت (ابوداؤد و بیہقی) (۹) ارشاد
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں سے (گناہوں کا) انتقام لینا چاہتا ہے بچے بکثرت مرتے
ہیں اور عورتیں بانجھ ہوجاتی ہیں (عین جزاء الاعمال از ابن ابی الدنیا) (۱۰) ابوالدرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بادشاہوں کا مالک ہوں بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور جب
بندے میری اطاعت کرتے ہیں ان کے بادشاہوں کے دلوں کو انپر رحمت اور شفقت کیساتھ پھیر دیتا ہوں
اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں ان (بادشاہوں) کے دلوں کو غضب و عقوبت کیساتھ پھیر دیتا ہوں
پھر وہ انکو سخت عذاب کی تکلیف دیتے ہیں (آہ مختصراً) (ابونعیم) (۱۱) وہب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل ۹۰
سے فرمایا کہ جب میری اطاعت کیجاتی ہے میں راضی ہوتا ہوں اور جب راضی ہوتا ہوں برکت کرتا ہوں اور
میری برکت کی کوئی انتہا نہیں اور جب میری اطاعت نہیں ہوتی غضبناک ہوتا ہوں اور لعنت کرتا ہوں اور
میری لعنت کا اثر سات پشت تک پہونچتا ہے (عین جزاء الاعمال از احمد) **ف** یہ مطلب نہیں کہ سات پشت
پر لعنت ہوتی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس کے نیک ہونیسے جو اولاد کو برکت ملتی وہ نہ ملیگی (۱۲) وکیع سے روایت
ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی بے حکمی کرتا ہے تو اسکی تعریف کرنیوالا خود ہجو کرنے لگتا ہے
(عین جزاء الاعمال از احمد) **ف** ان حدیثوں میں زیادہ تر مطلق گناہ کی خرابیاں مذکور ہیں اب بعض بعض گناہوں کی
خاص خاص خرابیاں بھی لکھی جاتی ہیں (۱۳) جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی
سود کے کھانیوالے (یعنی لینے والے) پر اور اسکے کھلانیوالے (یعنی دینے والے) پر اور اسکے لکھنے والے پر اور اسکے گواہ پر اور
فرمایا یہ سب برابر ہیں (یعنی بعضی باتوں میں) (مسلم) (۱۴) ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ کبائر کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص مرجاوے اور اسپر دین (یعنی کسی کا حق مالی) ہو اور اسکے ادا
کرنیکے لئے کچھ نہ چھوڑ جاوے (اھ مختصراً احمد و ابوداؤد) (۱۵) ابی حرہ رقاشی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو ظلم مت کرنا سنو کسیکا مال حلال نہیں بدون اسکی خوشدلی کے (بیہقی و دارقطنی)

ف اسمیں جیسے کھلم کھلا کسی کا حق چھین لینا یا مار لینا آگیا جیسے کسی کا قرض یا میراث کا حصہ وغیرہ
دبا لینا ایسے ہی جو چندہ دباؤ سے یا شرم و لحاظ سے لیا جاتا ہے وہ بھی آگیا (ع۱۶) سالم اپنے باپ سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (کسی کی) زمین سے بدون حق کے
ذرا سی بھی لیلے (احمد کی) (ایک حدیث میں ایک بالشت آیا ہے) اُسکو قیامت کے روز ساتوں زمین میں
دھسایا جاویگا (بخاری) (ع۱۷) عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
لعنت فرمائی ہے رشوت دینے والے پر اور رشوت لینے والے پر (ابو داؤد و ابن ماجہ و ترمذی) اور
ثوبان کی روایت میں یہ بھی زیادہ ہے اور لعنت فرمائی ہے اُس شخص پر جو ان دونوں کے بیچ میں معاملہ
ٹھہرانے والا ہو (احمد و بیہقی) ف البتہ جہاں بدون رشوت دیئے ظالم کے ظلم سے نہ بچ سکے وہاں
دینا جائز ہے مگر لینا وہاں بھی حرام ہے (ع۱۸) عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے شراب اور جوئے سے منع فرمایا (الخ ابو داؤد) ف شراب میں سب نشہ کی چیزیں آگئیں
اور جوئے میں بیمہ و لاٹری وغیرہ سب آگئی (ع۱۹) ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے ایسی سب چیزوں سے منع فرمایا ہے جو نشہ لاوے (یعنی عقل میں فتور لاوے) یا جو
حواس میں فتور لاوے (ابو داؤد) ف اسمیں افیون بھی آگئی اور بعضے حقے بھی آگئے جن سے دماغ 91
یا ہاتھ پانو بیکار ہو جاویں (ع۲۰) ابو امامہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو میرے رب نے حکم دیا ہے باجوں کے مٹانے کا جو ہاتھ سے بجائے جاویں
اور جو منہ سے بجائے جاویں الخ (احمد) (ع۲۱) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا دونوں آنکھوں کا زنا (شہوت سے) نگاہ کرنا ہے اور دونوں کانوں کا زنا (شہوت سے) باتیں سننا
ہے اور زبان کا زنا (شہوت سے) باتیں کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا (شہوت سے کسی کا ہاتھ وغیرہ) پکڑنا ہے اور پاؤں کا
زنا (شہوت سے) قدم اُٹھا کر جانا ہے اور قلب (کا زنا یہ ہے کہ وہ) خواہش کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے (الخ مسلم)
ف اور لڑکوں کے ساتھ ایسی باتیں یا ایسے کام کرنا اس سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے اور اس حدیث
کیساتھ اس سے پہلی حدیث کو ملا کر دیکھنا چاہئے کہ ناچ رنگ میں کتنے گناہ جمع ہیں (ع۲۲) عبداللہ بن
عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں اللہ تعالیٰ کیساتھ شرک
کرنا اور ماں باپ (کی نافرمانی کرکے اُن) کو تکلیف دینا اور بے خطا جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا
(بخاری) (ع۲۳) حضرت انس سے اس حدیث میں بجائے اس کے جھوٹی گواہی دینا ہے (بخاری و مسلم)
(ع۲۴) ابوہریرہ سے (ایک لانبی حدیث میں) یہ چیزیں بھی ہیں یتیم کا مال کھانا اور (جنگجو کافروں کی)

ع۵ لقولہ تعم اتاتون الرجال ۱۲

جنگ کے وقت (جبکہ شرع کے موافق جنگ ہو) بھاگ جانا اور پارسا ایمان والی بیبیوں کو جنکو (ایسی بری باتوں کی) خبر بھی نہیں تہمت لگانا (بخاری و مسلم) (۲۵) ابوہریرہؓ سے (ایک لانبی حدیث میں) یہ خبر بھی ہے زنا کرنا چوری کرنا لوٹ کرنا (بخاری و مسلم) (۲۶) عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ہیں جسمیں وہ چاروں ہوں وہ خالص منافق ہوگا اور جسمیں ایک خصلت ہو اسمیں نفاق کی ایک خصلت ہوگی جب تک اسکو چھوڑ نہ دیگا (وہ خصلتیں یہ ہیں) جب اسکو امانت دیجاوے (خواہ مال ہو یا کوئی بات ہو) وہ خیانت کرے اور جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب عہد کرے اسکو توڑ ڈالے اور جب کسی سے جھگڑے تو گالیاں دینے لگے (بخاری و مسلم) اور ابوہریرہ کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب وعدہ کرے خلاف کرے (۲۷) صفوان بن عسال سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی حکم ارشاد فرمائے انمیں یہ بھی ہے کہ کسی بے خطا کو کسی حاکم کے پاس مت لیجاؤ کہ وہ اسکو قتل کرلے (یا اسپر کوئی ظلم کرے) اور جادو مت کرو (الخ ترمذی و ابوداؤد و نسائی) اور ان گناہوں پر عذاب کی وعیدیں آئی ہیں۔ حقارت سے کسی پر ہنسنا کسی پر طعن کرنا۔ برے لقب سے پکارنا۔ بدگمانی کرنا۔ کسی کا عیب تلاش کرنا۔ غیبت کرنا۔ بلاوجہ برا بھلا کہنا۔ چغلی کھانا۔ دورویہ ہونا یعنی اسکے موتہ پر ایسا اسکے موتہ پر ویسا۔ تہمت لگانا۔ دھوکہ دینا۔ عار دلانا۔ کسی کے نقصان پر خوش ہونا۔ تکبر و فخر کرنا۔ ظلم کرنا۔ ضرورت کے وقت باوجود قدرت کے مدد نہ کرنا۔ کسی کے مال کا نقصان کرنا۔ کسی کی آبرو پر صدمہ پہونچانا۔ چھوٹوں پر رحم نہ کرنا۔ بڑوں کی عزت نہ کرنا۔ بھوکوں ننگوں کی حیثیت کی موافق خدمت نہ کرنا۔ کسی دنیوی رنج سے بولنا چھوڑ دینا۔ جاندار کی تصویر بنانا۔ زمین پر وری کا دعوی کرنا۔ ہٹے کٹے کو بھیک مانگنا۔ ان امور کے متعلق آیتیں اور حدیثیں روح نہم و نوزدہم میں گذر چکی ہیں۔ داڑھی منڈانا یا کٹانا۔ کافروں کا یا فاسقوں کا سا لباس پہننا۔ عورتوں کیلئے مردانہ وضع بنانا۔ جیسے مردانہ جوتا پہننا ان کا بیان روح بست و پنجم میں آویگا انشاء اللہ تعالی۔ اور بہت سے گناہ ہیں نمونہ کے طور پر لکھدیے سب سے بچنا چاہیے اور جو گناہ ہو چکے ہیں ان سے توبہ کرتا رہے کہ توبہ سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں چنانچہ (۲۸) عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنیوالا ایسا ہے جیسے اسکا کوئی گناہ ہی نہ تھا (بیہقی مرفوعاً و شرح السنہ موقوفاً) البتہ حقوق العباد میں توبہ کی یہ بھی شرط ہے کہ اہل حقوق سے بھی معاف کرائے چنانچہ (۲۹) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے ذمہ اسکے بھائی (مسلمان) کا کوئی حق ہو آبرو کا یا اور کسی چیز کا اسکو آج معاف کرلینا چاہیے اس سے پہلے کہ نہ دینار ہوگا نہ درہم ہوگا (بخاری) مراد قیامت کا دن ہے) بلقیہ (۳۰) اگر اسکے پاس کوئی نیک عمل ہوا تو بقدر اسکے حق کے اس سے لیلیا جاویگا اور صاحب حق کو دیدیا جاویگا) اور اگر اسکے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو دوسرے کے گناہ لیکر اسپر لاد دیے جاوینگے (رزین جمع الفوائد از مسلم و ترمذی) یہ سب

روح بست و سوم

صبر کرنا اور شکر کرنا۔ انسان کو جو حالتیں پیش آتی ہیں خواہ اختیاری ہوں خواہ غیر اختیاری وہ دو طرح کی ہوتی ہیں یا تو طبیعت کے موافق ہوتی ہیں ایسی حالت کو دل سے خدا تعالیٰ کی نعمت سمجھنا اور اُس پر خوش ہونا اور اپنی حیثیت سے اُسکو زیادہ سمجھنا اور زبان سے خدا تعالیٰ کی تعریف کرنا اور اُس نعمت کا گناہوں میں استعمال نکرنا یہ شکر ہے اور یا وہ حالتیں طبیعت کی موافق نہیں ہوتیں بلکہ نفس کو اُن سے گرانی اور ناگواری ہوتی ہے ایسی حالت کو یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اسمیں میری کوئی مصلحت رکھی ہے اور شکایت نکرنا اور اگر وہ کوئی حکم ہے تو اسپر مضبوطی سے قایم رہنا اور اگر وہ کوئی مصیبت ہے تو مضبوطی سے اُسکی سہار کرنا اور پریشان نہونا یہ صبر ہے اور چونکہ صبر زیادہ مشکل ہے اسلئے اُسکا بیان شکر سے پہلے بھی کرتا ہوں اور زیادہ بھی کرتا ہوں اول اسکے کثرت سے پیش آنے والے موقعے بطور مثال کے بتلاتا ہوں پھر اُسکے متعلق آیتیں اور حدیثیں لکھتا ہوں وہ مثالیں یہ ہیں مثلاً نفس دین کے کاموں سے گھبراتا ہے اور بھاگتا ہے یا گناہ کے کاموں کا تقاضا کرتا ہے خواہ نماز روزہ سے جی چراتا ہے یا حرام آمدنی کو چھوڑنے سے یا کسی کا حق دینے سے ہچکچاتا ہے ایسے وقت ہمت کرکے دین کے کام کو بجالاوے اور گناہ سے رکے اگرچہ دونوں جگہ کسیقدر تکلیف ہی ہو۔ کیونکہ بہت جلدی اس تکلیف سے زیادہ آرام اور مزہ دیکھے گا اور مثلاً اسپر ۹۳
کوئی مصیبت پڑ گئی خواہ فقر فاقہ کی خواہ بیماری کی خواہ کسی کے مرنیکی خواہ کسی دشمن کے ستانے کی خواہ مال کے نقصان ہو جانیکی ایسے وقت میں مصیبت کی مصلحتوں کو یاد کرے اور سب سے بڑی مصلحت ثواب ہے جسکا مصیبت پر وعدہ کیا گیا ہے اور اس مصیبت کا بلا ضرورت اظہار نکرے اور دل میں ہر وقت اُسکی سوچ بچار نکرے اس سے ایک خاص سکون پیدا ہو جاتا ہے البتہ اگر اُس مصیبت کی کوئی تدبیر ہو جیسے حلال مال کا حاصل کرنا یا بیماری کا علاج کرنا یا کسی صاحب قدرت سے مدد لینا یا شریعت سے تحقیق کرکے بدلا لے لینا یا دعا کرنا اسکا کچھ مضائقہ نہیں اور مثلاً دین کے کام میں کوئی ظالم روک ٹوک کرے یا دین کو ذلیل کرے وہاں جان کو جان نہ سمجھے مگر قانون عقلی اور قانون شرعی کے خلاف نکرے یہ صبر کی ضروری مثالیں ہیں آگے آیتیں اور حدیثیں ہیں (۱) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور (اگر تمکو حب مال و جاہ کے غلبہ سے ایمان لانا دشوار ہو تو) تم مدد لو صبر اور نماز سے (البقرہ) **ف** یہاں صبر کی صورت شہوات خلاف شرع کا ترک کرنا ہے (۲) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ہم تمھارا امتحان کرینگے کسیقدر خوف سے (جو دشمنوں کے ہجوم یا حوادث کے نزول سے پیش آوے) اور کسیقدر فقر و فاقہ سے اور کسیقدر مال اور جان اور پھلوں کی کمی سے (مثلاً مواشی مر گئے یا کوئی آدمی مر گیا یا بیمار ہو گیا یا پھل اور کھیتی کی پیداوار تلف ہو گئی) اور آپ

(ان موقعوں میں) صبر کرنیوالوں کو بشارت سنا دیجئے الخ (بقرہ) (ع۳) (پہلی امتوں کے مخلصین کے باب میں)
اللہ تعالیٰ نے فرمایا سو نہ ہمت ہاری انھوں نے ان مصائب کی وجہ سے جو انپر اللہ کی راہ میں واقع ہوئے
اور نہ اُن (کے قلب یا بدن) کا زور گھٹا اور نہ وہ (دشمن کے سامنے) دبے (کہ اُن سے عاجزی و خوشامد کی باتیں
کرنے لگے ہوں) اور اللہ تعالیٰ کو ایسے صابرین (یعنی مستقل مزاجوں) سے محبت ہے، (جو دین کے کام میں ایسے ثابت
رہیں (آل عمران) (ع۴) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جو لوگ (احکام دین پر) صابر (ثابت قدم) رہیں ہم اُنکے
اچھے کاموں کے عوض میں اُنکا اجر اُنکو ضرور دینگے (نحل) (ع۵) اللہ تعالیٰ نے (ایک طویل آیت میں دوسرے
اعمال کیساتھ یہ بھی) فرمایا اور صبر کرنیوالے مرد اور صبر کرنیوالی عورتیں (پھر اخیر میں فرمایا) ان سب کے لئے
اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے (احزاب) ف اسمیں سب قسمیں صبر کی آگئیں صبر طاعات
پر اور صبر معاصی سے اور صبر مصائب پر (ع۶) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا میں تمکو ایسی چیزیں نہ بتلاؤں جن سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجوں کو بڑھاتا ہے لوگوں نے عرض کیا
ضرور بتلائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وضو کا کامل کرنا ناگواری کی حالت میں (کہ کسی وجہ سے وضو کرنا مشکل
معلوم ہوتا ہے مگر پھر ہمت کرتا ہے) اور بہت سے قدم ڈالنا مسجدوں کی طرف (یعنی دور سے آنا یا بار بار آنا)
۹۴ اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا الخ (مسلم و ترمذی) ف ایسے وقت وضو کرنا صبر کی ایک مثال
ہے (ع۷) ابو الدرداؓ سے روایت ہے، کہ مجکو میرے ولی محبوب (صلے اللہ علیہ وسلم) نے وصیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ
کیساتھ کسی چیز کو شریک مت کرنا اگرچہ تیری بوٹیاں کاٹ دیجاویں اور تجکو (آگ میں) جلا دیا جاوے الخ
(ابن ماجہ) ف ایسے وقت ایمان پر قایم رہنا صبر کی ایک مثال ہے اور کسی ظالم کی زبردستی کے وقت جو ایسی
بات یا ایسا کام شرع سے معاف ہے وہ شرک کفر میں داخل نہیں کیونکہ دل تو ایمان سے بھرا ہے (ع۸) ابن
عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ کو ایک لشکر پر سردار بنا کر دریا (کے سفر)
میں بھیجا ان لوگوں نے اسی حالت میں اندھیری رات میں کشتی کا بادبان کھول رکھا تھا (اور کشتی چل رہی
تھی) اچانک ان کے اوپر سے کسی پکارنیوالے نے پکارا اے کشتی والو ٹھہر و میں تمکو خدا تعالیٰ کے ایک حکم کی خبر
دیتا ہوں جو اُس نے اپنی ذات پر مقرر کر رکھا ہے ابو موسیٰ نے کہا اگر تمکو خبر دینا ہے تو ہمکو خبر دو اُس
پکارنیوالے نے کہا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی ذات پر یہ بات مقرر کر لی ہے کہ جو شخص گرمی کے دن
میں (روزہ رکھکر) اپنے کو پیاسا رکھیگا اللہ تعالیٰ اُسکو پیاس کے دن (یعنی قیامت میں جب پیاس
کی شدت ہوگی) سیراب فرماویگا (عین ترغیب از بزار) ف یہ بھی صبر کی ایک مثال ہے (ع۹) حضرت
عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن پڑھتا ہو اور اسمیں اٹکتا ہو

اور وہ اسکو مشکل لگتا ہو اسکو دو ثواب ملیں گے (بخاری و مسلم) **ف** یہ بھی صبر کی ایک مثال ہے اور یہ پوری حدیث روح سوم ۳ میں گذر چکی ہے (۱۰) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب میں زیادہ پیارا عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہی ہو (بخاری و مسلم) **ف** ظاہر ہے کہ اسطرح ہمیشہ نباہنے میں ضرور کسی نہ کسی وقت نفس کو دشواری ہوتی ہے اسلئے یہ بھی صبر کی ایک مثال ہے (۱۱) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ گھیری ہوئی ہے (حرام) خواہشوں کیساتھ اور جنت گھیری ہوئی ہے ناگوار چیزوں کیساتھ (مسلم) **ف** جو عبادتیں نفس پر دشوار ہیں اور جن گناہوں سے بچنا دشوار ہے اسمیں سب آگئیں (۱۲) ابوہریرہ و ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو کوئی مصیبت یا کوئی مرض یا کوئی فکر یا کوئی رنج یا کوئی تکلیف یا کوئی غم نہیں پہونچتا یہانتک کہ کانٹا جو چبھ جاوے مگر اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے اسکے گناہ معاف فرماتا ہے (بخاری و مسلم) (۱۳) حضرت عائشہؓ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا شخص نہیں جو طاعون واقع ہونیکے وقت اپنی بستی میں صبر کئے ہوئے ثواب کی نیت کئے ہوئے ٹھہرا رہے اور یہ اعتقاد رکھے کہ وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے (تقدیر میں) لکھدیا ہے مگر ایسے شخص کو شہید کی برابر ثواب ملیگا (بخاری) (اگرچہ مرے نہیں اور مرنے میں اور بڑے درجہ کی شہادت ہے (مسلم وغیرہ) **ف** لیکن گھر بدلنا یا محلہ بدلنا یا اسی بستی کے 95
جنگل میں چلا جانا اکثر علماء کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ بیماروں اور مردوں کے حقوق ادا کرتا رہے (۱۴) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے بندہ کو اسکی دو پیاری چیزوں (کی مصیبت) میں مبتلا کردوں (اس سے مراد دو آنکھیں ہیں جیسا راوی نے ہی تفسیر اسی حدیث میں کی ہے یعنی اسکی آنکھیں جاتی رہیں) پھر وہ صبر کرے میں ان دونوں کی عوض میں اسکو جنت دونگا (بخاری) (۱۵) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے مومن بندہ کیلئے جبکہ میں دنیا میں رہنے والوں میں سے اسکے کسی پیارے کی جان لیلوں پھر وہ اسکو ثواب سمجھے (اور صبر کرے تو ایسے شخص کیلئے) میرے پاس جنت کے سوا کوئی بدلا نہیں (بخاری) **ف** وہ پیارا خواہ اولاد ہو یا بی بی ہو یا شوہر ہو یا اور کوئی رشتہ دار ہو یا دوست ہو (۱۶) ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندہ کا بچہ مرجاتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندہ کے بچہ کی جان لیلی وہ کہتے ہیں ہاں پھر فرماتا ہے تمنے اسکے دل کا پھل لیلیا وہ کہتے ہیں ہاں پھر فرماتا ہے میرے بندہ نے کیا کہا وہ کہتے ہیں آپکی حمد (وثنا) کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اسکا نام بیت الحمد رکھو (احمد و ترمذی) (۱۷) ابوالدرداؓ سے

(ایک لانبی حدیث میں) روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جن سے اللہ تعالیٰ
محبت کرتا ہی اور اُنکی طرف متوجہ ہوکر ہنستا ہی (جیسا اُسکی شان کے لائق ہی) اور اُنکی حالت پر خوش ہوتا ہے
(اُن تین میں) ایک وہ (بھی) ہی جو اللہ تعالیٰ کیلئے جان دینے کو تیار ہو گیا (جہاں اسکی شرطیں پائی جاویں)
پھر خواہ جان جاتی رہی اور خواہ اللہ تعالےٰ نے اُسکو غالب کردیا اور اُسکی طرف سے کافی ہو گیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
میرے اس بندہ کو دیکھو میرے لئے کس طرح اپنی جان کو صابر بنا دیا (اھ مختصراً عین ترغیب از طبرانی) یہ صبر کا
بیان ہو چکا۔ اب کچھ شکر کا بیان کرتا ہوں اور یہ شکر جس طرح خود اپنی ذات میں بھی ایک عبادت ہے ف
اسی طرح اس میں ایک یہ بھی خاصیت ہے کہ اس سے ایک دوسری عبادت یعنی صبر آسان ہو جاتا ہی عقلی
طور سے بھی اور طبعی طور سے بھی عقلی طور سے تو اس طرح کہ جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے سوچنے کی اور انپر
خوش ہونیکی (جو کہ شکر میں لازم ہی) عادت پختہ ہو جائیگی تو مصیبت وغیرہ کے وقت یہ بھی سوچے گا کہ جس ذات
پاک کے اتنے احسانات ہوتے رہتے ہیں اگر اُسکی طرف سے کوئی تکلیف بھی پیش آگئی اور وہ بھی ہماری ہی مصلحت
اور ثواب کے لئے (جیسا اوپر حدیثوں سے معلوم ہوا) تو اُسکو خوشی سے برداشت کرنا چاہیئے جیسے دنیا میں اپنے
محسنوں کی سختیاں خوشی سے گوارا کر لی جاتی ہیں خصوصاً جب بعد میں انعام بھی ملتا ہو اور طبعی طور پر اس طرح
کہ نعمتوں کے سوچنے سے اللہ تعالیٰ کی محبت ہو جائیگی اور جس سے محبت ہوتی ہے اُسکی سختی ناگوار نہیں ۹۶
ہوتی جیسا دنیا میں عاشق کو اپنے معشوق کی سختیوں میں خاص لطف آتا ہی آگے اس شکر کے متعلق آیتیں
اور حدیثیں آتی ہیں (۱۸) فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھکو یاد کرو میں تمکو (رحمت سے) یاد کرونگا اور میرا شکر کرو
اور میری ناشکری نہ کرو (بقرہ) (۱۹) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ہم بہت جلد جزا دینگے شکر کرنیوالوں
کو (آل عمران) (۲۰) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر تم (میری نعمتوں کا) شکر کروگے میں تمکو زیادہ نعمت دوں گا۔
(خواہ دنیا میں بھی یا آخرت میں تو ضرور) اور اگر تم ناشکری کروگے تو (یہ سمجھ رکھو کہ) میرا عذاب بڑا سخت ہے
(ناشکری میں اُسکا احتمال ہی) (ابراہیم) (۲۱) ابن عباس سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
چار چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص کو مل گئیں اُسکو دنیا و آخرت کی بھلائیاں مل گئیں دل شکر کرنیوالا اور زبان ذکر
کرنیوالی اور بدن جو بلا پر صابر ہو اور بی بی جو اپنی جان اور شوہر کے مال میں اُس سے خیانت نہیں کرنا چاہتی
(بیہقی) خلاصہ کوئی وقت خالی نہیں کہ انسان پر کوئی نہ کوئی حالت نہ ہوتی ہو خواہ طبیعت کے موافق
خواہ طبیعت کے مخالف اول حالت پر شکر کا حکم ہے دوسری حالت پر صبر کا حکم ہی تو صبر شکر ہر وقت کے کرنیکے
کام ہوئے مسلمان تو اسکو نہ بھولتا پھر دیکھنا ہر وقت کیسی لذت و راحت میں رہوگے یہ سب حدیثیں مشکوۃ
سے لی ہیں اور جو دوسری کتاب سے لی ہی اسپر لفظ عین لکھدیا ہے + **اشرف علی**۔

ف حقیقت اصلی شکر کی نعمتوں میں یعنی ہی ۱۲

روح بست وچہارم

مشورہ کی قابل کاموں میں دیانتدار خیرخواہوں سے مشورہ لینا اور آپس میں محبت اور ہمدردی اور اتفاق رکھنا اور معاملات یعنی لین دین وغیرہ میں اور معاشرات یعنی میل جول میں اسکا خیال رکھنا کہ میرے ہاتھ سے کسی کو نقصان یا میری بات سے کسی کو دھوکہ نہ ہو اور اسکا نام صفائی معاملہ ہے اور اسکا خیال رکھنا کہ میری برتاؤ سے کسی کو ظاہری تکلیف یا باطنی تنگی یا پریشانی یا گرانی نہ ہو اور اسکا نام حسن معاشرت ہے یہ تین چیزیں ہوئیں **مشورہ اتفاق۔ صفائی معاملہ و حسن معاشرت** اور یہ تینوں چیزیں مستقل طور پر بھی مقصود ہیں (یعنی ان کا الگ الگ بھی حکم ہے) جیسا آگے آنیوالی آیتوں اور حدیثوں سے معلوم ہوگا اور ایک کا دوسرے سے خاص تعلق بھی ہے مثلاً مشورہ پر اسیوقت بھروسہ ہوسکتا ہے جب مشورہ والوں میں باہم محبت و اتفاق ہو اور محبت و اتفاق اسیوقت قایم رہسکتا ہے جب ایک کو دوسرے سے کوئی نقصان یا تکلیف ظاہری یا باطنی نہ پہنچے اسیطرح دوسری طرف سے کسی کو تکلیف یا نقصان سے بچانیکا خیال پوری طور سے تب ہی ہوسکتا ہے جب اس سے محبت و ہمدردی ہو اور اتفاق و محبت کو پوری ترقی اس سے ہوتی ہے کہ ایک دوسرے کو اپنے مشورہ میں شریک رکھے اس خاص تعلق کی وجہ سے ان تینوں چیزوں کو مثل ایک ہی چیز کے قرار دیکر سبکا ساتھ ہی ذکر کیا جاتا ہے اب ترتیب سے ایک ایک کا بیان کرتا ہوں **مشورہ** امیر دنیا کا بھی فائدہ ہے کہ اس سے کاموں میں غلطی کم ہوتی ہے چنانچہ (۱) سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اطمینان کیساتھ کام کرنا اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی کرنا شیطان کی طرف سے ہے (ترمذی)

ف اور ظاہر ہے کہ مشورہ میں جلدبازی کا انسداد ہے اور یہ اُن ہی امور میں ہے جسمیں دیر کی گنجایش ہے اور دین کا بھی فائدہ ہے کہ شریعت میں اسکی فضیلت آئی ہے چنانچہ (۲) فرمایا اللہ تعالیٰ نے (اے پیغمبر) ان (صحابہ) سے خاص خاص باتوں میں مشورہ لیتے رہا کیجیے پھر (مشورہ لینے کے بعد) جب آپ (ایک جانب) رای پختہ کرلیں (خواہ وہ اُن کے مشورہ کیموافق ہو یا مخالف ہو) سو خدا تعالیٰ پر اعتماد (کرکے اسی کام کو کر ڈالا) کیجیے بیشک اللہ تعالیٰ ایسے اعتماد کرنیوالوں سے محبت فرماتا ہے (آل عمران) **ف** خاص خاص باتوں سے مراد وہ امور ہیں جنمیں وحی نازل نہ ہوئی ہو اور مہتم بالشان بھی ہوں یعنی معمولی نہ ہوں کیونکہ وحی کے بعد اسکی گنجایش نہیں اور معمولی کاموں میں مشورہ منقول نہیں جیسے دو وقت کا کھانا وغیرہ (۳) فرمایا اللہ تعالیٰ نے عام لوگوں کی سرگوشیوں میں خیر (یعنی ثواب اور برکت) نہیں ہوتی ہاں مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ (خیر) خیرات کی یا اور کسی نیک کام کی یا لوگوں میں باہم اصلاح کردینے کی ترغیب دیتے ہیں (اور اس تعلیم و ترغیب کی تکمیل و انتظام کیلئے تدبیریں اور مشورہ کرتے ہیں) اُنکے سرگوشی میں البتہ خیر یعنی ثواب و برکت ہے (نساء) **ف** اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض اوقات مشورہ خفیہ ہی مصلحت ہے (۴) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اُن (مومنین) کا ہر کام (جو قابل مشورہ ہو جسکا بیان اوپر آچکا ہے) آپس کے

مشورہ سے ہوتا ہے (شوریٰ) ف مشورہ پر مومنین کی مدح فرمانا مشورہ کی مدح کی صاف دلیل ہے (۵) انسؓ
سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (واقعہ بدر میں جانے کے متعلق صحابہ سے) مشورہ
فرمایا الخ (عین مسلم) (۶) میمون بن مہران سے روایت ہے کہ کسی مقدمہ میں جب حضرت ابوبکرؓ کو قرآن و حدیث
میں حکم نہ ملتا تو بڑے لوگوں کو اور نیک لوگوں کو جمع کرکے اُن سے مشورہ لیتے جب اُنکی رائے متفق ہو جاتی
تو اُسکے موافق فیصلہ فرماتے (عین حکمت بالغہ عن ازالۃ الخفاء عن الدارمی) ف رای کا متفق ہونا عمل کی
شرط نہیں (العزم علی قتال مانعی الزکوٰۃ مع اختلاف الجماعۃ) (۷) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے
اہل مشورہ علماء ہوتے تھے خواہ بڑی عمر کے ہوں یا جوان ہوں (عین بخاری) ف اخیر کی تین حدیثوں سے
معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا معمول تھا مشورہ لینے کا۔
(۸) جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان)
بھائی سے مشورہ لینا چاہے تو اُسکو مشورہ دینا چاہیئے (عین ابن ماجہ) اب مشورہ کے کچھ آداب ذکر کئے جاتے ہیں
(۹) کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی معرکہ کا ارادہ فرماتے تو (اکثر) کسی دوسرے
واقعہ کا پردہ فرماتے الخ (بخاری) ف اس سے معلوم ہوا کہ جس مشورہ کا ظاہر کرنا مضر ہو اُسکو ظاہر کرنا چاہیئے
(۱۰) جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجلسیں امانت کیساتھ ہیں (یعنی کسی ۹۸
مجلس میں کسی معاملہ کے متعلق کچھ باتیں ہوں اُنکو باہر ذکر کرنا نہ چاہیئے (اسمیں مشورہ کی مجلس بھی آگئی) مگر
تین مجلسیں الخ (ابوداؤد) ف اُن تین مجلسوں کا حاصل یہ ہے کہ کسی کی جان یا مال یا آبرو لینے کا مشورہ
یا تذکرہ ہو اُسکو چھپانا جائز نہیں اور جب خاص آدمی کے ضرر کے شبہ میں ظاہر کرنا گناہ ہے تو جسکے ظاہر کرنے
میں عام مسلمانوں کا ضرر ہو اُسکا ظاہر کرنا تو اور زیادہ گناہ ہوگا چنانچہ (۱۱) حاطب بن ابی بلتعہ نے بدنیتی
سے نہیں بلکہ غلط فہمی سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسا ہی راز کفار مکہ کو پہونچا دیا تھا اسپر سورہ
ممتحنہ کی شروع کی آیتوں میں تنبیہ کیگئی (عین درمنثور از کتب حدیث) بلکہ جس معاملہ کا بھی تعلق عام مسلمانوں
سے ہو اگرچہ اُسکے ظاہر کرنے میں کوئی نقصان بھی معلوم نہ ہوتا ہو تب بھی بجز اُن لوگوں کے جو عقل اور
شرع کے موافق اُس معاملہ کو ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں عام لوگوں کو اسکا ظاہر کرنا نہ چاہیئے کیونکہ ممکن ہے کہ اُس کے
نقصان کی طرف اس شخص کی نگاہ نہ پہونچی ہو چنانچہ (۱۲) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جب ان لوگوں کو
کسی امر (جدید) کی خبر پہونچتی ہے خواہ (وہ امر موجب) امن ہو یا (موجب) خوف تو اُس (خبر) کو (فوراً) مشہور
کر دیتے ہیں (اسمیں ایسے اخبار اور ایسے جلسے بھی آگئے حالانکہ کبھی وہ غلط ہوتی ہے کبھی اُسکا مشہور کرنا خلاف
مصلحت ہوتا ہے) اور اگر (بجائے خود مشہور کرنیکے) یہ لوگ اس (خبر) کو رسول (صلے اللہ علیہ وسلم کی رائے) کے اوپر

اور جو اُن میں ایسے امور کو سمجھتے ہیں (یعنی اکابر صحابہ اُن کی رائے) کے اوپر حوالہ رکھتے (اور خود کچھ دخل نہ دیتے) تو اسکو وہ حضرات پہچان لیتے جو اُن میں تحقیق کر لیا کرتے ہیں (پھر جیسا یہ حضرات عملدرآمد کرتے ویسا ہی ان خبر اڑانے والوں کو کرنا چاہیئے تھا) (نساء) **ف** اور اس آیت سے اکثر اخباروں کا خلاف حدود ہونا معلوم ہو گیا البتہ جو اخبار حدود کے اندر ہو اُسکا مفید ہونا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے یعنی (۱۳) ابن ابی ہالہ سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے حالات کی تلاش رکھتے تھے اور (خاص) لوگوں سے پوچھتے رہتے کہ (عام) لوگوں میں کیا واقعات ہو رہے ہیں (یعنی شمائل ترمذی) **اتفاق** (۱۴) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مضبوط پکڑے رہو اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کو (یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کو) اس طور پر کہ باہم سب متفق بھی رہو اور باہم نا اتفاقی مت کرو (آل عمران) (۱۵) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اُن (مسلمانوں) کے دلوں میں اتفاق پیدا کر دیا (انفال) **ف** احسان کے موقع پر ذکر کرنے سے معلوم ہوا کہ اتفاق بڑی نعمت ہے۔ (۱۶) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور (تمام امور میں) اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت (کا لحاظ) کیا کرو (کہ کوئی کام خلاف شرع نہ ہو) اور آپس میں نزاع مت کرو ورنہ (باہمی نااتفاقی سے) کم ہمت ہو جاؤ گے (کیونکہ قوتیں منتشر ہو جائیں گی ایک کو دوسرے پر وثوق نہ ہوگا اور اکیلا آدمی کیا کر سکتا ہے) اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائیگی (مراد اس سے بدرعبی ہے کیونکہ دوسروں کو اس نااتفاقی کی اطلاع ہو جیسے یہ امر لازمی ہے) (انفال) **ف** اسمیں نااتفاقی کی برائی اور اصل چیز اللہ و رسول کی طاعت یعنی دین کا ہونا مذکور ہے (۱۷) ابو الدرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمکو ایسی چیز کی خبر نہ دوں جو (اپنے بعض آثار کے اعتبار سے) روزہ اور صدقہ (زکوٰۃ) اور نماز کے درجہ سے بھی افضل ہے لوگوں نے عرض کیا ضرور خبر دیجئے آپ نے فرمایا وہ آپس کے تعلقات کو درست رکھنا ہے اور آپس کا بگاڑ (دین کو) مونڈ دینے والی چیز ہے (ابو داؤد و ترمذی) اور جن باتوں سے اتفاق پیدا ہوتا ہے یا اتفاق قائم رہتا ہے یعنی آپس کے حقوق کا خیال رکھنا اور جن سے نااتفاقی ہوتی ہے یعنی آپس کے حقوق میں کوتاہی کرنا ان کا بیان روح نہم میں ہو چکا ہے **صفائی معاملہ و حسن معاشرت** جن لوگوں کو دین کا تھوڑا سا بھی خیال ہے وہ پہلی بات کا یعنی صفائی معاملہ کا تو کچھ خیال کرتے بھی ہیں اور اسکو دین کی بات سمجھتے ہیں اور مسائل نہ جاننے سے کچھ کوتاہی ہو جاتی ہے تو اور بات ہے اُسکا آسان علاج یہ ہے کہ میرا رسالہ صفائی معاملات اور پانچواں حصہ بہشتی زیور کا دیکھ لیں یا سن لیں یا جو معاملہ پیش آیا کرے اسکا حکم کسی عالم سے پوچھ لیا کریں اور اگر خود کوئی خیال نہیں کرتا تو دوسرا شخص جسکا حق ہے وہ تقاضا کر کے اسکے کان کھول دیتا ہے اسلئے اس جگہ اسکے لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی لیکن دوسری چیز یعنی حسن معاشرت کا بہت سے دیندار لوگ بھی خیال نہیں کرتے بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ محض دنیا کا ایک انتظام ہے اسکا دین سے کچھ تعلق نہیں اسلئے اسکی کچھ

پروا نہیں کرتے اسکے متعلق کچھ آیتیں اور حدیثیں لکھتا ہوں (۱۸) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو تم اپنے (خاص
رہنے کے) گھروں کے سوا (جنمیں کسی دوسرے کے ہونیکا احتمال ہی نہیں جیسے اپنا خاص کمرہ) دوسرے گھروں میں (جنمیں
دوسرے لوگ رہتے ہوں خواہ مرد خواہ عورتیں خواہ محرم خواہ غیر محرم) داخل مت ہو جب تک (ان سے) اجازت حاصل
نکر لو (آگے فرمایا) اور اگر (اجازت لینے کے وقت) تمسے یہ کہدیا جاوے کہ (اسوقت) لوٹ جاؤ تو تم لوٹ آیا کرو (اور یہی
لوٹ آنیکا بخاری ومسلم کی حدیث میں حکم ہے جب تین بار پوچھنے پر اجازت نہ ملے) (سورۂ نور) ف یہ مسئلہ اجازت
چاہنے کا زنانہ اور مردانہ سب گھروں کیلئے ہے اور اسمیں تین حکمتیں ہیں ایک کہ گھر والے کے کسی ناجائز موقع پر
نظر نہ پڑجاوے دوسرے یہ کہ کسی ایسی حالت کی خبر نہ ہو جاوے جسکی خبر ہونا اسکو ناگوار ہے تیسرے یہ کہ بعض اوقات
دل پر گرانی ہوتی ہے خواہ آرام میں خلل پڑنے سے خواہ کسی کام میں حرج ہونیسے خواہ ملنے کو جی نہیں چاہتا (۱۹) فرمایا
اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو جب تمسے کہا جاوے (یعنی صدر مجلس کہدے) کہ مجلس میں جگہ کھولدو (جسمیں آنیوالے کو بھی جگہ
مل جائے) تو تم جگہ کھولدیا کرو (اور آنیوالے کو جگہ دیدیا کرو) اللہ تعالیٰ تمکو (جنت میں) کھلی جگہ دیگا اور جب کسی
ضرورت سے) یہ کہا جاوے کہ (مجلس سے) اُٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو (خواہ خلوت کی ضرورت سے اٹھانے ور خواہ
دوسری جگہ بیٹھنے کیلئے اٹھاوے) (مجادلہ) (۲۰) حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
میری باری کی رات میں (اول) بستر پر لیٹ گئے پھر اتنا ہی توقف فرمایا کہ آپنے یہ سمجھا کہ میں سوگئی سو اپنا
چادرہ آہستہ سے لیا اور نعل مبارک آہستہ سے پہنے اور دروازہ آہستہ سے کھولا اور باہر تشریف لیگئے پھر
دروازہ آہستہ سے بند کردیا (اور بقیع میں تشریف لیگئے) اور (واپسی پر اسکی وجہ میں یہ) فرمایا کہ میں یہ سمجھا
کہ تم سوگئیں اور میں نے تمھارا جگانا پسند نہیں کیا اور مجکو اندیشہ ہوا کہ (تم جاگ کر اکیلی) گھبراؤگی الخ
(عین مسلم) ف حدیث میں صاف مذکور ہے کہ آپنے سب کام اسلئے آہستہ کئے کہ حضرت عائشہ
کو تکلیف نہو خواہ جاگنے کی بھی خواہ صرف گھبرانیکی (۲۱) حضرت مقداد سے ایک لانبی حدیث میں
روایت ہے کہ ہم تین آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے اور آپ ہی کے یہاں مقیم تھے
بعد عشا آکر لیٹ رہتے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دیر میں تشریف لاتے تو چونکہ مہمانوں کے سونے
جاگنے دونوں کا احتمال ہوتا تھا اسلئے سلام تو فرماتے کہ شاید جاگتے ہوں مگر ایسا آہستہ فرماتے کہ
اگر جاگتے ہوں تو سن لیں اور اگر سوتے ہوں تو آنکھ نہ کھلے (عین مسلم بحاصلہ) حسن معاشرت کا مضمون
اس جگہ مختصر لکھدیا اسکی تفصیل معلوم کرنیکے لئے رسالہ آداب المعاشرت اور دسواں حصہ بہشتی زیور کا
شروع سے ہنر اور پیشوں کے بیان تک ضرور دیکھ لیں یا سن لیں اور یہ سب حدیثیں مشکوۃ سے لیگئی ہیں مگر جو
دوسری کتابوں سے لی ہیں اُن میں لفظ عین لکھدیا ہے + کتبہ اشرف علی۔

ف ولا تکلیف یا الا تحمل ... صلی اللہ علیہ وسلم ... ۱۲

روح بست و پنجم

(امتیاز قومی یعنی اپنا لباس اپنی وضع اپنی بول چال اپنا برتاؤ وغیرہ غیر مذہب والوں سے الگ رکھنا)

دوسری قوموں کی وضع و عادت بلا ضرورت اختیار کرنیکو شریعت نے منع کیا ہے پھر انمیں بعضی چیزیں تو ایسی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے انکی خصوصیت نہ بھی رہی تب بھی گناہ رہیں گی جیسے داڑھی منڈانا یا حد سے باہر کترانا یا گھٹنوں سے اونچا پائجامہ یا جانگیہ پہننا کہ ہر حال میں ناجائز ہے اور اگر اسکے ساتھ شرعی وضع کو حقیر سمجھے یا اسکی برائی کرے تو پھر گناہ سے گذر کر کفر ہو جاویگا اور بعضی چیزیں ایسی ہیں کہ اگر دوسری قوموں سے انکی خصوصیت نہ رہے تو گناہ نہ رہیں گی اور خصوصیت نہ رہنے کی پہچان یہ ہے کہ ان چیزوں کو دیکھنے سے عام لوگوں کے ذہن میں یہ کھٹک نہو کہ یہ وضع تو فلانے لوگوں کی ہے جیسے انگرکھا یا اچکن پہننا مگر جب تک خصوصیت ہے اسوقت تک منع کیا جاویگا جیسے ہمارے ملک میں کوٹ پتلون پہننا یا گرگابی پہننا یا دھوتی باندھنا یا عورتوں کو لہنگا پہننا پھر ایسی چیزوں میں جو چیزیں دوسری قوموں کی محض قومی وضع ہیں جیسے کوٹ پتلون وغیرہ یا قومی وضع کی طرح ان کی عام عادت ہے جیسے میز کرسی پر یا چھری کانٹے سے کھانا اسکے اختیار کرنے سے تو صرف گناہ ہی ہوگا کہیں کم کہیں زیادہ اور جو چیزیں دوسری قوموں کی مذہبی وضع ہیں ان کا اختیار کرنا کفر ہوگا جیسے صلیب لٹکا لینا یا سر پر چوٹی رکھ لینا یا جنیو باندھ لینا یا ماتھے پر قشقہ لگانا یا جے پکارنا وغیرہ اور جو چیزیں دوسری قوموں کی نہ قومی وضع ہیں نہ مذہبی وضع ہیں گو انکی ایجاد ہوں اور عام ضرورت کی چیزیں ہیں جیسے دیا سلائی یا گھڑی یا کوئی ۱۰۱

حلال دوا یا مختلف سواریاں یا ضرورت کے بعضے نئے آلات جیسے ٹیلیگراف یا ٹیلیفون یا نئے ہتھیار یا نئی ورزشیں جنکا بدل ہماری قوم میں نہو ان کا برتنا جائز ہے نہ کہ گانے بجانے کی چیزیں جیسے گراموفون یا ہارمونیم وغیرہ مگر ان جائز چیزوں کی تفصیل اپنی عقل سے نکریں بلکہ علماء سے پوچھ لیں اور مسلمانوں میں جو فاسق یا بدعتی ہیں خواہ وہ بدعتی دین کے رنگ میں ہوں خواہ دنیا کے رنگ میں ان کی وضع اختیار کرنا بھی گناہ ہے گو کافروں کی وضع سے کم سہی بلکہ مرد کو عورت کی وضع اور عورت کو مرد کی وضع بنانا گناہ ہے پھر ان سب ناجائز وضعوں میں اگر پوری وضع بنائی زیادہ گناہ ہوگا اگر ادھوری بنائی اس سے کم ہوگا۔ اور اس سے یہ بھی سمجھ میں آگیا ہوگا کہ یہ مسئلہ جس طرح شرعی ہے اسی طرح عقلی بھی ہے کیونکہ مرد کیلئے زنانہ وضع بنانیکو ہر شخص عقل سے بھی برا سمجھتا ہے حالانکہ دونوں مسلمان اور صالح ہیں تو جہاں مسلمان اور کافر کا فرق ہو یا صالح و فاسق کا فرق ہو وہاں کافر یا فاسق کی وضع بنانیکو کسکی عقل اجازت دے سکتی ہے اب کچھ آیتیں اور حدیثیں لکھتا ہوں (۱) فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور شیطان نے یوں کہا کہ میں ان کو (اور بھی) تعلیم دونگا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے (جیسے داڑھی منڈانا بدن گودنا وغیرہ) (نسائی) ف بعضی تبدیلی تو صورت بگاڑنا ہے اور حرام ہے جیسی اوپر مثالیں لکھی گئیں اور بعضی تبدیلی صورت کا سنوارنا ہے اور واجب ہے جیسے لبیں ترشوانا ناخن ترشوانا بغل اور زیر

ناخن کے بال لینا اور بعضی تبدیلی جائز ہے جیسے مردکو سر کے بال منڈا دینا یا کٹا دینا یا مٹھی سے زیادہ داڑھی کٹا
دینا اور اس کا فیصلہ شریعت سے ہوتا ہے نہ کہ رواج سے کیونکہ اول تو رواج کا درجہ شریعت کے برابر نہیں دوسرے ہر جگہ
کا رواج مختلف پھر وہ ہر زمانہ میں بدلتا بھی رہتا ہے (۲) فرمایا اللہ تعالیٰ نے ظالموں (یعنی نافرمانوں) کی طرف
(باعتبار دوستی یا شرکت اعمال و احوال کے) مت جھکو کبھی تمکو دوزخ کی آگ لگ جاوے الخ (ہود) ف یہ یقینی
بات ہے کہ اپنی وضع اور طریقہ چھوڑ کر دوسرے کی وضع اور طریقہ خوشی سے تب ہی اختیار کرتا ہے جب اسکی طرف
دل جھکے اور نافرمانوں کی طرف جھکنے پر دوزخ کی وعید فرمائی ہے اس سے صاف ثابت ہوا کہ ایسی وضع اور طریقہ اختیار
کرنا گناہ ہے (۳) عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر دو کپڑے
کسم کے رنگے ہوئے دیکھے فرمایا یہ کفار کے کپڑوں میں سے ہیں انکو مت پہنو (مسلم) ف ایسا کپڑا مرد کے لئے خود بھی
حرام ہے مگر آپ نے ایک وجہ یہ بھی فرمائی معلوم ہوا کہ اس وجہ میں بھی اثر ہے لیس یہ وجہ جہاں بھی پائی جائیگی یہی حکم
ہوگا (۴) رکانہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹوپیوں کے اوپر عماموں کا ہونا فرق
ہے ہمارے اور مشرکین کے درمیان (ترمذی) ف مرقاۃ میں ہے کہ معنی یہ ہیں کہ ہم عمامہ ٹوپیوں کے اوپر باندھتے ہیں اور
مشرکین صرف عمامہ باندھتے ہیں اھ (۵) ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
۱۰۲ (وضع وغیرہ میں) کسی قوم کی شباہت اختیار کرے وہ انہی میں ہے (احمد و ابوداؤد) ف یعنی اگر کفار و فساق کی وضع
بنا دیگا وہ گناہ میں ان کا شریک ہوگا (۶) ابی ریحانہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں
سے منع فرمایا (انمیں یہ بھی ہے یعنی) اور اس سے بھی کہ کوئی شخص اپنے کپڑوں کے نیچے حریر لگادے مثل عجمیوں کے یا اپنے
شانوں پر حریر لگادے مثل عجمیوں کے الخ (ابوداؤد و نسائی) ف اسمیں بھی وہی تقریر ہے جو ۳ میں گذری (۷) ابن
عباس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لعنت کرے ان مردوں پر جو عورتوں کی شباہت بناتے
ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی شباہت بناتی ہیں (بخاری) (۸) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس مرد پر لعنت فرمائی ہے جو عورت کی وضع کا لباس پہنے اور اس عورت پر بھی جو مرد کی وضع کا لباس پہنے
(ابوداؤد) (۹) ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی سے کہا گیا کہ ایک عورت (مردانہ) جوتہ پہنتی ہے
انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے (ابوداؤد) ف آجکل عورتوں
میں اسکا بہت رواج ہوگیا اور بعضی تو انگریزی جوتہ پہنتی ہیں جس سے دو گناہ ہوتے ہیں ایک مردوں کی وضع کا
دوسرا غیر قوم کی وضع کا (۱۰) ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ تعالیٰ
بال میں بال ملانیوالی کو اور ملوانیوالی کو (جس سے غرض یہ ہو کہ دیکھنے والوں کو لانبے معلوم ہوں) اور گودنے
والی کو اور گدوانے والی کو (بخاری و مسلم) ف مردوں کا بھی یہی حکم ہے (۱۱) حجاج بن حسان سے روایت ہے کہ ہم حضرت انس کی خدمت

ف مسئلۃ التشبہ ثابتۃ بالقرآن ایضاً ۱۲

میں گئی (حجاج اسوقت بچے تھے کہتے ہیں کہ) میری بہن مغیرہ نے مجھسے قصہ بیان کیا کہ تم اُسوقت بچے تھے اور تمہارے سر پر
بالوں کے دو چٹلے یا گیسے تھے حضرت انس رضی نے تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دُعا کی اور فرمایا انکو مونڈ دادو یا کاٹ
دو کیونکہ یہ وضع یہود کی ہے (ابوداؤد) (۱۲) عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا صاف رکھو اپنی مکانوں کے سامنے کے میدانوں کو اور یہود کے مشابہ مت ہو (وہ میلے کچیلے ہوتے تھے) (ترمذی)
ف جب گھر سے باہر کے میدان کو میلا رکھنا یہود کی مشابہت کے سبب ناجائز ہے تو خود اپنے بدن کے لباس میں
مشابہت کیسی جائز ہوگی (۱۳) ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جاہل) دیہاتی
لوگ مغرب کی نماز کے نام میں تم پر غالب آجاویں اور (یہ) دیہاتی اُسکو عشا کہتے تھے (یعنی تم اُسکو عشا مت کہو مغرب
کہو) اور یہ بھی فرمایا کہ (جاہل) دیہاتی لوگ عشا کی نماز کے نام میں تم پر غالب آجاویں کیونکہ وہ کتاب اللہ میں عشا ہے
(اور وہ اُسکو عتمہ کہتے تھے اسلئے کہ عتمہ یعنی اندھیری میں اونٹوں کا دودھ دوہا جاتا تھا (مسلم) ف اس سے معلوم ہوا کہ بول چال میں بھی
بلاضرورت اُن لوگوں کی مشابہت نہ چاہئے جو دین سے واقف نہیں (۱۴) حضرت علی رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عربی کمان تھی آپ نے ایک شخص کو دیکھا جسکے ہاتھ میں فارس کی کمان تھی آپ نے فرمایا
اسکو پھینک اور (عربی کمان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ) اسکو لو اور جو اسکے مشابہ ہو الخ (ابن ماجہ) ف
فارسی کمان کا بدل عربی کمان تھی اسلئے اُسکے استعمال سے منع فرمایا معلوم ہوا کہ برتنے کی چیزوں میں بھی غیر قوم ۱۰۳
کی مشابہت سے بچنا چاہئے جیسے کانسی پیتل کے برتن بعضی جگہ غیر قوموں سے خصوصیت رکھتے ہیں (۱۵) حضرت حذیفہ رضی سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کو عرب کے لہجہ اور آواز میں پڑھو (یعنی صحیح اور بلا تکلف) اور اپنے
کو اہل عشق کے لہجہ سے اور دونوں اہل کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) کے لہجہ سے بچاؤ الخ (بیہقی و رزین) ف معلوم ہوا کہ طرز میں
میں بھی غیر قوموں اور بے شرع لوگوں کی مشابہت سے بچنا چاہئے (۱۶) ایک شخص روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو
بن العاص نے ام سعید دختر ابی جہل کو دیکھا کہ ایک کمان لٹکائے ہوئے تھی اور مردوں کی چال سے چل رہی تھی عبداللہ نے
کہا کہ یہ کون ہے میں نے کہا یہ ام سعید دختر ابو جہل ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے ایسا شخص
ہم سے الگ ہے جو عورت ہوکر مردوں کی مشابہت کرے یا مرد ہوکر عورتوں کی مشابہت کرے (الترغیب از احمد طبرانی و سقط المبہم) (۱۷)
حضرت انس رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری جیسی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کیطرف منہ کرے اور ہمارے ذبح
کئے ہوئے کو کھائے وہ ایسا مسلمان ہے جس کے لیے اللہ کی ذمہ داری ہے اور اس کے رسول کی سو تم لوگ اللہ
کی ذمہ داری میں خیانت مت کرو (یعنی اُس کے اسلامی حقوق ضائع مت کرو) (بخاری) ف اس سے
معلوم ہوا کہ کھانے کی جن چیزوں کو مسلمانوں کے ساتھ خاص تعلق ہے اُن کا کھانا بھی نماز وغیرہ
کی طرح علامت ہے اسلام کی سو بعضے آدمی جو گائے کا گوشت بلا عذر کسی کی خاطر چھوڑ دیتے ہیں

اُس کا ناپسند ہونا اس سے معلوم ہوا (ویؤیدہ شان نزول قولہ تعالیٰ یا ایہا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ) غرض ہر بات میں اسلامی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے دین کی باتوں میں بھی اور دنیا کی باتوں میں بھی چنانچہ (۱۹۸) عبد اللہ بن عمرو سے (ایک لانبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت تہتر فرقوں میں بٹجائے گی سب فرقے دوزخ میں جاوینگے بجز ایک ملت کے لوگوں نے عرض کیا اور وہ فرقہ کونسا ہے (جو دوزخ سے نجات پاویگا) آپ نے فرمایا جس طریقہ پر میں اور میرے اصحاب ہیں (ترمذی) **ف** طریقہ سے مراد واجب طریقہ ہے جسکے خلاف سے دوزخ کا ڈر ہے اور آپ نے اس طریقہ میں کسی چیز کی تخصیص نہیں فرمائی تو ہمیں دین کی باتیں بھی آگئیں اور دنیا کی بھی البتہ کسی چیز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا طریقہ ہونا اور اُس کا واجب ہونا کبھی قول سے معلوم ہوتا ہے کبھی فعل سے کبھی (النص یعنی) صاف عبارت سے کبھی (اجتہاد اور) اشارہ سے جسکو صرف عالم لوگ سمجھ سکتے ہیں عام لوگوں کو اُن کے اتباع سے چارہ نہیں اور بدوں اُن کے اتباع کی غیر عالم لوگوں کا دین بچ نہیں سکتا ✣

ختم کلام

جس قسم کے اعمال کی فہرست کا دیباچہ میں ذکر ہے اُن میں اسوقت

۱۰۴ جس عمل کو سوچتا ہوں وہ ان تینوں حصوں میں پاتا ہوں اجمالاً یا تفصیلاً اسلئے رسالہ کو ختم کرتا ہوں البتہ اگر ذوقاً کسی کے ذہن میں اور کوئی عمل آوے یا ان میں سے کسی حصہ کی تفصیل مصلحت معلوم ہو وہ اس کا ضمیمہ بن سکتا ہے۔

شکر انعام

(۱۹۹) عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری طرف سے پہونچاتے رہو اگرچہ ایک ہی آیت ہو (بخاری) (۲۰۰) ابو الدرداء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دین کے احکام میں چالیس حدیثیں محفوظ کرکے میری امت پر پیش کرے اللہ تعالیٰ اُسکو فقیہ کرکے اُٹھائیگا اور میں قیامت کے دن اس کا سفارشی اور گواہ ہونگا (بیہقی) الحمد للہ کہ ان حصوں میں تین سے زائد آیتوں کی اور غیر مکرر و مرفوع تین سو چالیس سے زائد حدیثوں کی تبلیغ ہوگئی اگر کوئی ان حصوں کو چھپوا کر تقسیم کرے یہ ثواب اُسکو بھی ملے گا یہ سب حدیثیں مشکوۃ کی ہیں بجز ایک کے جس میں عین لکھدیا ہے ✣

اشرف علی۔

خاتمۃ الطبع ۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ کتاب حیوۃ المسلمین بخیر و خوبی اختتام کو پہونچی۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔ (احقر محمد عثمان)

خصائل نبوی یعنی شرح شمائل ترمذی

عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مژدہ ہو کہ اس جہل و ضلالت کے زمانہ میں جناب مولوی محمد زکریا صاحب کاندھلوی شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم نے امام ترمذی کے مشہور رسالہ شمائل ترمذی کو سلیس اردو کے قالب میں ڈھال دیا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہنوز مسلمان اپنے دین سے ایسے بے خبر نہیں کہ ان کے سامنے صحاح ستہ کی عظمت بیان کیجائے، ترمذی کے فضائل کا اظہار کیا جائے۔ شمائل ترمذی کے محاسن پر نظر ڈالی جائے ہر مسلم ہستی ان تمام امور سے کما حقہ واقف ہے۔ فی الحقیقت جناب مصنف نے تمام دنیائے اسلام پر عموماً اور مشتاقان حدیث پر خصوصاً بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ اس کتاب کے بالتفصیل تمام مناقب کا اظہار اس مختصر اشتہار میں ناممکن ہے لیکن ہم اجمالاً بعض خصوصیات کا ذکر کرتے ہیں (۱) ترجمہ پر اکتفا نہیں کیا گیا ہے بلکہ جا بجا مفید دلچسپ اور علمی نکات اور زرین گراں بہا فوائد کا اضافہ کیا گیا ہے (۲) جن احادیث میں بظاہر تعارض و تدافع معلوم ہوتا تھا ان میں صاف سلیس طریقہ سے تطبیق دی گئی ہے (۳) اصل کتاب شمائل ترمذی میں جو لغات مشکل تھے یا جو تراکیب نحویہ دشوار تھیں ان کو بین السطور اور عربی حاشیہ میں حل کیا گیا ہے (۴) علما و طلبہ کیلئے اسماء رجال کے ضروری مباحث و فوائد اور مخصوص مضامین علمی کو بھی عربی حاشیہ میں بسط و تفصیل کیساتھ بیان کیا گیا ہے (۵) اکثر تحقیقات و بلند پایہ مضامین اکابر و سلف کے کلام سے ماخوذ ہیں جن کو جناب مصنف کے بیان نے نور علیٰ نور کا مصداق بنا دیا ہے (۶) ترجمہ بامحاورہ مطلب خیز و سلیس ہے لفظی ترجمہ کی پابندی نہیں کیگئی ہے (۷) کہیں کہیں اختلاف مذاہب کا بھی مختصراً ذکر کیا گیا ہے مگر احناف جعل اللہ مساعیہم مشکورہ کے مذہب کو اکثر جگہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور حسب ضرورت کہیں کہیں براہین و دلائل بھی لکھے گئے ہیں (۸) اصل کتاب میں جن غزوات و قصص کا اشارۃً ذکر کیا گیا ہے ان کو سہولت کے لیے کسی قدر تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔ (۹) جہاں تراجم ابواب سے متون احادیث کی مطابقت مخفی تھی با لتوضیح بیان کر دی گئی ہے (۱۰) تمام کتاب میں سلف صالحین کے قدم بقدم چلنے کا کافی التزام کیا گیا ہے۔

میں پرزور الفاظ میں ببانگ دہل کہتا ہوں کہ اگر آپ صحیح و جامع اخلاق نبوی کا مطالعہ چاہتے ہیں اور وہ بھی اس شان سے کہ علمی شبہ پیش نہ آئے کوئی مضمون غیر محقق نہ رہ جائے اور اس کے متعلق تمام ضروری اور مفید مضامین معلوم ہو جائیں تو آپ خصائل النبوی ملاحظہ فرمائیں قیمت عہ ۲ ۱ر

المشتہر محمد عثمان تاجر کتب دریبہ کلاں دہلی

فیوض الاسلام ترجمہ جدید فتوح الشام

شائقین تاریخ اسلامی کو ہم یہ مژدہ جانفزا سناتے ہیں کہ جناب مولوی حکیم شبیر احمد صاحب انصاری نے فتوح الشام کا نہایت سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کیا ہے قدیم ترجمہ میں جو پیچیدگی اور الجھن ہے وہ ناظرین حضرات سے پوشیدہ نہیں اس زمانہ میں چونکہ اردو زبان روز بروز شستہ ہوتی جاتی ہے اس لیئے اس پرانے ترجمہ نے اہم تاریخی واقعات و اسلامی فتوحات کی واقفیت کا دروازہ بند کر دیا تھا اور شائقین زمانہ حال کے موافق ایک عمدہ اور بامحاورہ ترجمہ کے منتظر رہتے تھے الحمد للہ کہ اس انتظار کی مدت اب ختم ہوگئی اور **فیوض الاسلام** ترجمہ جدید **فتوح الشام** نہایت آب و تاب سے شائع ہو کر نور افزائے دیدۂ دل مشتاقان ہوا۔ اس ترجمہ سے آپ کو غازیان اسلام و مجاہدین ملت کی اولوالعزمی و جاں نثاری کے جرأت آموز حالات معلوم ہوں گے اور مشہور و نامور سپہ سالاران اسلام حضرات ابو عبیدہ بن جراح و حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہما کی دلیرانہ شجاعت و حکیمانہ سیاست کے حیرت انگیز کارنامے مخلصانہ جوش پیدا کر کے اسلام کی سرفروشانہ خدمات کے لیے آپکو مستعد کرینگے۔ یہ ترجمہ اسلام کے عروج و نزول کے صحیح اسباب بتا کر ان تمام طمع کاریوں کی حقیقت بھی واضح کرے گا جن سے مسلمان دھوکا کھا کر منزل مقصود سے کوسوں دور ہوتے جاتے ہیں اور باوجود ہزار شور و فریاد مخالفین کے نزدیک ان کا اقتدار کم ہوتا جاتا ہے پس اے شیفتگان حریت اسلامی اور اے دلدادگان شوکت ملی فتوح الشام کے جدید ترجمہ سے عروج اسلامی کا سچا و صحیح نقشہ دیکھکر اپنی تباہی و بربادی کے اسباب معلوم کرو اور اپنی بزدلی و بے غیرتی پر آنسو بہا کر غیور و اولوالعزم شجاعان اسلام کے کارناموں کو اپنا رہنما بناؤ

ضخامت (۸۲۰) صفحات قیمت اصلی دس روپیہ محصولڈاک ۱۱؍

المشتہر محمد عثمان تاجر کتب دریبہ کلاں دہلی

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible] کتابیں [illegible]

۴۔ مدت مقررہ کے بعد [illegible]

۵۔ [illegible] کتاب [illegible]

۶۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنانا یا [illegible]

۷۔ قلمی نسخے [illegible] حوالے کی کتابیں جاری نہیں کی جا سکیں گی۔ فقط